

عربی، اسلامی علوم اور شوقِ سائنس میں

تحقیق و تدوین کا طریقہ کار

پروفیسر ڈاکٹر حفیظ الدین قادری

مفتی اعظم پاکستان، جامعہ اسلامیہ اسلامیہ لاہور

اوشن پبلشرز لاہور

فہرست مضامین

جملہ حقوق بحق مؤلف محفوظ ہیں

15	پروفیسر ڈاکٹر خالق داد ملک	پیش لفظ:
19	علمی بحث و تحقیق کے مناج	باب اول:
23	☆ تحقیق کے مقاصد اور دائرہ کار	
24	☆ علمی تحقیق کی اہمیت	
27	☆ علمی تحقیق کی اقسام	فصل اول:
27	☆ معیار کے اعتبار سے تحقیق کی اقسام	
28	☆ مقاصد کے اعتبار سے تحقیق کی اقسام	
29	☆ نظریاتی علوم میں تحقیق کا طریقہ کار	
31	☆ مدت کے اعتبار سے تحقیق کی اقسام	
31	☆ اخراجات کے اعتبار سے تحقیق کی اقسام	
31	☆ اثر اندازی کے اعتبار سے تحقیق کی اقسام	
32	☆ محققین کی تعداد کے اعتبار سے تحقیق کی اقسام	
33	☆ معیار کے اعتبار سے تحقیق کی اقسام	
35	☆ موضوع کے اعتبار سے تحقیق کی اقسام	
35	☆ سطح کے اعتبار سے تحقیق کی اقسام	
39	☆ علمی تحقیق کے بنیادی عناصر	فصل ثانی:
39	☆ مسئلہ تحقیق کی حدود کی شناخت	
39	☆ جدت اور تخلیق	
40	☆ حیاتیات و واقعت	

کتاب	:	عربی، اسلامی علوم اور سوشل سائنسز میں تحقیق و تدوین کا طریقہ کار
مصنف	:	پروفیسر ڈاکٹر خالق داد ملک
کمپیوٹر ورک	:	چیئر مین شعبہ عربی و پنجاب یونیورسٹی لاہور پیرزادہ طارق محمود نجی القادری مکان نمبر 12، گلی نمبر 85، چاہ پگھلاڑہ سڑک لاہور معادن: محمد اقبال چشتی
ناشر	:	اورینٹل بکس لاہور، 1۔ راواں روڈ قادری چوک اچھرہ لاہور فون نمبر: 4290748-0312/0333
ایڈیشن اول	:	فروری ۲۰۱۲ء / ربیع الاول ۱۴۳۳ھ
تعداد	:	ایک ہزار
قیمت	:	۶۰۰ روپیہ
ملنے کے پتے	:	مکتبہ شمس و قمر جامہ حنفیہ غوثیہ بھائی چوک لاہور فون نمبر: 0345-4666768

40	☆ تحقیق کی اصلیت
41	☆ امکانیت تحقیق
41	☆ تحقیق کا مستقل بالذات ہونا
41	☆ مصادر تحقیق کی دستیابی
42	☆ وسیع مطالعہ
42	☆ دوسروں کی آراء کی تفہیم میں ہار یک بنی
42	☆ اسلوب کی عمدگی اور قوت
43	☆ محقق کی خصوصیات اور نگران تحقیق
43	(۱) محقق کی خصوصیات
43	☆ تحقیق میں میدان اور دلچسپی
44	☆ صبر و تحمل
44	☆ علمی دیانتداری
45	☆ تواضع اور عاجزی
45	☆ نظم و نسق اور تنظیم و ترتیب کی صلاحیت
46	☆ ذہانت اور حاضر دماغی
46	☆ غیر جانبداری اور انصاف پسندی
46	☆ غیر مدلل آراء سے اجتناب
47	☆ اخلاقی اصولوں کی پابندی
47	☆ علم میں رسوخ
48	(ب) نگران تحقیق
51	☆ کتب خانے

(اہمیت، افادیت اور استعمال کا طریقہ کار)

52	☆ لائبریری میں موجود کتب کی اقسام
55	☆ لائبریری سے کتاب لینے کے اصول و ضوابط
56	☆ لائبریری میں حاصل شدہ سہولیات
58	☆ کتابوں کی ترتیب اور اصناف بندی کا نظام
61	☆ کتاب کے اجزاء
64	☆ علوم اسلامیہ و عربیہ کی آن لائن اہم لائبریری
67	☆ فصل خامس: مقالہ نگاری کے مراحل
67	☆ پہلا مرحلہ: انتخاب موضوع
68	☆ انتخاب موضوع کے ذرائع و وسائل
72	☆ اچھے موضوع کی شرائط
75	☆ نامناسب موضوعات
77	☆ موضوع کی تحدید
78	☆ دوسرا مرحلہ: خاکہ تحقیق کی تیاری
79	(۱) صفحہ عنوان / سرورق
80	(۲) مقدمہ
80	☆ تعارف موضوع
80	☆ فرضیہ تحقیق
81	☆ اسباب انتخاب موضوع
81	☆ سابقہ تحقیقات کا جائزہ
81	☆ اہمیت موضوع
81	☆ منہج تحقیق
82	☆ محنت و کاوش اور وسائل تحقیق
82	☆ بنیادی مصادر و مراجع

82	(۳) ابواب و فصول اور ان کے عنوانات
83	(۴) مجوز و مصادر و مراجع کی فہرست
83	تیسرا مرحلہ: مصادر و مراجع کی تحدید
83	☆ مصادر و مراجع کے درمیان فرق
87	☆ کیا مراجع سے نقل کرنا درست ہے؟
87	☆ تعدد مصادر
87	☆ اختلاف مصادر
88	☆ جدید مصادر کا تنوع
88	☆ جدید مصادر کے بارے میں احتیاط کا لزوم
89	☆ عربی و اسلامی تحقیق کے جدید ذرائع
90	- المصحف الرقمی
91	- مكتبة التفسير و علوم القرآن
91	- موسوعة الحديث الشريف
92	- جامع الأحادیث
92	- المكتبة الألفية للسنة النبوية
92	- مكتبة السيرة النبوية
93	- مكتبة الأعلام والرجال
93	- مكتبة الفقه و أصوله
93	- مكتبة التاريخ و الحضارة الإسلامية
93	- مكتبة الأخلاق و الزهد
94	- مكتبة الشعر و الصرف
94	- سبع معاني

	- عربی زبان و ادب کے اہم سرچ انجنز، سائنس اور
95	سائنس و سٹیز
96	- المكتبة الشاملة
112	- آسان قرآن وحدیث
113	چوتھا مرحلہ: علمی مواد کی جمع آوری
114	۱- تیار شدہ مواد کے مصادر
114	☆ مطالعہ
114	☆ اقتباس
118	☆ مواد کی تدوین
120	۲- خود تیار کردہ مواد کے مصادر
120	☆ انٹرویو
120	☆ سوالنامہ
121	☆ مشاہدہ
121	☆ آزمائش
122	☆ تجزیہ
123	۳- خود تیار کردہ مواد کو زیر عمل لانا
123	☆ نمونے
125	پانچواں مرحلہ: مقالے کی تسوید و تحریر
126	(i) مقالے کے ارکان:
126	☆ علمی اسلوب
127	☆ منہج
128	☆ علمی مواد
129	(ii) مقالے کی تصدیق و تصحیح

131	چھٹا مرحلہ: مقالے کی حوالہ بندی
131	(ا) حاشیہ نگاری
131	☆ حاشیہ کی تعریف اور اہمیت
132	☆ شروعات، حواشی اور حواشی میں فرق
133	☆ حاشیے میں کن امور کا تذکرہ کرنا چاہیے؟
135	☆ حاشیہ لکھنے کی جگہ
135	☆ حوالہ دینے کا طریقہ
136	☆ حوالہ جات کی ترتیب کا طریقہ
136	☆ حاشیہ میں مرجع ذکر کرنے کے عملی نمونے
137	☆ عربی اور انگریزی کتاب کا حوالہ دینے کا طریقہ
138	☆ مجلات و جرائد کا حوالہ دینے کا طریقہ
138	☆ مقالات (Theses) کا حوالہ دینے کا طریقہ
139	☆ انسائیکلو پیڈیا کا حوالہ دینے کا طریقہ
139	☆ آن لائن ڈیٹا بیس مجلات کا حوالہ
140	☆ ویب سائٹس کا حوالہ
142	(ب) مصادر و مراجع کی فہرست بنانے کا طریقہ
143	☆ مصادر و مراجع کی فہرست میں کن امور کا ذکر کیا جائے؟
143	☆ مصادر و مراجع کی فہرست کہاں آنی چاہئے؟
143	☆ مصادر و مراجع کی ترتیب اور درجہ بندی
145	☆ فہرست مصادر و مراجع کی ترتیب کا بہترین طریقہ
145	☆ فہرست مصادر و مراجع میں مراجع لکھنے کا طریقہ
147	☆ عملی مثالیں

149	فصل سادس: مقالہ کی کمپوزنگ، تصحیح اور آخری کتابی شکل
149	(ا): مقالے کی کمپوزنگ کا فارمیٹ
150	☆ مقالے کے درجہ کے لحاظ سے صفحات کی تعداد
150	☆ پروف کی تصحیح
151	(ب): مقالے کی آخری کتابی شکل
152	☆ بیرونی صفحہ عنوان / سرورق
152	☆ اندرونی صفحہ عنوان
153	☆ احتساب
153	☆ اعلیٰ تشریح و اقتان
153	☆ مقدمہ
154	☆ بنیادی موضوع مقالہ: ابواب و فصول
154	☆ خلاصہ تحقیق، نتائج اور سفارشات و تجاویز
155	☆ ملکیات اور ضمیمے
155	☆ فہارس غنیہ و تحلیلہ
156	☆ فہرست مصادر و مراجع
156	☆ فہرست موضوعات
157	☆ حواشی باب اول
161	باب ثانی: مخطوطات کی تدوین کا طریقہ کار
163	☆ تمہید و تعارف (ا) مخطوطات کی تاریخ، تعارف اور اہمیت
163	☆ مخطوطہ کسے کہتے ہیں؟
163	☆ تدوین کیا ہے؟
164	☆ مخطوطات کی تاریخ

- ☆ عہد نبوی میں کتابت کا رواج 165
- ☆ عہد فاروقی میں کتابت 166
- ☆ دوسری صدی ہجری ارتقائے کتابت کا عظیم دور 166
- ☆ تیسری صدی ہجری میں طبقہ دراقین کا نظیر 166
- ☆ اسلامی مخطوطات کا ناقہ بل تلافی نقصان 167
- ☆ اہل مغرب کی طرف سے مسلمانوں کے علمی احسانات کا بدلہ 167
- ☆ تدوین مخطوطات کی اہمیت 169
- (ب) عربی مخطوطات کے عالمی کتب خانے 171
- ☆ اسلامی و عربی دنیا کے مشہور کتب خانے 171
- ☆ یورپ اور امریکہ کے مشہور کتب خانے 177
- (ج) مخطوطات کی حفاظت کے جدید مراکز 183
- ☆ معبد احیاء المخطوطات، قاہرہ 183
- ☆ امام محمد بن مسعود اسلامی یونیورسٹی، ریاض 184
- ☆ شاہ عبدالعزیز یونیورسٹی 185
- ☆ شاہ سعود یونیورسٹی، ریاض 187
- (د) تدوین مخطوطات کی بعض اصطلاحات 188
- تدوین مخطوطہ کے ابتدائی مراحل 193
- ☆ تدوین کے لئے مخطوط کا انتخاب 193
- ☆ مخطوطہ کے دیگر نسخوں کی تلاش 194
- ☆ مخطوطہ کے نسخوں کو جمع کرنا 195
- ☆ نسخوں کا مطالعہ اور چھان بین 196
- ☆ مؤلف کے اسلوب کی پہچان 196

فصل اول:

- ☆ موضوع سے شناسائی 196
- ☆ عربی لغات سے استفادہ 197
- ☆ اشارات، علامات، اختصارات 198
- فصل ثانی: مخطوطہ کے متن کی تدوین 199
- ۱۔ متن میں دخل اندازی نہ کی جائے 199
- ۲۔ قلمی نسخوں کا باہمی تقابل 200
- ۳۔ شروحات و تعلیقات 201
- ☆ آیات قرآنی کی تخریج 202
- ☆ احادیث نبوی کی تخریج 203
- ☆ اشعار کی تخریج 203
- ☆ ضرب الامثال 204
- ☆ ادبی مہارت کی تخریج 204
- ☆ اعلام و شخصیات کا تعارف 205
- ☆ لغوی شروحات 206
- ☆ نحوی و صرفی مسائل 207
- ☆ اماکن و بلدان کا تعارف 207
- ☆ داخلی حوالہ جات 207
- ☆ تاریخی واقعات کے حوالہ جات 208
- تعلیقات: 208
- ☆ تصحیف و تحریف 208
- ☆ نقص و حذف 210
- ☆ زیادتی و اضافہ 211

231	☆ (۲) مقالے کا مقدمہ
231	☆ مقاصد تحقیق
231	☆ تحقیق کا منہج اور اساس
231	☆ تحقیق کی مشکلات
231	☆ (۳) مقالے کا متن
231	☆ تحقیق کی منہجیت
231	☆ مقالے کی کاملیت
232	☆ عناصر مقالہ کا تسلسل اور ترتیب
232	☆ معلومات کی توثیق (حوالہ جات)
232	☆ (۴) خاتمہ تحقیق
232	☆ خلاصہ
232	☆ نتائج و حاصلات
233	☆ فہرست مصادر و مراجع
235	☆ ملحق (۲) رسم الخط، رموز اوقاف اور اختصارات
235	☆ رسم الخط کا انتخاب
236	☆ بعض حروف کو لکھنے کے مخصوص قواعد
236	☆ رموز اوقاف و ترقیم
239	☆ اختصارات
243	☆ ملحق (۳) تحریر و کتابت کے بنیادی قواعد
243	☆ لفظ کے شروع میں آنے والے بعض حروف کتابت
245	☆ لفظ کے درمیان آنے والے ہمزہ کی کتابت
247	☆ درمیان کلمہ کے وہ حروف جو کتابت میں حذف ہو جاتے ہیں
248	☆ الف لین کو لکھنے کے طریقے اور قواعد

211	☆ تکرار
211	☆ تقدیم و تاخیر اور تہذیبی
211	☆ لغوی و نحوی اغلاط
213	☆ تدوین مخطوطہ کے تکمیلی و اختتامی مراحل
213	☆ مقدمہ تحقیق اور تنقیدی مطالعہ
216	۱۔ مقدمہ:
216	۲۔ مطالعہ:
217	۔ مؤلف مخطوطہ کے حالات زندگی
217	۔ مخطوطہ کی اہمیت
218	۔ مخطوطہ کے موضوع کا تعارف
218	۔ قلمی نسخوں کا تعارف و وصف اور ان کے نمونے
219	۔ تحقیق و تدوین کا منہج
220	۳۔ خاتمہ تحقیق
220	☆ خلاصہ، حاصلات، نتائج و سفارشات
220	۴۔ فہارس اور اشاریہ جات
225	حواشی باب ثانی
227	ملحقات و ضمیمہ جات
229	☆ ملحق (۱) مقالہ کی جانچ پڑتال کا نمونہ
229	(۱) تحقیقی مقالے کی طباعت
230	☆ لہارس
230	☆ تحریر کا علمی انداز
230	☆ مقالہ کی زبان

ملحق (۴) اسلامی و ادبی مصادر

☆ تفسیر اور علوم قرآن

☆ حدیث اور علوم حدیث

☆ فقہ اسلامی

☆ عربی لغات

☆ فقہ اللغہ کی اہم کتب

☆ نحو و صرف کے مصادر

☆ عربی شاعری کے مجموعے

☆ ادبی انسائیکلو پیڈیا

☆ سیرت نبوی کی اہم کتب

☆ تاریخ اسلام کے اہم مصادر

☆ کتب انساب و سوانح

☆ لہارس کتب

☆ کتب جغرافیہ

☆ الفاظ قرآنیہ کی معاجم

ملحق (۵) ایم فل اور پی ایچ ڈی کے خاکہ جات کے نمونے

عربی، اردو اور انگریزی اصطلاحات

مصادر و مراجع

پیش لفظ

الحمد لله رب العالمين، والصلاة والسلام على أشرف الأنبياء وخاتم المرسلين نبينا محمد وعلى آله وأصحابه أجمعين.

میرے لئے انتہائی مسرت و انبساط کی بات ہے کہ میں انسانی و معاشرتی علوم (Humanities & Social Sciences) میں بحث و تحقیق سے دلچسپی رکھنے والے اساتذہ کرام کے لئے بالعموم اور عربی و اسلامی علوم کے اساتذہ و محققین کے لئے بالخصوص بحث و تحقیق کے مناجح کے متعلق یہ کتاب پیش کر رہا ہوں۔ میں نے اس موضوع کا انتخاب موجودہ دور میں اس کی ضرورت و اہمیت کے پیش نظر کیا ہے۔ یہ کتاب دو ابواب پر مشتمل ہے، پہلے باب میں مقالہ نگاری کے قواعد و مناجح بیان کئے گئے ہیں اور دوسرا باب مخطوطات کی تحقیق و تدوین کے قواعد و مناجح کے متعلق ہے، اور یہ دونوں باب عصر حاضر میں تحقیق نگاری کی اساس اور جوہر ہیں۔ جہاں تک اس کتاب کے موضوع کی اہمیت و ضرورت کا تعلق ہے تو یونیورسٹی تعلیم کے مرحلے میں اس کا انکار ممکن نہیں، کیونکہ یونیورسٹیوں میں تعلیم کی بنیاد ہی ان تحقیقات پر ہوتی ہے، جو طالب علم کے تخصصات (Specialization) سے تعلق رکھتی ہیں۔ ہر یونیورسٹی اپنے طلبہ اور اساتذہ کی مدد سے تحقیق نگاری کی ترقی کی طرف پوری توجہ دیتی ہے، اور ہر سال یونیورسٹیوں میں مختلف شعبہ جات اور کلیات (Faculties) میں طلبہ کی بڑی تعداد داخلہ لیتی ہے۔ ان طلبہ کو پہلے سے تحقیق نگاری کی مشق نہیں ہوتی، لہذا انہیں یونیورسٹی میں پہنچ کر مختلف سطحوں پر مقالہ نگاری کے متعلق ہدایات اور اصول

قواعد کی شدید ضرورت پڑتی ہے۔ ذریعہ نظر کتاب کی تالیف کا مقصد ہی یہ ہے کہ یہ انسانی علوم کے اساتذہ و محققین کے لئے بالعموم اور عربی و اسلامی علوم میں تحقیق کرنے والے اساتذہ و کرام اور ایم۔ اے، الشہادۃ العالمیہ، ایم۔ فل اور پی ایچ۔ ڈی کرنے والے طلبہ کے لئے بالخصوص بہترین رہنما ثابت ہو۔ یہ کتاب نظری تحقیق کرنے والے ان تمام محققین کے لئے جو انسانی علوم میں جیسے علوم لغت، نحو، ادب، تاریخ، جغرافیہ، معاشرت، منطق، فلسفہ، اور اسلامی علوم میں تحقیق کرنا چاہیں ایک مرشد و راہبر کا کام دے گی۔

اس کتاب کی تالیف میں ایک ہی ہدف پیش نظر رہا اور وہ تھا تحقیق و تدوین نگاری کے تمام نتائج و قواعد کو سہل اور آسان طریقے سے مکمل اور عملی انداز میں پیش کیا جائے۔ لہذا انتخاب موضوع سے لے کر مقالہ کی جلد بندی تک تمام مراحل کو تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ اسی طرح مخطوطات کی تدوین کے تمام قواعد شروع سے آخر تک پوری تفصیل کے ساتھ بیان کئے گئے ہیں۔ اور چونکہ نظری علوم کی تحقیق میں زیادہ تر کام لائبریری میں ہوتا ہے، لہذا لائبریری کے استعمال اور طریقہ کار کی تفصیلات بھی بیان کر دی گئی ہیں۔

آج کل بحث و تحقیق صرف مطبوعہ و خطی کتب کی لائبریری تک محدود نہیں رہی، بلکہ ڈیجیٹل لائبریری (Digital Library) اور الیکٹرونک لائبریری (e-Library) آسان ترین اور تیز ترین ذریعہ تحقیق بن چکی ہے۔

ہزاروں کتابیں، لاکھوں علمی و تحقیقی مقالات و مضامین اور نادر قلمی نسخے انٹرنیٹ کی وجہ سے کلک ایونٹ (Click event) پر موجود ہیں۔ اس وقت قرآن و حدیث، فقہ، سیرت و تاریخ، اسلامی ثقافت، تصوف، عربی زبان، شعر و ادب، تراجم و سوانح اور دیگر لاقعداد موضوعات پر بے شمار سافٹ ویئرز (Softwares) تیار ہو چکے ہیں۔

میں نے اس کتاب میں عربی و اسلامی تحقیق کے جدید ذرائع کے عنوان سے چند اہم عربی و اسلامی سافٹ ویئرز، سرچ انجنز (Search Engines) اور ویب سائٹس (Web sites) کا تعارف اور طریقہ استعمال ذکر کر دیا ہے۔ نیز بلاد مشرق و مغرب میں واقع مخطوطات و نوادرات کی اہم لائبریریوں کے ویب ایڈریس (www) تحریر کر دیئے ہیں، تاکہ عربی و اسلامیات کے اساتذہ و محققین اپنی تحقیقات میں ان جدید ذرائع و وسائل سے کما حقہ استفادہ کر سکیں۔

اس کتاب کی تالیف میں ذاتی تجربات تحقیق و تدوین کے علاوہ بحث و تحقیق کے موضوع پر تحریر کی گئی چالیس سے زائد عربی، انگریزی اور اردو کتب سے استفادہ کیا گیا ہے، جن میں: ڈاکٹر غازی حسین منیری کی کتاب "اعداد البحت العلمی"، ڈاکٹر شوقی شیخ کی "البحت الادبی"، عبدالسلام محمد ہارون کی "تحقیق النصوص ونشرها"، ڈاکٹر احمد طلحی کی "کیف تکتب بحثا اور رسالة"، صلاح الدین منہدی کی "قواعد تحقیق النصوص"، اسمیل یعقوب کی "کیف تکتب بحثا او مسہبۃ البحت"، ڈاکٹر محمد علی خوی کی "کیف تکتب بحثا"، اور ڈاکٹر یوسف مرعشی کی کتاب "اصول کتابۃ البحت العلمی و تحقیق المخطوطات" زیادہ اہم ہیں۔

جہاں تک حاشیہ نگاری، حوالہ بندی (citation) اور فہرست مآخذ (Bibliography) کی تیاری کے طریقہ کار کا تعلق ہے تو اس وقت انسانی و معاشرتی علوم میں تین فارمیٹ (Format) متداول ہیں: ایم ایل اے (MLA) جسے امریکہ کی (Modern Language Association) نے جاری کیا ہے۔ دوسرا شکاگو یونیورسٹی مینوئل (The Chicago Manual of Style) ہے اور تیسرا (APA) جسے (American Psychology Association) نے تیار کیا ہے۔ لیکن چونکہ ایم ایل اے (MLA) کا فارمیٹ انسانی علوم اور لسانیات میں تحقیق کے لئے خاص طور پر ڈیزائن کیا گیا ہے، عربی جامعات میں بھی یہی سائل رائج ہے اور مجھے معہد السلطۃ العربیہ، کنگ سعود یونیورسٹی، ریاض میں تعلیم کے دوران ریسرچ پروجیکٹ کے لئے بھی یہی سائل سکھایا گیا، اس لئے میں نے انسانی و معاشرتی اور عربی و اسلامی علوم میں تحقیق کرنے والوں کے لئے ایم ایل اے (MLA) فارمیٹ کا انتخاب کیا ہے۔

کتاب کے آخر میں اساتذہ و محققین کی مزید رہنمائی کے لئے ضمیمہ جات کی شکل میں رسم الخط، رموز اوقاف، اختصارات، املاء و تحریر کے قواعد، مقالے کی جانچ پڑتال کا نمونہ، اہم اسلامی و عربی مصادر و مراجع اور ایم۔ فل، اور پی ایچ۔ ڈی کے خاکہ جات (Synopsis) کے نمونے درج کئے گئے ہیں جو تحقیق و تدوین کے حوالے سے بہترین رہنمائی کا کام دیں گے۔ نیز آخر میں نتائج بحث و تحقیق کے متعلق تمام اصطلاحات کی عربی، اردو اور انگریزی میں فہرست تیار کی گئی ہے جو جامعیت تحقیق (Research Methodology) کے فن کو سمجھنے کے لئے بہت مفید ہے۔

میری دعا ہے کہ اللہ کریم، بجاہ حبیبہ العزیز علیہ الصلوٰۃ والسلام میری اس کاوش کو قبول فرمائے
ہوئے انسانی و معاشرتی علوم اور عربی و اسلامیات کے اساتذہ اور محققین کے لئے اسے قابل استفادہ
بنائے اور اسے روز قیامت میرے میزان حسنات میں شمار فرمائے، آمین۔

باب اول:

علمی بحث و تحقیق کے مناہج

فصل اول (1): علمی تحقیق کی اقسام

فصل ثانی (2): علمی تحقیق کے بنیادی عناصر

فصل ثالث (3): محقق اور نگران تحقیق

فصل رابع (4): کتب خانے

(اہمیت، افادیت اور استعمال کا طریقہ کار)

فصل خامس (5): مقالہ نگاری کے مراحل

☆ انتخاب موضوع

☆ خاکہ تحقیق کی تیاری

☆ مصادر و مراجع کی تحدید

☆ علمی مواد کی جمع آوری

☆ مقالے کی تسوید و تحریر

☆ مقالے کی حوالہ بندی

فصل سادس (6): مقالہ کی کمپوزنگ، تصحیح اور آخری کتابی شکل

پروفیسر ڈاکٹر خالق داد ملک

چیئر مین شعبہ عربی، پنجاب یونیورسٹی، لاہور

لدھورہ: 12 ربیع النور 1433ھ

5 فروری 2012ء

علمی بحث و تحقیق کے مناہج

حرف تحقیقین یہ ہے کہ یہ نفل اور پل ایچ ڈی تھیسز (Thesis) کے طور پر طرز
 نئی اناطہ استعمال کرتے ہیں۔ مثلاً "کالفظ جہاں سے متعلق یہاں یہاں سے متعلق
 مقامات کی ہے۔" بھی سے "میں سے علم" اور "میں سے جامعہ" بھی کہا گیا۔ بعد اس
 (Thesis) کے لئے "میں سے علم" اور "میں سے علم" کے دوئے عظم متعارف ہوئے۔ "میں سے علم" کی نوع
 "میں سے علم" اور "میں سے علم" کے "میں سے علم" یا "اطلاہات" استعمال کی گئی۔ ان دونوں اصطلاحات
 کے باہمی فرق کے متعلق حرف تحقیقین میں ہمیشہ اختلاف رہا۔ بعض نے "میں سے علم" و
 (Ph D Dissertation) کے لئے مخصوص کر دیا، جبکہ دیگر محققین نے "میں سے علم" کے لئے
 اصطلاح پل ایچ ڈی کے لئے استعمال کی۔ ہر "میں سے علم" کے نسبت "میں سے علم" اور "میں سے علم"
 جامعہ کی اصطلاح زیادہ رائج ہوئی، اور آج بھی مستقل ہے، لیکن گذشتہ دہائی میں عرب محققین نے
 تھیسز کے مقابل دوئی اصطلاحات "بحث علمی" اور "بحث جامعی" متعارف کروائیں۔ اس
 وقت "بحث علمی" کی اصطلاح مقالہ (Thesis) کے لئے تمام عرب جامعات میں رائج ہے
 بلکہ بحث و تحقیق پر لکھی گئی تمام کتب میں "بحث" کا لفظ جہاں سے متعلق ہوتا ہے اس سے مراد مقالہ
 (Thesis) کی ہوتا ہے۔ حالانکہ میں بعض عربی جامعات میں، خاص طور پر جہاں سیمسٹر سسٹم رائج
 ہے، تھیسز کے مترادف کے طور پر ایک نیا لفظ "مشروع" بھی مستعمل ہونے لگا ہے۔ "مشروع
 کے مترادف منصوبہ (Research Project) ہے۔ اس کی جمع مشروعات اور مشارح

کی سطح صحت (Thesis)، (Research Project) اور (Dissertation) کے مترادف کے طور پر استعمال ہوتی ہیں۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے ﴿لَنْ جَعِلَا مِنْكُمْ شِرْعَةً وَمِنْهَاجًا﴾ (۱) اور ہم نے تم میں سے ہر ایک کے لئے راستہ اور منہاج متعین کیا۔ منہاج واضح اور صاف راستہ کہتے ہیں۔ دورِ حاضر میں علم تحقیق (Methodology) اصطلاح کی معنوی و معیاری اصطلاحات پر مبنی ہے۔ مذکورہ اصطلاحات سے مراد وہ اصول و ضوابط ہیں جن پر مضمون پر تحقیق کرنے والے پر تحقیق کے دوران ہر مرحلہ میں ہر بات پر (۲) ان باتوں پر بحث کی جاتی ہے جو حقائق سے تعلق رکھتی ہیں۔ ہر دھبہ و غشیش و ریختہ یا غلط فہمی یا غلط فہم سے بچنے کے لئے اور جس تک "علمی" کے الفاظ کا حقیقہ سے یہ مضمون نہ منسوب ہے اور جس سے مزاحمت و آگاہی اور اہمیت اور حقائق اور ان کے متعلق تمام چیزوں کا ادراک ہے۔

"بحث علمی" یعنی علمی تحقیق اصطلاحاتی معنی میں مدور و غوی معانی سے مختلف ہیں۔ علمائے محققین نے اس کی تعریفیں کی ہیں۔ ان میں سے یہ ہیں کہ "یہ تحقیق ہے جس کا مقصد حقائق اور اصولوں کی دریافت ہو"۔ علمی تحقیق کی ایک اور تعریف یہ بھی کی گئی ہے "دقیق اور منظم مطالعہ جس کا ہدف کسی مسئلے کی وضاحت یا حل کرنا اور اس مطالعہ کے طریقے اور اصول مسئلے کے مزاج اور حالات کے اعتبار سے مختلف ہو سکتے ہیں"۔ (۳)

معروف محقق ڈاکٹر ذاری عنایت نے علمی تحقیق کی یہ تعریف کی "منظور تھو اور کنج جس میں علمی حقائق سے متعلق شدہ مختلف ماسیہ اور علمی مزاج اختیار کے جائز ہیں اور جس سے تصورات علمی حقائق کی صحت کی تحقیق یا ان میں ترمیم یا ان میں اضافہ ہو"۔ (۴)

"یونیورسٹی تھیسز" (University Thesis) کی یہ جدید اصطلاح تعریف مشہور محقق آرثر کول (Arthor Cole) نے یوں کی ہے۔

"تقریر وادف مقدمہ باحث عن عمل تعہدہ واتمہ علی أن يشمل التقرير کل مراحل الدراسة، منذ کانت فکرة حتی صارت نتائج مدونة متوتبة بالحدج والاسانید" (۵)

اس نے اپنے دئے کیا ہو اور مکمل کیا ہو۔ اور پورٹ اس مذکورہ میں ہو کہ مطالعہ کے تمام مراحل پر مشتمل ہو اس وقت سے کہ جب وہ کام محض ایک سوچ تھا یہاں تک کہ وہ سوچ تدوین شدہ ورڈز اور براہین سے تائید شدہ نتائج کی صورت اختیار کر گئی۔ مذکورہ تعریضات میں غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ علمی تحقیق کو مندرجہ ذیل خصوصیات کا حامل ہونا چاہیے:

- ۱۔ اس میں منظم و ہم محنت درکار ہوتی ہے۔
 - ۲۔ کسی خاص پہلو کے متعلق تمام معلومات درج کی جاتی ہیں۔
 - ۳۔ یہ تحقیق علمی نتائج و ملاحظیات و استنباط اور حاصلات بحث پر مشتمل ہوتی ہے۔
- علمی تحقیق کی انہیں خصوصیات کو مد نظر رکھتے ہوئے یہ تعریف کی گئی ہے
- "تجميع منظم لجميع المعلومات المتوفرة لدى كاتب البحث عن موضوع معين و ترتيبها بصورة حديثة بحيث تدعم المعلومات السابقة أو تصحح أكثر نقاء و وضوحاً" (۶)

"کسی خاص موضوع سے متعلق ان تمام دستیاب معلومات کو سلیقے سے جمع کرنا جو محقق کی دسرس میں ہوں، نیز انہیں ایسی جدید شکل میں ترتیب دینا جو سابقہ معلومات کی تائید کرے یا وضاحت اور مددگی میں ان سے بہتر ہو"۔

تحقیق کے مقاصد اور دائرہ کار

دورِ حاضر اصطلاح میں علمی تحقیق کسی موضوع میں تخصص (Speciality) سے عبارت ہے۔ اس میں دقیق جزئیات و تفصیل سے بیان کیا جاتا ہے۔ میزان کے سبب اصل کیفیت عمل و نتائج و حقائق پر روشنی ڈالی جاتی ہے اور اس میں مختلف امور کے درمیان مورہ و تقابل کیا جاتا ہے تاکہ صحیح و غلط سے جدا کیا جاسکے۔ تحقیق کا مقصد کسی حقیقت کو مایں کرنا، یا کسی بھی قسم کے حقائق، اخلاقی معاشقہ یا سیاسی مسئلے کو حل کرنا، یا کسی نئی دریافت تک رسائی حاصل کرنا، یا کوئی نیا پہلو کرنا یا کسی خاص طریقے یا مادے کو حاصل کرنا، یا کسی غلط فہمی کے تصحیح کرنا ہوتا ہے۔ معروف محقق محمد حسن الہیاتی نے علمی تحقیق سے اعراس وقت صدوں سالوں میں کیا ہے

(Faculties) اور مراکز ابھارت (Research Centres) قائم کئے گئے ہیں۔

ملک و قوم اور افراد و معشرہ کی ترقی کا واحد اور سب سے راستہ تحقیق و جستجو ہی ہے۔ ایچہ، اختراع اور دریافت تحقیقات کے بغیر ممکن نہیں۔ ان کے بغیر فرد، قوم اور معشرہ کی تعلیم کا شکار ہو جاتا ہے۔ جس کے نتیجے میں وہ دوسروں کے اعمال اور کارناموں اور ان کے فائدہ و منافع کا سامنا کرتا ہے۔ انحصار کے سہیل یہ کہا جاسکتا ہے کہ علمی تحقیق نفس انسانی، ملک و ریاست، مردم و معشرہ کی ترقی کا اہم ترین وسائل اور یکتا ذریعہ اور سبب ہے۔

فصل اول (1)

علمی تحقیق کی اقسام

تحقیق کی بہت سی اقسام ہیں، اور ان اقسام کے درمیان پیدا جانے والا متنوع تحقیق کے مصادر (Sources)، موضوعات (Topics)، منہج (Methodologies)، مقاصد یا ہدایات (Objectives)، مدت تحقیق (Research Period)، اخراجات تحقیق (Research Expenditure)، محققین کی تعداد (Number of Researchers)، تحقیق کے اثرات (Impacts of Research)، درجہ تحقیق (Level of Research) کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔

زیر نظر مضمون کا مقصد مختلف تحقیقات کی طبیعت، مضامین اور نواں اقسام سے روشناس کرنا ہے تاکہ اسے تحقیق کے بعد (Dimensions)، ہدایات (Objectives) اور طرق و منہج (Methodologies) سے واقفیت اور بصیرت حاصل ہو۔

مصادر (Sources) کے اعتبار سے تحقیق کی اقسام

معلومات و مواد (Data) کے مصادر و مراجع کے اعتبار سے تحقیق کی مندرجہ ذیل تین بڑی

قسام ہیں:

1۔ لائبریری تحقیق: (Library Research)

اس سے مراد ایسی تحقیق ہے جس کا زیادہ تر انحصار کتابوں، مجلات، اور انسائیکلو پیڈیا میں موجود معلومات و مواد پر ہوتا ہے۔ محقق لائبریری جاتا ہے، میسوں کتابیں اکٹھی کر کے ان کا مطالعہ کرتا ہے، اور پھر اپنی تحقیق کو ان مصادر کی طرف منسوب کر کے لکھتا ہے۔

2۔ میدانی تحقیق: (Field Research)

اس تحقیق کا انحصار موقع محل، میدان تحقیق پر ہوتا ہے، معلومات جمع کرنے کے لئے محقق میدان تحقیق کے واقعہ محل میں جاتا ہے، مختلف اشخاص سے ملتا ہے اور ان سے معلومات و

ہیئات کھینچ کرنا ہے، اس کا اثر و پورہ ہے، ان سے سوس رہتے ہیں اس کے عمل، فعل اور نظریات کا چکر لیتا ہے، اپنی نگہوں سے مشاہدہ کرتا ہے، ہذا سے خود موقع دیکھتا ہے، اور پھر مختلف آراء و مشاہدات کا پابندی مور نہ رکھتا تو قیاس اور قوت تھقیق کے ذریعے، تنہا و تنہا، استخراج اور نتائج حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اس مقصد کے لئے اسے حیثیتوں، کارخانوں، فیکٹریوں اور مختلف مہینوں میں بھی جا پڑتا ہے۔

3۔ لائبریری، میدانی تحقیق (Library, Field Research)

اس سے مراد ایسی تحقیق ہے جس میں موضوع تحقیق کی مناسبت سے لائبریری مصادر (Library Sources) اور میدانی مشاہدات (Field Observations) دونوں شامل ہوتے ہیں۔ محقق پہلے کتابوں اور لبریری ذرائع سے معلومات اکٹھی کرتا ہے، پھر عملی زندگی میں جا کر اس کا بارہ دیکھتا ہے۔ اس تحقیق میں لبریری تحقیق، مواصلاتی میدان تحقیق کی تفسیر کا مدد دیتی ہے۔

مقصد کے اعتبار سے تحقیق کی اقسام

مقصد کے اعتبار سے تحقیق کی دو قسمیں ہیں

1۔ نظریاتی تحقیق (Theoretical Research)

اس تحقیق کا مقصد علم برائے علم ہوتا ہے۔ اس کا کوئی اطلاقی (Applied) اہمیت نہیں ہوتا۔ نظریاتی تحقیق میں محقق صرف اور صرف کسی علمی حقیقت کے حلقہ ورس تک رسائی کی کوشش کرتا ہے۔ اس کے پیش نظر اس کے عملی فوائد، اطلاقات نہیں ہوتے۔

نظریاتی تحقیق عام طور پر علوم انسانیہ (Humanities) سے تعلق رکھتے ہیں۔ موضوعات و افکار جیسے لغت، نحو، ادب، تاریخ، جغرافیہ، معاشرت، منطق، فلسفہ، اور دینی علوم میں کی جاتی ہے۔ کیونکہ اس تحقیق سے محفل کسی نظریہ پر مشتمل فوائد حاصل کرنا مقصود ہوتا ہے۔ کسی قسم کے تطبیقی، عملی فوائد اس تحقیق کا موضوع نہیں ہوتے۔ کسی شاعر، دیوبند، جبرون، قائد، یا مصلح کی زندگی پر اثر انداز ہونے والے عوامل کے متعلق تحقیق و مطالعہ ہمیں کوئی دینی یا دنیوی تاریخی نظریہ عطا کرتا ہے۔ نظریاتی تحقیق کا ایک بڑا نمایاں یہ ہے کہ اس کا دائرہ عمل بہت وسیع ہوتا ہے۔ یہ تجزیہ سے شروع و شرح و تفسیر ہوتی چلی جاتی ہے کیونکہ اس میں شخصی آراء، افکار، فلسفہ نہ رہتے ہیں جیسے اس کی ایک واضح مثال مہتممیت (Psychology) اور علم خیالات (Cosmology) میں بھی ملتی ہے۔

نظریاتی علوم میں تحقیق کا طریقہ کار

نظریاتی تحقیق کا تصور، معنی، استفادہ، عقلی، منطقی، تجزیاتی، انتظامی، استدلالی اور استخراجی پہلو ہے۔ منطق ایک ایسا علم ہے جو انسانی فکر اور سوچ کو منظم کرتا ہے، اور یہ قوانین وضع کرتا ہے جو انسانی ذہن کو منطقی میں پڑنے سے بچاتے ہیں۔ چنانچہ جو محقق پسند کرتا ہے کہ اس کی تحقیق ہر طرح کے ناقص و متعارض (Contradiction) سے محفوظ ہو۔ اسے چاہئے کہ حلق کے مندرجہ ذیل قوانین سے آگاہی حاصل کرے۔

1۔ قانون ذاتیت

اس سے مراد یہ ہے کہ تمام شیا، پہلی بات اور حقائق میں جس کا دوسرا چیزوں سے تعلق و تداخل و ربط و تعلق ہوتا ہے

2۔ قانون عدم تناقض

اس کا مطلب یہ ہے کہ ایک وقت میں دو یا زیادہ چیزیں ایک ہی جگہ اور ایک ہی جگہ ایک ہی وقت میں نہ ہو سکتی ہیں۔

3۔ قانون "الثالث مرفوع":

اس سے مراد یہ ہے کہ ایک چیز یا موضوع نہ تو درست ہے نہ غلط، نہ تو خالی نہ ہوگی، اور تیسری کوئی صورت نہیں ہو سکتی۔

4۔ قانون تعلیل:

حادثات و واقعات کے اسباب بیان کرنا اور ان کی علتوں اور مختلف صورتوں کی وضاحت کرنا قانون تعلیل کہلاتا ہے۔

اطلاقی تحقیق (Applied Research)

اطلاقی تحقیق کا مقصد ان چیزوں کو دریافت کرنا اور سائنس ایپلیکیشن کو شکار کرنا ہے۔ اس تحقیق کا دائرہ کار محدود اور مخصوص کی جانے والی اشیاء ہوتی ہیں، جیسے طبیعیات (Physics) اور کیمیا (Chemistry)، فضا (Astronomy) وغیرہ میں کی جاتی ہیں تحقیقات۔

تحقیق کی اس قسم کا مطالعہ تجرباتی (Experimental Method) کہلاتا ہے۔

مدت کے اعتبار سے تحقیق کی اقسام

بعض تحقیقات ایسی ہوتی ہیں جنہیں محقق ایک مہینے میں ہی مکمل کر دیتا ہے، مثلاً وہ مختصر مدتی کام (Assignments) جو اسے کلاسز کے دوران مکمل کرنے کو دیے جاتے ہیں۔ بعض تحقیقات ایسی ہوتی ہیں جنہیں پورا کرنے میں ایک یا دو سال کا عرصہ درکار ہوتا ہے، جیسے ایم۔ اے۔ ایف۔ ایل۔ اور پی ایچ۔ ڈی کے مقالہ جات۔ بعض تحقیقات ایسی بھی ہوتی ہیں جنہیں پورا کرنے میں محقق دو یا تین دہائیوں تک جاتے ہیں، مثلاً دارلحدیث و آراء و افکار اور سماجیات کی تیاری یا کسی ایسا پیڈیا کے تیار کرنے میں کئی سال کا عرصہ درکار ہوتا ہے۔ اس طرح مدت کے اعتبار سے تحقیق کی تین قسمیں ہیں:

- 1- مختصر مدت پر مشتمل تحقیق (Short Term Research)
- 2- طویل مدت پر مشتمل تحقیق (Long Term Research)
- 3- انتہائی طویل مدت پر مشتمل تحقیق (Extra Long Term research)

اخراجات کے لحاظ سے تحقیق کی اقسام

بعض تحقیقات تو ایسی ہیں جن پر سو۔ کاغذ، کمپوزنگ یا پرنٹنگ کے کوئی خاص خرچ نہیں آتا۔ جبکہ بعض تحقیقات ایسی بھی ہیں جنہیں مکمل کرنے کے لئے لاکھوں روپے یا لاکھوں ڈالرز خرچ کرے جاتے ہیں۔ اس کی بہترین مثال غذائی تحقیقات ہیں جن کے نتائج کے حصول کے لئے کروڑوں ڈالرز خرچ کئے جاتے ہیں۔ کیمسٹری، فزکس، ایکس۔ ریز اور ایندھ سے متعلق ترقی یافتہ تحقیقات (Advanced Researches) میں سے ایک ایک تحقیق کے لئے کئی مہینے ڈالرز خرچ کئے جاتے ہیں۔ حاصل یہ ہے کہ بعض تحقیقات انتہائی کم سرمایہ خرچ کر کے مکمل کی جاسکتی ہیں اور بعض تحقیقات اس قدر بھاری سرمایہ ہاتھ آ کر رہتی ہیں کہ انہیں مالی طور پر مستحکم ممالک ہی برداشت کر سکتے ہیں۔

اثر اندازی کے اعتبار سے تحقیق کی اقسام

بعض تحقیقات ایسی ہوتی ہیں جس کی اثر اندازی محقق کی اپنی ذات تک محدود رہتی ہے۔ ان سے بارے میں کسی کو کچھ معلوم نہیں ہوتا، یا ان کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا، یا وہ لوگوں کی روزمرہ کی زندگی پر اثر

نہیں کر چکا۔ اس تحقیق سے کسی مشاہدات اور تجربہ کاروں کی ضرورت ہوتی ہے۔ میں یہ بات فراموش نہیں کی جاسکتی کہ محض ایسا رشتہ کا تجربہ سائنسی علم و معرفت کی بنیاد نہیں بناتا۔ بلکہ اس سائنسی حوصلہ کی شہ خوب میں محقق کو عقلی و فنی اور تنہا علمی و حسابی (Mathematical) طریقہ کار پر بھی انحصار کرنا پڑتا ہے۔ لہذا محقق کے لئے ضروری ہے کہ وہ کسی بھی مسئلے سے قبل۔ وقت محض پیدا کرے اور تجربہ کاروں پر متغیر نہ رہے۔ بلکہ سے معلوم ہونا چاہیے کہ حقیقت کے بارے میں تحقیق کرنے کا اس نے حسب حال ایک منہج و طریقہ ڈالا ہے، اور تجرباتی نتائج کا ہونا بہت محدود و نامتناہی طاقی تحقیق کے نتائج بھی اس طرح کے ہوتے ہیں۔

1- منہج عامہ (General Methods):

ایک منہج جو مادی و فنی دونوں طرح سے حقائق کے حصول کا وسیع منہج ہے، جس میں منطقی، دراستہائی، تقریباتی، و تجرباتی منہج بھی شامل ہیں۔

2- منہج خاصہ (Special Methods):

منہج خاصہ کی بہت سی صورتیں در قسم میں جن میں سے ایک تجرباتی تحقیق کا منہج (Method of Experimental Research) ہے جو صرف مادی حقائق کے حصول کے لئے درست ہوتا ہے، اس خاص منہج کی دوسری قسم سروی منہج (Survey Method) ماحول کا مطالعہ (Case Study)، تاریخی تحقیق کا منہج (Historical Method) اور شہرہائی منہج (Statistical Method) وغیرہ ہیں۔ (۸)

خاصہ کہ یہ ہے کہ تجرباتی منہج پر کثرت کے نظریاتی اور تنہا علمی منہج سے روگردانی کرنا کسی طرح بھی درست نہیں، کیونکہ انسان مادی ترقی میں خواہ مخواہ ہی مکمل ہو کیوں نہ پہنچ جائے، اور حاکمیت سے روگردانی کر کے خوش نہیں رہ سکتا۔ آج قدر کے لحاظ سے انھیں طے پذیر مغربی منہج سے اس بات کا واضح ثبوت ہے۔

یہ سائنس اور انسانی زندگی کے مختلف شعبوں میں تحقیق کا ایک بہت بڑا شعبہ ہے۔

2- وصفی / بیانہ تحقیق (Descriptive Research)

اس تحقیق میں کسی چیز کی حقیقت حال کو بیان کیا جاتا ہے مثلاً کسی علاقے میں کسی سہولت کی بدولت کس طرح معیشت کا معیار بہتر کرنا، برآمدات اور درآمدات کی تفصیل بیان کرنا، آبادی کی تقسیم کی صورت حال، سہولتوں کے متعلق معلومات پیش کرنا، قصبہ کی صورت حال پر تہہ در تہہ عسکری و دفاعی حالت کا بارہمیں زمری پیدا کرنا، فوجی و انتظامی تبدیلیوں کا تجزیہ کرنا، عیسائیوں کی یہ تحقیق کوٹان و رہائی مدد و اقدار کے رعبہ مفید و اچھا ثابت ہے۔ یہ تحقیق درجہ اول میں چھوڑا جاتا ہے صرف سہولتوں کے معیار کو وضوح تحقیق نہیں دیا جاتا بلکہ کسی ملک کی تہذیب و ساتھ عسکری تحقیق بنایا جائے گا، اور یہ کافی تہذیب و فوجی اور عسکری حالت کی خاص سہولتیں سہولتوں کے دور میں سہولتوں کے معیار کا جائزہ لیا جائے تو یہ زمری تہذیب ہوگی۔

3- تنقیدی تحقیق (Evaluative Research)

تنقیدی تحقیق سے مراد کی صورت حال کے مثبت اور منفی پسووں کا جائزہ لے کر اس کی بہتری کے لئے تہذیب و مرتب کرنا ہوتا ہے۔ تنقیدی تحقیق سہولتوں کے منکروں حالات و رہے شمار شعبوں مثلاً انسانی معیشت، تعلیم، صنعت، زراعت وغیرہ کے بارے میں کی جاسکتی ہے۔ عام طور پر تنقید (Evaluation) سے پہلے محقق کو وہی دینا یہ تحقیق کرنا پڑتی ہے تاکہ وہ موضوع تحقیق کے بارے میں پہلے کس معلومات حاصل کرے اور پھر اس کی تنقید کرے بہت سے بہتر تجویز دے۔

4- تاریخی تحقیق (Historical Research)

اس تحقیق میں کسی حالت کا یا کسی متعلقہ عرصے کا تاریخی جائزہ دیا جاتا ہے۔ یہ تحقیق تاریخی نقطہ نظر سے کسی بھی موضوع کے بارے میں کی جاسکتی ہے مثلاً زمانے کے ساتھ ساتھ سہولتوں کا رقاء، کسی ملک کی ایک خاص عرصے میں زراعت میں ترقی، تعلیم کا رقاء، جماعت کا ارتقاء، صنعت و حرفت کا ارتقاء وغیرہ۔

5- شماریاتی تحقیق (Statistical Research)

اس تحقیق کی بنیاد معلومات کو جمع کرنے، پھر انہیں شماریاتی (Statistical) اور حسابی

Multi method سے مراد ہے کہ اس میں معلومات سے نتائج اخذ کرنے پر ہوتی ہے۔ اس میں کسی بھی دینا یہ تحقیق کرنا ایک بہت بڑا شعبہ ہے۔ شماریاتی تحقیق و تحقیق کی دیگر قسم کے ساتھ ساتھ تاریخی تحقیق میں بھی شماریاتی تحقیق شامل ہے۔ شماریاتی تحقیق میں دینا یہ تحقیق شماریاتی و تاریخی تحقیق۔

6- تراسی تحقیق: (Correlative Research)

اس تحقیق میں دو اشیاء کے درمیان ربط و تعلق کی نوعیت اور درجہ بندی کو دریافت کیا جاتا ہے۔ مثلاً کسی زبان کی گرامر میں مہارت و اس زبان کی تحریر میں مہارت کے درمیان کیا ربط و تعلق ہے؟ بیان میں سے ایک میں نمایاں حیثیت کا سبب علم و دوسری میں بھی نمایاں حیثیت حاصل کر سکتا ہے؟ یہ گروہوں میں کمزور ہے تو دوسری میں بھی کمزور ہوگا؟ اس ربط و تعلق کی نوعیت یا سہولت یا سہولت یا اس ربط و تعلق کا درجہ کیا ہے، بلند یا معمولی؟ اس ربط و تعلق کی دو قسمیں ہیں:

i- مثبت ربط: (Positive Correlative)

مثبت ربط سے مراد یہ ہے کہ اگر ایک مہارت میں نمایاں ہے تو دوسری میں بھی نمایاں ہوگا، اور اگر کچھ مہارت میں کمزور ہے تو دوسری میں بھی کمزور ہوگا۔

ii- منفی ربط: (Negative Correlative)

منفی ربط یہ ہے کہ ایک مہارت میں نمایاں ہے تو دوسری میں کمزور اور اگر کچھ مہارت میں کمزور ہے تو دوسری میں نمایاں۔

7- تجرباتی تحقیق (Experimental Research)

تجرباتی تحقیق سے مراد ایسی تحقیق ہے جو تجربہ گاہوں (Laboratories) یا عملی میدانوں (Fields) میں تجربات کے ذریعے کی جاتی ہے۔ بعض اوقات ان تجربات کے لئے کلاس روم، چھوٹی بیہارٹری، کارخانے، کھیت یا کسی اور جگہ کا استعمال بھی کیا جاتا ہے۔ گویا یہ تحقیق و حصوں میں تقسیم ہو جاتی ہے۔ ایک حصہ میں عملی تجربات کئے جاتے ہیں اور دوسرے میں بغیر تجربات کے روایتی طریقہ اختیار کیا جاتا ہے۔ پھر ان دونوں کے نتائج کا ہم موازنہ کر کے تجرباتی عناصر کی شرائط کے درجہ و معیار کے بارے میں فیصلہ کیا جاتا ہے۔ اس تحقیق کے دونوں حصوں میں عناصر کی غیر جانبداری کا خیال رکھنا بہت ضروری ہے تاکہ ممکنہ شرائط صرف تجرباتی عنصر تک محدود رہے اور حقیقت مقصودہ تک درست سمت میں پہنچا جاسکے۔

8- تجزیاتی تحقیق: (Analytical Research)

اس تحقیق میں حاصل نمونوں (Samples) و معیروں سے پہنچا جاتا ہے۔ یہ تحقیق کسی بنیادی طور پر وضعی تحقیق ہے۔ مثال کے طور پر کسی زبان سے خاص علم پر تحقیق کرنے کے لئے غوی نمونوں (Lexical Samples) کا مطالعہ کرنا اور ان خاصات کا تناسب معلوم کرنا۔

9- مطالعہ احوال / تحقیق حال: (Case Study)

اس تحقیق کا ٹھکانہ کسی ایک حالت سے مطالعہ پر ہوتا ہے مثلاً کسی صاحبِ مملکت احوال کا مطالعہ کسی بیورو کی حالت کا مطالعہ کسی دکان کی ٹینٹی کی حیثیت کی خاصیت کی مرئی یا کسی لکھی اور کسی اور سے کے حالات کا مطالعہ۔ اس تحقیق میں ممکنہ انداز میں کسی فرد کی حالت کا مطالعہ کیا جاتا ہے تاکہ وصف و تفہیم (Description & Evaluation) اور توجہ و تامل کے ذریعے اس کی ترقی کے بہتر اسباب تلاش کئے جاسکیں۔

10- تعریفی تحقیق: (Defination Research)

اس تحقیق میں کسی اصطلاح کی تعریف کے مسئلے پر توجہ مرکوز کی جاتی ہے مثلاً "فلسفہ" کا معنی کیا ہے؟ جمہوریت کیا ہے؟ شخص کی زندگی سے کیا مراد ہے؟ "شستہ" کی کیا مطلب ہے؟ کیا پرستی کے کہتے ہیں؟ موت کیا ہے؟ نفس، روح اور عقل کی تعریف کیا ہے؟

11- سببی تحقیق: (Causal Research)

اس تحقیق میں کسی حالت سے اسباب و علل جاننے کی کوشش کی جاتی ہے مثلاً کیمس کے اسباب کیا ہیں؟ سگریٹ نوشی کیوں کی جاتی ہے؟ طب علم امتحان میں نفل کیوں دیتے ہیں؟ مہنگائی، بے روزگاری اور ٹریفک حادثات کیوں بڑھ رہے ہیں؟ عربی زبان اور اسلامی علوم کا معیار کیوں رو بہ زوال ہے؟

12- نتائج پر تحقیق / حاصلاتی تحقیق: (Result Research)

اس تحقیق میں کسی عامل کے نتائج کی شناخت پر توجہ مرکوز کی جاتی ہے۔ یہ عامل حسن و غیر حسن اور معنوی و مادی ہو سکتا ہے۔ جیسے سگریٹ نوشی کے نتائج پر تحقیق کرنا، حیوانی آلودگی کے نتائج، انکھل کے استعمال کے نتائج، سیارہ زہری، کثرتِ طلاق کے نتائج اور عربی زبان سے ادبی کے نتائج وغیرہ۔

مسئلہ نمبر (1)

علمی تحقیق کے بنیادی عناصر

علمی تحقیق کی سمیت و افلاکیت بڑی حد تک چند بنیادی عناصر کے ساتھ مربوط ہوتی ہے جو

مندرجہ ذیل ہیں:

- 1- مسئلہ تحقیق کی حدود کی شناخت
- 2- جدت و تخلیق
- 3- حیاتیت و اقلیت
- 4- تحقیق کی اصلیت
- 5- امکانات (Possibility) تحقیق
- 6- تحقیق کا مستقل بالذات ہونا
- 7- مصادر تحقیق کی دستیابی
- 8- وسیع مطالعہ
- 9- ادب و ادب کی تفسیر میں ہر ایک نئی
- 10- اسلوب کی عمدگی اور قوت
- 11- مسئلہ تحقیق کی حدود کی شناخت:

مسئلہ تحقیق سے مراد تحقیق کے علمی اور موضوعات، مسائل اور میدانوں ہیں، اور مسئلہ تحقیق کی تحدید سے مراد تحقیق کی اہمیت کی وضاحت اور تحقیق کے مفروضے (Hypothesis) پر معلومات اور (Data)، وسائل، (Sources) نمونوں (Samples)، مثالوں (Examples)، تجربات اور ساریب کی نوعیت اور علمی منہج کی اقسام جن کے ذریعے مقاصد کی تیاری میں مدد مل جاتی ہے۔

2- جدت اور تخلیق

تحقیق کے بنیادی عناصر میں ایک عنصر یہ ہے کہ وہ تحقیق جدید اور تخلیقی ہو نئی معلومات کا اضافہ کرے اس میں عقل یا تقلید یا ترجمہ و تکرار نہ ہو۔ درحقیقت ہر محقق اپنی تحقیق کا آغاز وہاں سے کرتا ہے جہاں اس سے پہلے وہ محققین رک گئے ہوتے ہیں، تاکہ علمی دنیا میں ایک اور قدم کا اضافہ ہو اور محقق علمی ترقی میں اپنا حصہ ڈالے۔ لیکن تحقیقی میدان میں مطلوبہ تخلیق سے مراد صرف نئی چیزوں کو

دریافت و آشکار کرنا نہیں ہوتا بلکہ لفظ تخلیق کا اطلاق کشف و دریافت کے علاوہ کسی اور چیزوں پر نہیں کیا جاتا ہے۔ مثلاً سمجھئے ہوتے، دانے، کوئی اور نسل، تنہا، تیرہ، پندرہ، قحط کے لئے جدید سبب تک رسائی حاصل کر لینا، یہ قلیل اور منتشر مصومات، ایک مضمون کی شکل میں لینی، منظم کر لینا بھی تخلیقی کاوش کہلاتا ہے۔

(Possibility): امکانات تحقیق:

امکانات تحقیق سے مراد یہ ہے کہ طالب علم تحقیق کے لئے ایسے موضوعات کا انتخاب نہ کرے جو انتہائی پیچیدہ، مبہم، ناقابل حل اور محقق کی استعداد و وقت و رت سے ماوراء ہوں۔ چنانچہ بہت سے موضوعات بہت بڑے اور دلچسپ ہوتے ہیں لیکن ان پر تحقیق کرنا بہت مشکل ہوتا ہے۔ بلکہ ان کے متعلق معلومات اخذ کرنا ناممکن ہوتا ہے۔ یہ ممکنہ یا تو اس کے لئے مادی اور معنوی اسباب و ذرائع میسر نہیں ہوتے یا وہ اس قدر مبہم اور پیچیدہ یا محضوں پر مشتمل ہوتے ہیں جو ہمیں سمجھنا ناممکن ہو جاتا ہے۔

(۶) تحقیق کا مستقل بالذات ہونا۔

میں سے مراد یہ ہے کہ تحقیق پر تحقیق میں ہر وقت سے جانے والا، تحقیق کی تیار رہی کے
بعد نہ اعتماد اور قرار ہونے کا حق دار بن جائے۔ دراصل یہ ایک حدی قلم ہے جس کا تقاضا یہ ہے کہ
ہر تحقیق اپنے موضوع کے لیے ملے سے متعلق، بذات ہو، اور کسی ایسے موضوع کا انتخاب نہ کرے جس پر
کوئی دوسرا محقق محنت سرچکا ہو، ایسا کرنا کسی کے حق پر ڈاکہ ڈالنے کے مترادف ہے۔

کس مطلق کا منہ خود کو لٹائی بند ہو اس کے لئے مناسب نہیں کہ وہ کسی سے موضوع پر مطالعہ پیش کرے یا کسی سے تحقیقی مسئلہ حاصل پیش کرے جسے اس کا کوئی مطلق سہ تھی پہلے ہی یہاں سرچکا ہو کسی کی محنت کو نقل کر کے اپنی طرف منسوب کرنا ایک علمی و ادبی خیانت ہے (بہتے گھر میں موضوع سے متعلق کوئی نئی بات پیش کی جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں)

7۔ مصادر تحقیق کی دستیابی:

تحقیق کے لئے مصادر و مراجع کا دستیاب ہونا انتہائی ضروری امر ہے ورنہ محقق بنی تحقیق کو ناقص و نامکمل نہیں کر پاتا۔ محقق بعد محقق کے سے ضروری ہے کہ ان موضوعات کا انتخاب نہ کرے جن کے بارے میں مصادر و مراجع کی قلت ہو۔ دیہ امور و معلومات کی کمی ہو۔ مصادر سے مراکسی موضوعات کی قدیم اور بنیادی کتابیں، مخطوطات، محدث و رسائل، جہازت و جہازت و کتب تراجم (سوانح عمری)، کتب اسماء و جہاں، دوا و معارف (انسائیکلو پیڈیا) و ایسی دستاویزات لئے جاتے ہیں جو کسی موضوع کے متعلق قدیم اور بنیادی معلومات پر مشتمل ہوں۔ مثلاً نگار کی کتاب ان اصلی مصادر (Original Sources) کی بہت

-3

حياتيت وواقعت

تحقیق کا کوئی موضوع اس وقت تک کامیابی سے ممکن نہیں ہوتا جب تک کہ اس میں حیاتیات و واقعات نہ ہوں۔ اس موضوع کا تحقیق کیا گیا ہے یا نہیں اس کا تحقیق ہو، اور وہ موضوع معائنہ کی ضرورت کی ہو اس قدر اس سے امید ہو کہ اس واقعہ کا ان قدر اس کی حیثیت جتنی چاہی جائے گی۔ جس کی تحقیق ایسا موضوع ہو جس سے ہم کو ہمیں فائدہ پہنچے۔ ان کی مشکلات حاصل ہوں۔ ان سے ہم اس کی شہیں سے یا اس میں سے معائنہ کی ترقی، بہتری، راحت، امن و سکون، اور خوشحالی کے متعلق تحقیق پیش کی گئی ہو تو یہ ایسا موضوع ہے جو ہم سے نہیں یاد بہتر اور ہم سے چھٹس خدایں اور لوگوں کی زندگیوں کے واقعات سے اور وہ یاد وہ ایسی تحقیق کی طرف توجہ نہیں دیں گے۔

اسلام میں کلوننگ کا حکم (Cloning) "، "مسلمان اور انٹرنیٹ کا استعمال" "اسلام میں
 بنیادی انسانی حقوق" "اسلام میں بچوں کے حقوق" "انسانی حقوق کی بین الاقوامی اعلامیہ اور بین الاقوامی
 قوانین میں عورت کے حقوق" "اسلام پر جدید سٹیجنگی بیچارہ" "اسلام پر فکری بیچارہ کے مدافعت
 اثرات" "عالمیت (Globalization) کے چیلنجز اور مسلمانوں کی مدافعتیں" "جدید عالمی نظام
 (New World Order) اور مسلمانوں کی ذمہ داریاں" "اسلام اور وحشت گردی (Terrorism)
 اسلام اور انتہاء پسندی (Extremism)" "اسلام اور بنیاد پرستی (Fundamentalism) اور قرآن
 مجید کا جدید مطالعہ جیسے موضوعات ہیں جو حیثیت و اقلیت سے متصف ہیں درمیان میں بری بیعت کے
 حامل ہیں۔ پھر شخص کی توجہ کو اپنی طرف مبذول کر سکتے ہیں۔

4۔ تحقیق کی اصیت: (Originality)

تحقیق کی صلیت کا قصور و فکر مستقل باندھت، نزد اور خود مختار ہو۔ پر ہوتا ہے جن سے تحقیق وجود میں آتی ہے۔ اصل تحقیق وہی ہے جوئے افکار و جدید سراء و نظریات پر مشتمل ہو۔ تحقیق محض دوسرے محققین کی آراء و افکار کو مل کر دیے کا کارنامہ نہیں۔ اسی طرح تحقیق کی اصلیت

ہمیت ہوتی ہے۔ جہاں تک سرچ (Secondary Sources) کا تعلق ہے وہاں میں ہی مصادرِ اصلیہ سے معلومات نقل کر کے سراسر، اسلوب میں پیش کی جاتی ہیں۔ لہذا یہ تحقیق کے لئے ضروری ہے کہ اگر سے کچھ معلومات مراجع ثانویہ (Secondary Sources) میں ہیں تو مصادرِ اصلیہ (Original Sources) میں ان کے بارے میں ضرور تحقیق کر لے۔

8۔ وسیع مطالعہ:

تحقیق کے لئے ضروری ہے وہ اپنے موضوع سے متعلق ممکنہ حد تک تمام حقیقت کا وسیع سے وسیع تر مطالعہ کرے۔ موضوع سے متعلق وہ چیز اس کی نگاہ سے پیشہ نہ رہے۔ یہ وہ تحقیق ہے جس کا مقصد ابتدائی تحقیق کے نتائج و حاصلات (Finding & Results) مرتب کرتا ہے، بعد میں اس سے وسیع مطالعہ کرے اور پھر موضوع سے متعلق کسی قابل ذمہ ورقہ قابلِ ہمیت، مصدر، مراجع سے صحت نظر نہ کرے۔

9۔ دوسروں کی آراء کی تفہیم میں ہار یک بنی

تحقیق کے لئے ضروری ہے کہ وہ دوسروں کی آراء کی تفہیم و دران کی مہارت، توان و نقل کرنے میں انتہائی حقیقت سے کام لے۔ تحقیق کی غلط فہمی یا نقل میں غلطی کی وجہ سے بعض دفعہ بڑے بڑے مسائل جنم پیتے ہیں۔ یہ بھی ضروری ہے کہ تحقیق دوسروں کی آراء کو صرف حرق و قلعی اور ثابت شدہ حقیقت سمجھ کر غلط فہم نہ کرے، کیونکہ بہت ساری آراء کی بنیاد بہت کمزور ہوتی ہے۔ ہذا تحقیق کو چاہیے کہ دوسروں کی آراء کا مطالعہ کرے۔ انہیں میزان جرح و تعدیل میں توں مرور اس کی صحت و قبح کو جانچ کر درست و مضبوط آراء کو قبول کرے اور غلط آراء کو رد کر دے۔

10۔ اسلوب کی عمدگی اور قوت:

تحقیق کے مقصد کے ہمیت و وقعت اس بات پر موقوف ہوتی ہے کہ مقصد کی مہارت و تحریر غلطی، لغوی اور نحوی و صرفی غلط سے محفوظ ہو نیز اس کی تمام مہارت و ضمیمہ، جامعہ اور مبہم سے مزین ہوں۔ نحوی و لغوی غلطی کی کثرت تحقیق کے حسن کو داغدار کر دیتی ہے۔ ہذا تحقیق کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے مقصد، نشاء کے اسباب کو مد نظر رکھتے ہوئے فصیح و بلیغ میں تحریر کرے اور حتیٰ امکان نحوی و ترکیبی غلطی سے اجتناب کرے۔ اگر اس کو زبان میں مہارت نہ ہو تو وہ بہرین کے پاس جائے کثرت مطالعہ کرے اور اہل زبان کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنے اس سبب اور کمزوری کو دور کرے کی کوشش کرے، تاکہ مقالے کی وضاحت و اشاعت سے پہلے اخل ط کا استدراک ہو سکے۔ (۱۱)

اسلٹ ٹاٹ (۱)

محقق اور نگرانِ تحقیق

(۱) محقق کی خصوصیات:

بلاشبہ تحقیق ایک ایسا عمل ہے جس کے ذریعہ نتائج، حقیقتات، ایبیدات، انکشافات اور نئی چیزیں کو حاصل کیا جاتا ہے۔ اس سے عمل تحقیق کے لئے ایک خدا داد صلاحیت کی ضرورت ہوتی ہے، ورنہ ہر ایک کے بس میں نہیں ہوتا۔ یہ بھی معلوم ہونا چاہیے کہ ایک طالب علم چھ تعلیمی ریکارڈوں کے ہذا جو تحقیق کے میدان میں مایہ ناز مقام حاصل نہیں کر سکتا۔ اور اسی طرح ایک طالب علم کا تعلیمی ریکارڈ اتنا اچھا نہیں ہوتا لیکن تحقیق کی دنیا میں وہ گراں قدر خدمات سر انجام دیتا ہے۔ ہذا، اگر کسی طالب علم میں تحقیق و جستجو کی صلاحیت پائی جائے، تو اس کی نشو و نما کرنا چاہیے، اور اس صلاحیت سے فائدہ اٹھانا چاہیے۔ دوسرے مطالعہ پر معیار تک پہنچنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ طلبہ میں اس صلاحیت کی موجودگی کی مندرجہ ذیل علامات ہوتی ہیں

- ۱۔ وہ طالب علم تحقیق کے لئے نیا موضوع منتخب کرنے کی صلاحیت رکھتا ہو۔
- ۲۔ انتخاب کردہ موضوع کے لئے ابتدائی خاکہ تحقیق تیار کرنے کی استعداد رکھتا ہو۔
- ۳۔ مختلف افکار و آراء پر تنقید اور اپنی رائے اور فکر پر دلائل قائم کرنے کا ملکہ رکھتا ہو۔
- ۴۔ مذاکرات کے ذریعے نئے نئے افکار کی طرف توجہ مبذول کرانے اور مباحثہ و مناقشہ کے ذریعے کسی جدید رائے کو ثابت کرنے یا رد کرنے کی قدرت رکھتا ہو۔

اب ہم مختصار کے ساتھ کچھ ایسی خصوصیات اور صفات کا ذکر کرتے ہیں جن سے ہر محقق کو آراستہ

ہونا چاہیے:

1۔ تحقیق میں میلان اور دلچسپی:

میلان و رغبت تحقیق کے عمل کی کنجی ہے۔ اس کے بغیر اس میدان میں داخل ہونے کا تصور

میں نہیں یا جا سکتا۔ ہر محقق کے لئے ضروری ہے۔ اور چار مدت ماضی میں اپنے کاموں کا مطالعہ اور اس سے متعلق معلومات انٹھنی کرنے پر صرف کرے، اور اس موضوع پر مبنی کئی ہر کتاب کو نظر سے گزرنے کی کوشش کرے، اور پھر مطالعہ سے حاصل شدہ معلومات، انجمنی طرح (Digest) کرے، اپنے موضوع کے متعلق تمام معلومات و اخبار (Informations) اور تصورات (Concepts) کو وضع کرے تاکہ اس کی تحقیق کے نتائج قیاض و در تاقص سے محفوظ ہو سکیں۔

مادی تاریخ کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ مدت مسند مدت سے جہل قدر علماء نے اپنی زندگی کا بیشتر حصہ صرف قیام تعلیم کے لئے وقف کر رہا تھا۔ انہوں نے مادی اسیری اور رنج و مال مال کرنے کے لئے انٹھک کوششیں صرف نہیں۔ قرآن مجید اور احادیث مبارکہ میں بہت سی نصوص علم و معرفت، فکر و نظر، تحقیق و جستجو فضیلت پر روشنی افشائی ہیں۔ اس طرح ایک محقق اور حقیقت کا مطالعہ اور تحقیق کرتے ہوئے اپنے رب کی عبادت کرنے والا ہوتا ہے۔ نیز اسے مادی اور روحانی دونوں طرح کے فوائد حاصل ہوتے ہیں، اور وہ ایک وقت دو ہدف پا کر رہا ہوتا ہے۔

2۔ صبر و تحمل

محقق کو بار بار مصادر و مراجع کی طرف رجوع کرنے اور انہیں پڑھنے سے اکتانہ اور بیزار نہیں ہونا چاہیے بلکہ جب تک مقصود حاصل نہ ہو جائے، اور سارے معاملہ واضح نہ ہو جائے، اس وقت تک صبر و تحمل کے ساتھ محنت کرتا رہے۔ اس کا مقصد کم سے کم وقت میں صرف اگری کا حصول نہ ہو بلکہ صبر و تحمل اور وقار و احتیاط کے ساتھ آراستہ ہو، بہتر سے بہتر مواد و معلومات جمع کرنے اور انہیں ترتیب دینے کا اہتمام کرے۔ ہمیشہ اپنی تحقیق کے کمال (Perfection)، تخلیق (Innovation) اور علمی دنیا میں ایک قابل قدر اضافے (Contribution) کی طرف متوجہ رہے۔

3۔ علمی دیانت داری:

تحقیق کو ہر طرح کے سرقت (Plagiarism) سے پاک ہونا چاہیے، اور علمی دیانت داری کا

معاہدہ ہے۔ اس میں اس کے لئے (Reference) ضرور دیا جائے۔ ہر عبارت کتاب کے کسی طرف منسوب کیا جائے، اور تمام معلومات کا ان کے مؤلفین کی طرف نسبت کرتے ہوئے۔ یہ شیئیں مادی یا جا سکتی ہیں۔ نیز عبارت اقتباس نقل کرتے ہوئے کسی قسم کا لتباس، تحریف، زیادتی یا کمی نہ کرے، عبارت کے مقصود و مطلوب میں خلل و گار پیدا نہ کرے۔ اس علمی دیانت داری سے ضروری ایک بڑی امت ہے جسے قرآن مجید کی بہت سی آیات میں یہودیوں کا شیوہ قرار دیا گیا ہے۔

1۔ تواضع اور عاجزی۔

محقق کے لئے ضروری ہے کہ تکبر، غرور، اور خود پسندی سے اجتناب کرے۔ کسی کی آراء و نظریات آنکھیاں نہ لپے۔ کسی کی ذلت پر کچھ نہ چھلے۔ چہ جو وہ کہتا ہے وہ ٹھیک ہی نہیں ہے۔ اور اس کی تنقید یا تہرہ درست ہی نہیں ہے، کیونکہ یہ سب باتیں اس کی تحقیق کا اندر رکھتا ہے کہ اس کا علمی معیار کیا ہے۔ اور قوری اس کی تحقیق کے مطالعہ سے قانع ہو جائے گا۔ اور تحقیق کے تاب و درجہ علمی معیاریت کا خیال رکھ جائے تو محقق ایسی بہت سی باتوں سے محفوظ رہ سکتا ہے جو تحقیق کے اس کو پامال کر دیتی ہیں۔

5۔ نظم و نسق اور تنظیم و ترتیب کی صلاحیت

محقق کو اپنے تحقیقی عمل میں منطقی ترتیب و نظم و نسق کا دامن تھامے رہنا چاہیے۔ نہ چاہیے کہ اپنی فکر کو منظم و مرتب رکھے، اور فکری انتشار سے دور رہے۔ جب مطالعہ کرے تو اپنے مطالعہ کو کسی ایک مسئلے اور نکتے پر مرکوز رکھے۔ ایک سے زائد مسائل یا نکات پر بیک وقت غور و فکر نہ کرے، کیونکہ اس طرح سے تمام مسائل کے ضیاع کا خدشہ پیدا ہو جاتا ہے۔ اگر وہ اپنے مطالعہ کو کسی ایک مسئلہ یا موضوع پر مرکوز رکھے گا تو مطلوب نتائج بہترین طریقے سے حاصل کر لے گا۔ اسی طرح جب اپنی معلومات کو ترتیب دینا چاہے اور ابواب و فصول کے مطابق ان معلومات کو تحریر کرنا چاہے تو اس مرحلے پر بھی بڑی احتیاط، تنظیم اور ترتیب کے ساتھ چلے۔ مختلف ابواب و فصول کو بیک وقت تحریر کرنا شروع نہ کر دے، بلکہ ایک ایک فصل کی معلومات مرتب کرے، اور جب تک ایک فصل تحریر کرنے سے مکمل طور پر فارغ نہ ہو جائے دوسری فصل کو ہاتھ نہ لگائے۔ نیز مرحلہ وار اور ترتیب وار خاکہ تحقیق کے مطابق مقالے کو آخری شکل دے۔

یقینی طور پر ایک دین اور روشن دماغ محقق کی مختلف افکار و افہام مروجہ کر سکتا ہے اور ان کے درمیان موازنہ کی ہیئت رکھتا ہے، اور اپنی اسی صلاحیت کی بنا پر درست نتائج حاصل کر سکتا ہے۔

7- غیر جانبداری اور انصاف پسندی:

محقق کے لئے ضروری ہے کہ اپنی ذاتی تر، ذاتی رجحانات و میلانات اور شخصی نظریات و ترجیحات کو ہائے طاق رکھ کر تحقیق کے میدان میں قدم رکھے، اور غیر جانبدار ہو کر اپنے موضوع کے درمیان سوچے۔ ہاں اگر کوئی بات اس کے عقیدے سے منسلک ہے تو وہ ہوتا ہے وہاں کرنے کا حق حاصل ہے۔ لہذا محقق کو توغویں زمانے وقت اور نتائج کا تے وقت عقیدے کی منسلکات سے دستبردار نہیں ہونا چاہیے، ورنہ کوئی جذباتی بات نہیں بدلتی و منطقی فیصلہ ہے، ورنہ اس کی وجہ یہ ہے کہ علمی تحقیق کی بنیاد ذاتی خواہشات پر نہیں ہوتی بلکہ عقل و دلیل پر، و اگر کسی سے اور اسلامی عقیدہ و قطعیت و روش کے اس درجے پر ہے کہ اس کی رائے و نظریات علم منطقی اور عقل سلیم سے متصادم نہیں ہو سکتے۔ البتہ دوسرے مذاہب کے عقائد محض حساسات، جذبات و عقلی تسیم کی بجائے قلبی تسلیم پر موقوف ہوتے ہیں۔

غیر جانبداری کا تقاضا یہ بھی ہے کہ محقق دوسروں کی آراء پر حکم لگانے میں بھی انصاف سے کام لے اور دوسروں کے ساتھ اسی طرح انصاف کرے کہ جس طرح وہ اپنی ذات کے ساتھ انصاف چاہتا ہے۔ یہ ضروری نہیں ہوتا کہ دوسروں کی آراء کو بغیر سمجھ جائے یا ان کے مخالف نظریات کی تشبیہ کی جائے۔ اگر کبھی یہ کرنا ضروری بھی ہو تو بڑے احترام و نرمی، عدل و انصاف اور حسن امداد کو پیش نظر رکھنا چاہیے۔

8- غیر مدلل آراء سے اجتناب:

محقق کے لئے ضروری ہے کہ وہ غیر مدلل آراء سے اجتناب کرے، اور ان پر علمی شک کرے، وہ کسی فکر و رائے کے قائلین کی کثرت یا ان کی شہرت سے دھوکہ نہ کھا جائے۔ کیونکہ حق وقت کی کثرت سے آزاد ہوتا ہے اور کسی چیز کی شہرت اسے غلطی سے معصوم نہیں بنا سکتی۔ لہذا محقق کے لئے ضروری ہے کہ جو بھی پڑھے اس میں خوب غور و خوض کرے۔ مختلف آراء کا موازنہ کرے اور انہیں دلائل

میں سے اپنی رائے پر مبنی کرے۔ اور ان کے ساتھ ساتھ اپنے محقق تسلیم نہ کرے بلکہ ان پر بحث کرے۔

واجب رہا کہ یہ قطعی شرعی نصوص اس قاعدے سے مستثنیٰ ہیں، جن کی صحت ثابت ہو چکی ہو۔ اور ان قطعیت و حتمیت میں کوئی شک و شبہ باقی نہیں رہا۔ پس کسی مسلمان کے سے جائز نہیں کہ وہ اس علمی شک کے حصول کو منسلک کرے، بلکہ محقق کے لئے ضروری ہے کہ وہ صرف شرعی مسائل کی صحت و ثبوت کا فیصلہ کرے، جس جب وہ ثابت ہو جائے تو پھر ذرا دیر اور شک یا بحث و تردید کی وجہ سے محقق نہیں بدلتا۔ انہیں فوری طور پر تسلیم کرنا اور ان پر ایمان لانا لازم ہے۔

9- اخلاقی اصولوں کی پابندی:

اس سے مراد یہ ہے کہ محقق اپنی تحقیق کے ذریعے انسانیت کی خدمت و انسانیت کی مدد کرے، اور اس کے لئے ہر ممکن کوشش کرے۔ اس کی تحقیق کی وجہ سے معاشرہ، بشریت، انسان و فرقہ واریت کا شکار نہ ہو جائے۔ اور نہ ہی محقق کو اپنے تجربات و سائنسی تحقیقات کو تخریب کاری، خون ریزی، اور نسل انسانی کی ہلاکت اور نقصان کے لئے استعمال کرنا چاہیے۔ جیسا کہ آج کی تہذیب یافتہ و ترقی یافتہ دنیا کے دانشمند کر رہے ہیں۔

10- علم میں رسوخ:

قرآن کریم نے علم اور علماء کی تعریف و توصیف کی ہے اور جہالت اور جہلاء کو قابل مذمت قرار دیا ہے۔ محقق کو علم میں رسوخ حاصل کرنے کے لئے وسیع مطالعہ و گہرا علم حاصل کرنا چاہیے۔ نیز علم میں رسوخ ایک ایسی خصوصیت ہے جو محقق میں توابع پیدا کرتی ہے، ورنہ علمی اور نامعلوم چیزوں کی حدود پر سرکرتا جاتا ہے۔ بہترین محقق وہ ہے جو کسی چیز کا مکمل ادراک نہ ہونے کی صورت میں بلا تھک کہہ دے

”لا ادرہ“ میں نہیں چلتا۔ (۱۳)

(ب) نگران تحقیق:

تھیسز کے مقالہ (Thesis) کے سے نمٹن تحقیق (Supervision) کا مظہر پرانی
مضمون کے استاد کو منتخب کیا جاتا ہے جس میں صاحب علم تحقیق کرتا پاتا ہے۔ چند محرفوں اور پی
تجذیب کے مقالے کے لئے نگراں کی ضرورتی ہے۔ اس میں کوئی خاص قاعدہ، قانون متعین
نہیں۔ بعض جامعہ میں یہ اختیار صاحب علم و ادب کے ہاتھ میں ہے کہ وہ جسے چاہے اپنے مقالے کا نگراں بنا
لے۔ بعد ازاں اس کی ضروری منظوری کے سے ورڈ آفس شٹڈ میں معامہ پیش کیا جاتا ہے۔ چند جامعہ
جامعہ میں نگراں کی ضروری کام معامہ صدر جامعہ سے یہ طریقہ میں۔ ہم اس جو صحیح صورت ہو یہ ضروری
ہے کہ نمٹن تحقیق اس فن کا ماہر ہو اور تحقیق کے میدان میں اس قدر رغبت رکھتا ہو کہ اسے چاہتا
اور محقق کے موضوع تحقیق پر اس کی دسترس ہو۔

طاب علم اور نگران تحقیق کے درمیان یہ اور یہ خلوص رہنمائی کا رشتہ ہونا چاہیے محقق
طاب علم اپنے نگران کا دل و جان سے احترام کرے اور نگران سزا پورے خلوص سے اسے رہنمائی دے
کرے۔ نگران سزا کی ایک ذمہ داری یہ ہے کہ وہ طاب علم و سزا کی تحقیق کے مصداق و مراجع کے
درجے میں رہنمائی کرے۔ نیز سزا چاہیے کہ ہمیشہ محقق طاب علم کی حوصلہ فرنی کرے۔ اس کا تحقیقی
کام خواہ لٹری یا قلم کیوں نہ ہو کبھی اس کی حوصلہ شکنی نہ کرے۔ اپنی ذاتی آراء کو محقق پر مسلط کرنے
سے اجتناب کرے۔ کیونکہ محقق طاب علم ہی اول و آخر اپنے مقالہ کے درجے میں ذمہ دار ہوتا ہے۔
لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ نگران سزا قسم کی ذمہ داری سے آزاد و بری اندازہ ہے، کیونکہ جب اس نے
طاب علم کی تحقیق پر نگرانی کر کے کی ذمہ داری قبول کی ہے تو گویا ضمنی طور پر وہ اس کی صداقت کا
مستتر بھی کر رہا ہے اور جب اس نے مقالہ کے موضوع کو قبول کیا اور اس کی منظوری دی تو گویا اس
نے یہ بات تسلیم کر لی کہ یہ موضوع قابل تحقیق ہے۔

اور جب اس نے مقالہ کو کیسور کرک اور جانچ کرکھ اور زبانی امتحان (Evaluation & Viva voce) کے لئے پیش کرنے کی منظوری دے دی تو گویا اس نے اس تحقیق کو ایک قابل قدر کارنامے کے طور پر قبول کر لیا ہے۔ اگر ایک کامیاب تحقیق نگران کا مقام بلند کرتی ہے اور اس کے لئے

[illegible]

یہ نگرانی جو آپ صاحب علم کے ساتھ خیر نمونہ کا جذبہ رہتا ہوا ہے چاہئے کہ محقق
و صاحب علم کی طرف خصوصی توجہ رکھے، اس کے ساتھ اعتدال کا تاواکرے۔ یہ یاد بخشتی کرے نہ
ہی۔ اس کے ساتھ لئے جاتے، مقررہ اوقات کا خیال رکھے، اور مناسب رہنمائی کے لئے
دانی وقت۔۔۔ یقیناً استاد اپنے طالب علم کا اعتماد حاصل کر بیٹا ہے اور طالب علم بھی اپنے
معلم سے مطمئن رہتا ہے اور اس کی نگرانی میں بہتر سے بہتر تحقیق پیش کرتا ہے۔

محقق طالب علم کے فاضل میں شامل ہے۔ وہ اپنے فکر و استدلال اور اس کی
حکمت و عقلیت پر فخر کرتا ہے۔ اس کی عقل و فہم اس کی تعلیم پر
مستند ہے۔ اس کا علم اس کی عقل و فہم پر مستند ہے۔ اس کی عقل و فہم
اس کی تعلیم پر مستند ہے۔ اس کا علم اس کی عقل و فہم پر مستند ہے۔

نذاً متحقق کو چاہیے کہ اس کی بددلتوں اور اس کی تعقیدی تر کو خندہ پیہنی سے قبول کرے، اگر کسی متحقق کو اپنے مکرر کی بعض تر سے خندہ ہو تو اس کی بجائے اپنے نکلنا نظر کو دلائل کے ساتھ بہتریں انداز میں اور پورے حزم کے ساتھ پھر مکرر کے سامنے ثابت کرنے کی کوشش کرے (۱۳)

محقق صاحب علم اپنے خاکہ تحقیق (Synopsis) اپنے نمبروں کو پیش کرتا ہے۔ یہ خاکہ تحقیق انتہائی اہمیت کا حامل ہوتا ہے۔ جب نمبر ان خاکہ تحقیق کو منظور کر لے اور پھر شعبہ کا بورڈ آف سٹڈیز اور یونیورسٹی کا ایڈوائزری بورڈ بھی اس کی منظوری دے دے تو صاحب علم منظور شدہ خاکہ تحقیق کے مطابق بحث و تحقیق کا کام شروع کر دیتا ہے۔

اس تحقیق کام کے دوران محقق پر لازم ہے کہ وہ اپنے فکروں سے مستقل ربط رکھے، ورنہ بہتر یہ ہے کہ ایک ایک ٹھکانہ کرنے سے بعد فکروں کو پیش کرے، اس سے ضروری ہدایات سے، ورنہ جب

تک وہ پہلی نعل کی تحقیق کے معیار پر چار تہائی مطلوبی نہ آئے، اور دوسری نعل ہام شون
نہ کرے اور اس طرح ایک ایک کر کے تمام نعلوں کو مکمل کرنا چاہا۔ تحقیقی ہام مکمل کرنے اور
مقلے کا مسودہ تیار کرنے کے بعد ضروری ہے کہ کمپیوٹر کیوزنگ اور حدود بندی کے کے ٹکڑوں
جارت حاصل کی جائے۔

کتاب خانے (Libraries)

اہمیت، افادیت اور استعمال کا طریقہ کار

اپنی کسی بھی ہنج، یونیورسٹی، ورکشاپ، کارنامہ یا پروگرام پر کسی بھی قسم کی سرپرستی یا حمایت نہیں کرتی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ اس کی تعلیمی اور تحقیقی سرگرمیوں کو دیکھ کر حیرت و شگفتہ میں رہتی ہے۔

اس موضوع کے متعلق دینی طریقہ یا طریقہ کار کے تحت اس مسئلہ کا نظریہ، اصطلاح و تحقیق کے تحت اس بات کی تحقیق کے متعلق معلومات پیش کر رہے ہیں، اس تحقیق کے متعلق مصادر پر متبوع ہوئے ہیں، اور اس بھی شعبہ کی جدید تحقیقات کو حاصل کرنے کے لئے، جدید خبروں سے واقف ہوئے ہیں۔ اس موضوع کے متعلق باخبر ہونے کے لئے اور اپنی تحقیق پر مواد کی فراہمی و جمع آوری کے لئے مطالبہ علم و بہرہ گیری کی ضرورت ہوتی ہے۔ بعض اوقات ایم اے، ایم فل اور پی ایچ ڈی کے مقدمات دیکھنے کے لئے بھی لاہرہ گیری کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ ان کی ترتیب و اسلوب کو دیکھا اور پرکھا جاسکے۔ اسی طرح آزادانہ مطالعہ اور پرسکون جگہ کے لئے بھی لاہرہ گیری سے بے نیاز نہیں ہوا جاسکتا۔

طاب علم کے لئے ضروری ہے۔ بہریری کو اپنی روزانہ آمد کی جگہ بنائے۔ اس لئے کہ کتاب سدر کا ایک قطرہ ہے، اور علم و معرفت سے محنت کرنے والے طاب علم، بہریری میں جائے بغیر چین سے نہیں بیٹھ سکتا۔ وہ کتاب پڑھتا ہے، یا عاریتاً پڑھے کہے سنے جاتا ہے، اور غنی علمی تشنگی کو یہ اہل بحث ہے۔ جو طلبہ یہ نہیں کرتے، وہ اپنا بہت ریا و انحصار کرتے ہیں۔ طاب علم کو چاہیے کہ بہریری کے کھلنے اور بند ہونے کے اوقات یاد رکھے، کتابیں حاصل کرنے کی شرط سے واقف ہو اور تقاضات کے انوب سے بھی مطلع رہے، تاکہ اس کے مطالعہ کی ترتیب میں خلل واقع نہ ہو۔ جیسا کہ ہم

لاہوری میں موجود کتب کی اقسام

۱۔ ہریرنی میں موجود مصادر و مراجع اور کتاب و تاریخ میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

1- عمومی دائرة المعارف: (General Encyclopedias)

ایسے انسائیکلو پیڈیا جن میں مختلف علمی موضوعات کی موضوعات سے متعلق معلومات
 کھئی جاتیں "عمومی" (General Encyclopedias) کہلاتے ہیں۔ ان میں
 معاصر کی طرح حروفِ الفبا کی ترتیب پر موضوعات کو مرتب کیا جاتا ہے۔ جیسے
 انسائیکلو پیڈیا برٹانیکا (Encyclopedia Britannica) امریکن انسائیکلو پیڈیا (Americana
 Encyclopedia) علمی انسائیکلو پیڈیا (International Encyclopedia) اور اردو دائرہ
 المعارف اسلام آباد مطبوعہ پنجاب یونیورسٹی لاہور وغیرہ۔

-2- **مختص دائرة المعارف: (Specialized Encyclopedia)**

ایسے دائرۃ المعارف جن میں مختلف شعبہ ہائے زندگی میں سے کسی ایک پر تفصیلی معلومات فراہم کی جا رہی ہیں، "مخصوص دائرۃ المعارف" (Specialized Encyclopedias) کہلاتے ہیں، جیسے انگلش زبان و ادب کا انسائیکلو پیڈیا (Encyclopedia of English Literature)، تعلیم کا انسائیکلو پیڈیا (Encyclopedia of Education)، معاشقہ کا انسائیکلو پیڈیا (Encyclopedia of Social Sciences)، تاریخ کا انسائیکلو پیڈیا (Encyclopedia of History)، اور دین و اخلاق کا انسائیکلو پیڈیا (Encyclopedia of Religion and Ethics) عربی زبان میں بھی بہت سے مخصوص انسائیکلو پیڈیا "موسوعة" اور "دائرة المعارف" کے نام سے تیار کئے گئے ہیں۔

3- عمومی معجم (General Dictionaries)

مکلفات و قوائیم جس میں کسی ایک موضوع پر گفتگو نہ کیا جائے انہیں عمومی معالجہ کہتے ہیں۔

۱۔ مخصوص معاجم: (Specialized Dictionaries)

یہ لغت جس میں کسی مخصوص موضوع پر معلومات فراہم کی جائیں، انہیں مخصوص ماہر جم
(Specialized Dictionary) کہا جاتا ہے جیسے عدوی اصطلاحات کی ڈکشنری اصطلاحات
سیاست کی، شہنی اصطلاحات کیپورٹ کی ڈکشنری، طبی اصطلاحات کی ڈکشنری، سماجی اصطلاحات
کی ڈکشنری اور تعلیمی ڈکشنری وغیرہ۔ علوم و فنون کی تمام شاخوں میں ایک یا دو زبانوں پر مشتمل مخصوص
ماہر موجود ہیں۔ یہ ماہر کسی فن سے متعلق کسی خاص اصطلاح کو سمجھنے میں مدد دیتی ہیں جبکہ عام لغوی
ماہر میں یہ اصطلاحات اتنی آسانی سے دستیاب نہیں ہوتیں۔

۵۔ سالانہ کارکردگی پر مبنی کتب: (Year Books)

بہت سے حکومتی و غیر حکومتی ادارے مریضوں کے انتظام پر سب سے زیادہ شائع کرتے ہیں، جو بہت سے اہل دوا و دوا فروش، نہ کارکردگی پر مشتمل ہوتے ہیں۔ ان کتابوں کے ذریعے بہت سی جدید معلومات اور مستند اطلاعات حاصل کی جاسکتی ہیں۔

6۔ سوانح عمریاں: (Biographies)

سوانح عمریاں کسی بھی میدان میں کارہائے نمایاں سرانجام دینے والی مایہ ناز شخصیات کے متعلق معلومات فراہم کرتی ہیں۔ یہ شخصیات مختلف زمانوں میں مختلف علاقوں میں زندگی گزارتی ہیں، لیکن ان سوانح عمریوں کے ذریعے ان کے حالات تک رسائی حاصل کی جاسکتی ہے۔

7۔ حوالہ جاتی کتابیں: (Bibliographies)

ماہر میری میں ایسی کہتا ہیں بھی پائی جاتی ہیں جن کا مقصد کسی معین موضوع پر نکاحی گئی سکتا ہوں اور مصادر سے متعلق مکمل معلومات فراہم کرنا ہوتا ہے۔ یہ کہتا ہیں مختلف زبانوں میں نکاحی جاتی ہیں، اور

نہ مدت تک رہے۔ یہ متعلقہ مصدور میں تک رہیں گے۔
8- تحقیقی مجلات (Periodicals)

لاہری میں سائنس اور آرٹس کے مختلف مضامین سے متعلق علمی تحقیق پر مشتمل مجلات بھی پائے جاتے ہیں۔ یہ مجلات مختلف یا نیورٹریور تحقیقی اداروں کی طرف سے ماہانہ یا سہ ماہیہ یا در بعض اوقات سہ ماہی درشن کی بنیادوں پر شائع ہوتے ہیں۔ ان مجلات میں کسی خاص موضوع سے متعلق جدید تحقیقات و تہذیب کی جاتی ہے۔

9- رسائل و اخبارات (News papers and Magazines)

لاہری میں روزانہ پچیس سو سے زیادہ رسالے اور ماہانہ پچیس سے زائد رسالے شائع ہوتے ہیں۔ یہ رسائل سرچشمی کے تحت درجہ معرفت سے متعلق تحقیقات سے مزین و نکات ہوتے ہیں پھر بھی ان کی قیمت سے انہیں سہ ماہیہ یا سہ ماہیہ

10- نایاب کتابیں (Reserved Books)

لاہری میں بعض انہی اداروں اور نایاب کتابیں بھی موجود ہوتی ہیں۔ ان کتابوں کی قیمت کے پیش نظر ان کتابوں کی طرح عاریتاً نہیں دی جاتی بلکہ ان کے لئے الگ مخصوص شرائط ہوتی ہیں۔

11- فہرستیں (Indexes)

فہرستیں کتابوں کا بیان کرتی ہیں جن میں کسی سال کے دوران کسی خاص موضوع پر چھپنے والے مقالات و مضامین کو ایک جگہ کی صورت میں جمع کیا جاتا ہے۔

12- کتابیں (Books)

ہر کتب خانہ بزرگوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ بعض اوقات کسی لاہری میں موجود کتابوں کی تعداد کچھ تک پہنچ جاتی ہے۔ محقق ایک لاہری سے مختلف موضوعات سے متعلق مصدور و مراجع تک رسائی حاصل کر سکتا ہے۔ بعض کتب خانے کسی خاص موضوع سے متعلق کتابوں پر بھی مشتمل ہوتے ہیں، جیسے میڈیکل، لاہری یا انجینئرنگ، لاہری وغیرہ۔

13- مخطوطات (Manuscripts)

لاہریوں میں مطبوعہ اور غیر مطبوعہ کتابوں کے مخطوطات بھی پائے جاتے ہیں۔ یہ

کتابیں تاریخی، ادبی، علمی، فنی اور فاضل قدر رکھتے جاتے ہیں۔ ان کی حقیقت یہی ہے کہ ان میں پائے جانے والی کتابوں کا نمونہ ہیں، اور یہ بات مباحثہ کی آمیزش سے خالی ہے کہ مخطوطات کی حالت و میاں و رو بہ جو تہذیب و تمدن کی اساس ہیں۔

14- تحقیقی مقدمات (Theses & Dissertations)

جنس لاہریوں میں ایم۔ اے، ایڈفل و رلی سچ۔ ڈی کے مقدمات کے لئے بھی موجود ہوتے ہیں۔ ان میں رن شدہ مضامین کے محقق کے لئے بہت مفید ہوتی ہیں۔ نیز ان کو سامنے رکھ کر دواپ کے لئے بھی طے کر سکتا ہے اور دوسرے محققین کا انداز تحقیق جانچنے کے قابل ہو جاتا ہے۔

لاہری سے کتاب لینے کے اصول و ضوابط

(Borrowing Regulations)

ان کتابوں سے کتاب حاصل جنہیں اس لئے قلمبند ہوتا ہے۔ یہ یوں سے قلمبند ہیں کہ انہیں خود طے کرتے ہیں۔ جس کی وجہ سے اس لئے میں اختلاف پیدا جاتا ہے۔ بہت اس سسٹم کے مشترک منہ اور طے ہیں

1- کتاب حاصل کرنے کی شرائط

کتب خانوں میں طالب علم کو کتاب جاری کرنے کے لئے، لاہری کا کارڈ کی شرط لگائی جاتی ہے۔ بعض کتب خانے یا بیوروں کی کارڈ قبول نہیں کرتے بلکہ لاہری کا کارڈ پرصر کرتے ہیں۔

2- کتاب حاصل کرنے کے اوقات

بعض کتب خانوں میں کتاب حاصل کرنے کے اوقات معین ہیں۔ ان اوقات سے پہلے اور بعد میں کتاب جاری نہیں کی جاتی۔

3- لاہری سے حاصل کردہ کتابوں کی تعداد

لاہری سے ایک ہی وقت میں کتابیں حاصل کرنے کے لئے کتابوں کی تعداد مختص کی جاتی ہے۔ اس مقرر کردہ تعداد سے زیادہ کتابیں کوئی طالب علم یا استاد حاصل نہیں کر سکتا ہے۔

4- کتاب واپس کرنے کی مدت

لاہری سے حاصل کردہ کتاب کو ایک خاص عرصہ میں واپس کرنا ضروری ہوتا ہے۔ یہ

[illegible]

یہ سب باتیں جانتے ہو کہ یہ سب باتیں ہیں

مراجع کا سیشن: (Section of Reference Books)

6۔ محتاط انداز میں دی جانے والی کتابیں:

مجلات کے لئے مخصوص حصہ:
 علمی اور تحقیقی مجلات کے لئے بھی مخصوص جگہ مقرر کی جاتی ہے۔

! یہ یوں میں اخبارات سے یہ ایک عجیبہ نمونہ کی ہوتی ہے جہاں وہ نہ صرف
کا مطالعہ ہر شخص کر سکتا ہے۔

5۔ نایاب کتابوں کا شعبہ:

اسیری میں ستابوں کے منہ کے لیے ایک جگہ مقرر کی جاتی ہے تاکہ منہ نہ کرنے والے اور تحقیق میں معروف لوگ کھل توجہ کے ساتھ اپنا کام کر سکیں۔

8۔ کتاب جاری کرنے والا شعبہ:

لائبریری میں ایک شعبہ کتابوں کے اجراء اور واپسی کا انتظام کرنے کے لئے بنایا جاتا ہے۔

کتاب ضائع ہونے کی صورت میں کتاب کا تاوان بھرنا ضروری ہوتا ہے، ورنہ تاوان کتاب کی اہمیت کے اعتبار سے اوپر نیچے ہوتا رہتا ہے۔

لاہوری میں حاصل شدہ سہولیات

(Library Facilities)

لاہور یونیورسٹی میں طلبہ علم کے لیے بہت سی ہولیت کا خیال رکھا جاتا ہے۔ جن میں کتاب و

رینا دینا نایاب کمائیں فراہم رہتا، وہاں سے استفادہ کا حکم جانشیل میں۔ اسے یہ نیت کہتے ہیں

یہ شعبہ کتاب - ایران میں کائنات میں ہندو مت کے حاملین کے لئے ہے۔
 3۔ کتاب نگار اور اس کی مقررہ حصہ وائس رکھا جاتا ہے۔

9۔ فونو کاپی کی سہولت:

بعض بھریوں میں فونو کاپی کی سہولت انتہائی درجہ پر فرہنگ کی جاتی ہے۔ یہاں
 ایک صفحے سے لے کر پوری کتاب کی فونو کاپی کی منجائش ہوتی ہے۔

10۔ کتابیں رکھنے کی الماریاں

بھریوں کی الماریوں میں عربی کتابیں، امیں سے، میں اور کتبستان میں ہوتی ہیں۔
 امیں کتاب کے نمبر اور درجہ بندی سے ظہور سے رکھی جاتی ہیں۔ بعض الماریوں میں طلبہ و ان
 کتابوں تک رسائی کی اجازت ہوتی ہے اور بعض بھریوں میں کی اجازت نہیں ہوتی۔

11۔ لائبریری کے شعبہ جات:

بھریوں میں ایک وقت نئی شعبہ کا مکرر ہے ہوتے ہیں۔ مشترکات میں حصے کا
 شعبہ، کتابوں کے تبادلے کا شعبہ کتاب جاری کرنے کا شعبہ، محصولات کا شعبہ، فونو کاپی اور
 مائیکرو فلمز کا شعبہ، ہندو کا شعبہ اور اصناف ہندی (Classification) کا شعبہ وغیرہ۔

12۔ مخصوص کیمپز (Cabins) کی سہولت:

بعض بڑے کتب خانے میں تعلیمی درجات مثلاً ایم۔ اے، ایم۔ فل، پی ایچ۔ ڈی کے طلبہ اور
 یونیورسٹی اساتذہ کو ایک خاص کیمپن بھی مہیا کرتے ہیں، جہاں میںہ کر وہ اپنی تحقیق کا سلسلہ بھی جاری رکھ
 سکیں اور اپنے کاغذات اور کتابوں کو بھی محفوظ کر سکیں۔

کتابوں کی ترتیب اور اصناف ہندی کا نظام

(Classification/Catalogue System)

بھریوں میں کتاب کی اصناف ہندی کے دو طریقے رائج ہیں:

1۔ کانگریس لائبریری (Library of Congress) کی ترتیب

2۔ اعشاری کتاب داری (Dewey Decimal) کی ترتیب

1۔ کتابوں کی ترتیب (Library of Congress):

اس اصناف ہندی و چھانچاں سے دیا گیا کہ امریکی کانگریس لائبریری میں سب سے
 پہلے سول کتابوں کی ترتیب سے ماریوں میں رکھا گیا۔ یہ اصناف ہندی بڑے بڑے کتب خانوں
 میں عمل میں لائی جاتی ہے۔ اس کی درجہ بندی درج ذیل ہے

M	موسیقی	A	عام کتابیں
N	فنون لطیفہ	B	فلسفہ اور دین
P	نعت و ادب	C	تاریخ اور معاون علوم
Q	سائنس	D	غیر ملکی تاریخ
R	مینیٹیکل	E, F	امریکی تاریخ
S	زراعت	G	جغرافیہ اور انسانیات
T	فنی اصطلاحات	H	عمرانیات
U	جنگی علوم	J	علم سیاست
V	بحری علوم	K	قانون
Z	لائبریری کا علم اور مراجع	L	تقسیم و تربیت

مذکورہ اصناف میں سے ہر صنف کو حرف و نمبروں کی مزید فروعات میں تقسیم کیا جاتا ہے،
 تاکہ ہر صنف کے تحت پائے جانے والے مضامین کا احاطہ کیا جاسکے۔

2۔ اعشاری کتاب داری (Dewey Decimal)

اس وقت پوری دنیا میں عشری کتاب داری کا نظام زیادہ رائج ہے۔ اہمیت بہت سی
 اسے میروں میں سے کچھ ترمیم کے ساتھ، کو کیا جاتا ہے۔ اس نظام میں تمام علوم کو اس صنف میں تقسیم
 کیا جاتا ہے، اور پھر ہر صنف کی اس فروغ نکالی جاتی ہیں، اور پھر ہر فروغ کی دس شاخیں ہوتی ہیں، اور
 ہر شاخ کی دس انواع ہوتی ہیں۔ اس نظام کا اجمالی خاکہ کچھ یوں ہے۔

عام مراجع	990	...
فلسفہ	199	100
دین	299	300

۳۰۰	۲۹۹	۲۹۸
۴۰۰	۳۹۹	۳۹۸
۵۰۰	۴۹۹	۴۹۸
۶۰۰	۵۹۹	۵۹۸
۷۰۰	۶۹۹	۶۹۸
۸۰۰	۷۹۹	۷۹۸
۹۰۰	۸۹۹	۸۹۸
۹۰۰	۹۹۹	۹۹۸

سب لائبریری میں کتاب کیسے تلاش کر سکتے ہیں؟

جب آپ کو صرف کتاب کے نام کا علم ہو، تو آپ Title Index (Title Index) کی طرف جائیں اور عنوان کا کارڈ (Title Card) تلاش کریں۔ جب آپ کو صرف مولف کے نام کا علم ہو، تو آپ Author Index (Author Index) کی طرف جائیں اور مولف کا کارڈ (Author Card) تلاش کریں۔ اور جب آپ کو صرف موضوع کا علم ہو، تو آپ Subject Index (Subject Index) کی طرف جائیں اور موضوع کا کارڈ (Subject Card) تلاش کیجیے۔

لائبریریوں میں تیار کی تیاری میں مختلف اسباب اختیار ہوتے ہیں۔ بعض لائبریریوں میں سفینے کے لئے ایک خاص فہرست بنائی جاتی ہے جسے 'فہرست' کہا جاتا ہے۔ ان طرح عنوانات کے لئے خاص فہرست بنائی جاتی ہے جسے 'فہرست موضوع' کہا جاتا ہے۔ فہرست کی ویب میں بھی لائبریریوں کا ایک ایک انداز ہوتا ہے۔ اس سلسلے میں عام طور پر درج ذیل تین طریقے رائج ہیں:

1- رجسٹر کی فہرست:

اس طریقہ کار میں لائبریری کی تمام کتابوں کے نام ایک رجسٹر میں جمع کئے جاتے ہیں اور پھر اس کے ذریعے سے کتاب کو تلاش کیا جاتا ہے۔ یہ طریقہ قدرتی اب تقریباً متروک ہو چکا ہے۔

2- کارڈز سے تیار کردہ فہرست:

اس طریقہ میں کتابوں کی فہرست تیار کرنے کے لئے کارڈز استعمال کئے جاتے ہیں۔ ہر کتاب کے لئے ایک کارڈ لکھ دیا جاتا ہے۔ اور ان کارڈز کو مولف کے نام یا کتاب کے نام یا

میں مل کر رائج ہے۔ یہ طریقہ اندراج اب بھی تک کئی

کمپیوٹر انڈیکس فہرست

یہ طریقہ فہرست سب سے زیادہ جدید اور زیادہ رائج ہے۔ اس میں لائبریری کا تمام ریکارڈ

بعض لائبریریوں میں مولف، عنوانات اور موضوع کے کارڈز کو حروف تہجی کی ترتیب سے

آپ لائبریری سے کتاب کیسے حاصل کر سکتے ہیں؟

جب آپ کو کتاب کے نام کا علم ہو، تو آپ Title Index (Title Index) کی طرف جائیں اور عنوان کا کارڈ (Title Card) تلاش کریں۔ جب آپ کو صرف مولف کے نام کا علم ہو، تو آپ Author Index (Author Index) کی طرف جائیں اور مولف کا کارڈ (Author Card) تلاش کریں۔ اور جب آپ کو صرف موضوع کا علم ہو، تو آپ Subject Index (Subject Index) کی طرف جائیں اور موضوع کا کارڈ (Subject Card) تلاش کیجیے۔

لائبریری سے کتاب حاصل کرنے کے دو طریقے ہوتے ہیں:

- 1- استعارہ خارجہ: کتاب کو لائبریری سے باہر لے جانے کے لئے حاصل کرنا۔
- 2- استعارہ داخلی: کتاب کو حاصل کر کے لائبریری کے اندر ہی اس کا مطالعہ کیا جائے۔

جس لائبریریوں میں محقق کو مکمل آزادی حاصل ہوتی ہے۔ وہ اپنی مرضی سے کتابوں کی

کتاب کے اجزاء (Parts of Book)

کتاب مختلف مراحل سے گزر کر وجود پاتی ہے، اور اس کی تیاری میں مولف، ناشر اور مطبع

1- خارجی نسل (External Title)

نائل پر ہمیشہ کتاب اور مصنف کا نام لکھا جاتا ہے اور عام طور پر ناشر کا نام اور محل طبع بھی یہاں درج ہوتا ہے۔

2- داخلی نائل: (Internal Title)

داخلی نائل پر کتاب کے مصنف کا شرعی نام، محل طبع اور یہ نسل لکھی جاتی ہے۔ عام طور پر نئے پبلشرین کو پرانے پبلشرین سے مشہور و معروف و مکمل موافق سے مشہور و معروف ناشر سے ورچلر پر طبع و قدیم طبع سے بہتر شمار کیا جاتا ہے۔ یہ تمام چیزیں کتاب کے انتخاب اور ترجیح میں آپ کی مدد کرتی ہیں۔

3- حق طبع: (Copy Right)

داخلی نائل کی پچھلی طرف حق طبع، نام طبع، ورچلر، تعداد، کتاب کی قیمت کا ذکر ہوتا ہے۔ حق طبع ایک قومی و بین الاقوامی قانون ہے جس کے مطابق کسی شخص کے پاس کتاب کو چھپانا، اور اس کی کاپی کرنا، اس کا ترجمہ کرنا، یا اسے کسی بھی طریقے سے قابل استعمال بنانا، صاحب حق کی تحریری اجازت کے بغیر درست نہیں ہوتا۔ صاحب حق کبھی ناشر ہوتا ہے اور کبھی نہیں۔

4- تقدیم/پیش لفظ: (Preface)

موصف کتاب کے شروع میں ایک تقدیم لکھتا ہے جس میں وہ مقصد تالیف واضح کرتا ہے، ورچلر بتاتا ہے کہ اس کتاب میں اس کے مخاطب عام طلبہ میں اہل علم و دانش ہیں یا عام سنا۔ کتاب کا مقدمہ پڑھ بیٹے سے اس کتاب کے معیار اور مقصد کو سمجھنا آسان ہو جاتا ہے۔

5- فہرست مضامین: (Contents)

تقدیم کے بعد کتاب میں ذکر کردہ مضامین کی فہرست ہوتی ہے۔ آج کل بعض عربی کتابوں کی فہرست آخر میں دی جاتی ہے، لیکن فہرست کو شروع میں ذکر کرنا زیادہ بہتر ہے۔ اس لیے کہ فہرست کے ذریعے قاری کتاب کے مضامین سے آگاہی حاصل کرتا ہے۔ فہرست کے اندر کتاب میں آنے والے تمام باب و فصول کے عنوانات ذکر کئے جاتے ہیں، اور بعض اوقات کتاب میں آنے والی تمام سرخیوں فہرست کا حصہ بنتی ہیں۔ نیز فہرستیں عام طور پر مضامین کے صفحہ نمبر پر بھی مشتمل ہوتی ہیں۔ بعض کتابوں میں فہرست کو مقدمہ سے پہلے رکھا جاتا ہے۔

توضیحات (Observations)

فہرست مضامین کے بعد ایک فہرست ہوتی ہے جس کے اندر کتاب میں مذکور رموز و علامات، تصاویر، جدول، تقریبات، خاکے، تعلیقات، ضمیمہ جات، اور نقشے وغیرہ ملکیات میں ذکر کئے جاتے ہیں۔

مقدمہ: (Introduction)

عام طور پر مقدمہ اور تقدیم (Prelace) کو ایک ہی چیز قرار دیا جاتا ہے، لیکن مقدمہ اور تقدیم دو الگ الگ چیزیں ہیں۔ مقدمہ کتاب کی ابتدا کا کام کرتا ہے۔ اس جگہ سے یہ کتاب کا ہیڈ لائن، موضوع، مقاصد، ریاضیاتی طریق، ہیئت رکھتا ہے۔ مقدمہ مقدمہ کا مظهر پر کتاب کے موضوعات سے مراد یہ ہے کہ کبھی خیالات کی ترجمانی کرتا ہے، تمام کتابیں مقدمہ پر مشتمل نہیں ہوتیں اس لیے بعض کتابوں میں مقدمہ کو دو یا دو سے زیادہ جگہ پر لکھا جاتا ہے۔ مقدمہ باب اس سے پہلے لکھا جاتا ہے تاکہ کتاب کی حدود اس کے طریقہ استعمال اور اس کے اسلوب پر اس کا مکمل پیرائہ پیش کی جاسکے۔

8- کتاب کا متن: (Text)

کتاب کے اصل مضامین باب اول یا فصل اول سے شروع ہوتے ہیں، اور آخری باب یا آخری فصل تک چلتے ہیں۔ مختلف کتابوں میں فہرست، بابی، نظریہ کے مختلف اسلوب اختیار کئے جاتے ہیں، لیکن موجودہ دور میں زیادہ تر کتابیں باب در باب یا فصل در فصل لکھی جاتی ہیں۔ پھر یہ فصول مختلف بغلی عنوانات میں تقسیم ہوتی ہیں۔ بعض اوقات یہ بغلی عنوانات مزید ذیلی شاخوں میں تقسیم کئے جاتے ہیں اور اس کی شہادت کے لیے نمبر اس کا استعمال ہوتا ہے۔ طالب علم کے لیے ضروری ہے کہ وہ تمام ذیلی عنوانات کو پورا دیکھے اور ان کا دائمی تحقق و حیان سے سمجھنے کی کوشش کرے۔

9- ملحقات و ضمیمہ جات: (Appendixes)

بعض اوقات کتاب کے متن کے بعد ملحق و ضمیمہ جات کا اضافہ کیا جاتا ہے مثلاً دست ویزات، تصاویر، خاکے، تقریبات، جداول، اور نقشے وغیرہ ملحقات میں ذکر کئے جاتے ہیں۔ مضمون کتاب کا مطالعہ کرنے سے پہلے ان ملحقات کو دیکھ لینا چاہیے۔ اس سے مضامین کو سمجھنا آسان ہو جاتا ہے۔

- 4-<http://deen.com.pk/?tag=allah-per>
- 5-<http://ghulamnabi786.blogspot.com/p/books.html>
- 6-<http://hasnain.wordpress.com/2010/01/23/download-shia-books>
- 7-<http://islamicbookshlibrary.wordpress.com/tag/ahle-hadith/>
- 8-<http://jamiabinoria.net/ebooks/index.html>
- 9-<http://jamiamanzoor.com/index-urdu.htm>
- 10-<http://library.lums.edu.pk/>
- 11-<http://pu.edu.pk/home/books/>
- 12-<http://shialibrary.blogspot.com/>
- 13-http://store.dar-us-salam.com/main.mvc?Screen=CTGY&Category_Code=Lrd
- 14-<http://www.ahadees.com/faizan-e-sunnat.html>
- 15-<http://www.ahlehadith.org/urdu/index.php>
- 16-<http://www.ahlehadith.org/urdu/urdu/Books/index.htm>
- 17-<http://www.ahlesunnat.net/>
- 18-<http://www.alahazrat.net/>
- 19-<http://www.anwaar-e-madina.com/>
- 20-http://www.binoria.org/index_ebooks.html
- 21-<http://www.darululoom-deoband.com/english/index.htm>
- 22-<http://www.deoband.org/>
- 23-http://www.emarkaz.com/shop/store/emarkazBooks.php?cat_id=364
- 24-<http://www.farooqia.com/darul-ifta>
- 25-<http://www.hec.gov.pk/InsideHEC/Divisions/RND/HLIB/Pages/HECLIBMAIN.aspx>

10- فہرست مصدور و مراجع (Bibliography)

ضمیمہ جات کے بعد فہرست مصدور و مراجع کی جاتی ہے۔ اس فہرست میں کتابوں کا ذکر ہوتا ہے جن کا حوالہ اس کتاب میں کیا گیا ہو۔ اس سے استفادہ کرنے والے حضرات کو اس فہرست کے بعد مراجع کو ذکر کر دیا جاتا ہے۔ محقق کے لیے کتاب کا مطالعہ کرنے سے پہلے مراجع کی فہرست لینا بہت مفید ہے۔ اس کی وجہ سے کتاب کا معیار اور مرتبہ معلوم ہو جاتا ہے۔ نیز یہ فہرست اعلیٰ اور ادنیٰ ہونے کا معیار مراجع کی عمر کی تعداد اور انواع پر منحصر ہوتا ہے۔

11- اشاریہ جات / فہارس (Indexes)

فہرست مصدور و مراجع کے بعد کتاب کا اشاریہ لکھا جاتا ہے۔ اس میں کتاب کے مختلف اصطلحات، عام اور خاص آیات اور احادیث ایسے دیے جاتے ہیں جن سے استفادہ کرنے والے کو جلد ملے۔ مثلاً اصطلاحات کے اشاریہ میں حروف تہجی کی ترتیب کے مطابق یہ بتایا جاتا ہے کہ کون کون سے اصطلاح اس کتاب میں کس مقام پر استعمال ہوئی ہیں۔

اشاریہ میں اشاریہ میں یہ بتایا جاتا ہے کہ اس کتاب میں کس شخصیت کا ذکر کیا گیا ہے اور اس شخصیت پر کیا ہے۔ اسی طرح مآکن و دفعہ فیہ مقامات کے اشاریہ میں یہ بتایا جاتا ہے کہ اس شخصیت کا ذکر کس صفحہ نمبر پر کیا ہے۔ موضوعات کے اشاریہ میں کتاب میں لکھے گئے موضوعات اور موضوعات کی تفصیلی فہرست کے اعتبار سے لکھی جاتی ہے۔ جس اوقات تمام اشاریہ جات و ایک اشاریہ میں ضم کر کے ایک ہی فہرست تیار کی جاتی ہے۔ اشاریہ و مراجع سے استفادہ کیا جائے تو یہ بہت قابل قدر چیز ہے۔ اس کی بدولت محقق پوری کتاب پڑھے بغیر اپنے مطالبہ حاصل کر سکتا ہے۔ اس کے ذریعے بہت سی قیمتی وقت بچا جاسکتا ہے (۱۴)

علوم اسلامیہ و عربیہ کی آن لائن اہم لائبریریز کا تعارف

Online Libraries of Arabic & Islamic Sciences

- 1-<http://ahlehadith.wordpress.com/downloads/urdu-books/>
- 2-<http://books.ahlesunnat.net/>
- 3-<http://darulifta-deoband.org/showuserview.do?function=indexView>

موضوعات سے اپنی طبیعت اور حالات کے مطابق ایک موضوع کا انتخاب کرے گا جو بعد میں سہل اور قابل بحث ہوگا۔

موضوع کے انتخاب کے لئے عام طور پر دو طریقے رائج ہیں

1۔ محقق کی طرف سے موضوع کا انتخاب۔
انتخاب موضوع کا یہ طریقہ زیادہ سہل اور زیادہ بہتر اور قابل قدر ہے۔ کیونکہ محقق ہی صاحب تحقیق ہوتا ہے اور اپنی ساری تحقیق کی ذمہ داری قبول کرتا ہے۔ ایسی تحقیق کا اہم اور مددگار نتائج اور وہی اپنے موضوع پر مہارت اور شخص (Authenticity) حاصل کرتا ہے۔ یہ موضوع کا انتخاب محقق کی طرف سے ہی کی مرضی، مہارت، صلاح اور سلیقہ، صلاحیتوں اور امکانات کے مطابق ہو چاہیے۔ محقق کے لئے مناسب یہ ہے کہ وہ خود سنی میں تلاش ورک کے دوران میں اپنے موضوع کے بارے میں سوچ بچار کرے اور اساتذہ کے مشورے سے انتخاب کرے۔

2۔ مگران استاد کی طرف سے انتخاب موضوع:

عام طور پر مگران استاد کی طرف سے موضوع کا انتخاب کی ضرورت اس وقت پیش آتی ہے جب طلب علم کو درس ورک کے دوران موضوع کا فیصلہ نہ کر سکے۔ بعض اوقات یہ طریقہ بہتر بھی ثابت ہوتا ہے کیونکہ مگران استاد کے پاس کئی قسم موضوعات ہوتے ہیں جو تحقیق کے لئے زیادہ بہتر اور مناسب ہوتے ہیں۔ اس صورت میں محقق کا صرف تئانی کا سروہ جاتا ہے کہ وہ اپنے مگران استاد کے ساتھ تجویز کردہ موضوع کے بارے میں تبادلہ خیال اور گفت و شنید کرتا رہے۔ نیز اپنے استاد سے اپنے موضوع کے تمام پہلوؤں سے متعلق سوال و جواب کا سلسلہ جاری رکھے۔ یہاں تک کہ اس موضوع کے متعلق اس کے تمام تصورات (Concepts) واضح ہو جائیں۔

انتخاب موضوع کے ذرائع و وسائل

موضوع کا انتخاب یقین کرنے کے سے مختلف وسائل، ذرائع اور طریقے استعمال کیے جاسکتے ہیں ان میں سے کچھ مندرجہ ذیل ہیں:

1۔ ذاتی مصورات و تجربہ:

آپ کے ذہن میں موجود معلومات، افکار اور آپ کا ذاتی تجربہ موضوع کے انتخاب میں

1۔ اس میں آپ کے ذہن میں ہر وقت نکلتے والا کوئی سوال ہے جس کا بھی تک جواب نہیں دیا جاتا۔
2۔ وہی یہ مسئلہ ہے جس میں اہل علم و دانش کا اختلاف ہو؟ کیا کوئی ایسی اہم بات ہے جس سے اس مسئلہ کا توقف ہو؟ یا کوئی یہ مسئلہ ہے جو ہر وقت آپ کی توجہ مبذول رکھتا ہے لیکن بھی تک نہ دینی حل نہ ہو؟
3۔ اس طرح کے تمام سوالات کا موضوع تحقیق بن سکتے ہیں۔ آپ کا ذاتی تجربہ اور آپ کی ذاتی معلومات موضوع کے انتخاب میں آپ کے لئے انتہائی کارآمد ہو سکتی ہیں۔

2۔ دوسروں سے گفتگو:

1۔ دوسروں کے ساتھ آپ کی گفت شنید نے سے تحقیق طلب تقاضا کے وجہ سے آئے گا اور یہ جتنی ہے۔ نت نئے سوالات اور اس کے جوابات کی تلاش کا عمل اسی وقت شروع ہوتا ہے جب آپ دوسروں کے ساتھ علمی گفتگو میں حصہ لیتے ہیں۔ یہ ممکن ہے کہ وہی یہ سوال نمودار ہو جائے جسے جواب کی ضرورت ہو، یا گفتگو کرنے والے آپ کے ذہن میں کوئی نئی سوچ پیدا کر دے، یا معاشرے کا کوئی یہ مسئلہ سامنے آئے۔ آپ جس کا فیصلہ جائزہ لینے کی ضرورت ہو۔ درحقیقت ہر چیز تحقیق کے قابل ہوتی ہے لیکن اس سے ایک تحقیق بن سکتی ہے۔ اس عمل میں چاہیے۔ کسی عقل جو ہر وقت چیزوں کی حقیقت جاننے کی طالب ہو۔ ایسی عقل جو تحقیق سے لطف اندوز ہو۔ جب آپ دوسروں سے گفتگو کرتے ہیں تو آپ کے سامنے تحقیق کے کئی موضوعات کھلتے ہیں مثلاً جسم کی زبان (Body Language) گفتگو کے مطابق ہاتھوں کی حرکات، چہرے کے تاثرات اور دوران کلام آنکھوں کی حرکات وغیرہ کو سامنے رکھتے ہوئے آپ گفتگو کے دوران دو شخصوں کی جسمانی نکت (Body Language) کا موازنہ کر سکتے ہیں۔ اسی موضوع کو وسیع کرتے ہوئے آپ دو قوموں کی جسمانی لغت کو موضوع تحقیق بنا سکتے ہیں۔ یہ تو یک چھوٹی سی مثال ہے۔ یقیناً آپ دوسرے لوگوں سے گفتگو کے ذریعے اپنے لئے تحقیق کے ہزاروں موضوعات تلاش کر سکتے ہیں۔

3۔ غور و فکر اور سوچ بچار:

جو کچھ آپ سنیں، اس کے بارے میں سوچیں، اور جو کچھ آپ جانتے ہیں، اس کے بارے میں غور و فکر کریں، اپنے ارد گرد موجود کائنات کے بارے میں سوچیں۔ اپنے ارد گرد کے لوگوں کے بارے میں سوچیں۔ نباتات، حیوانات، ورجانات پر غور و فکر کریں۔ انسانی رویوں اور جانوروں کی حرکات و سکنات کے بارے میں سوچیں۔ واقعات کے پس منظر، اسباب اور نتائج کے بارے میں

سوچیں۔ ہر روئے کا کوئی نہ کوئی سبب ہوتا ہے۔

ان سہاب کے بارے میں ٹورنٹو کریکس۔ چرواں میں واقع ہے۔ وہاں اس طرح شہریت
دوسری سے جدا ہوئی ہے۔ ملتے جلتے واقعات میں بھی فرق موجود ہوتا ہے۔ شکایت و روایت سے
درمیان پائے جانے والے فرق (Differences) اور تشابہات (Similarities) کے بارے
میں سوچیں۔

[illegible]

۴۔ ریڈیو اور ٹیلی ویژن کی خبریں

آپ دل میں فی مرتبہ ریڈیو وریٹی ایڈن پر خبریں سنتے ہیں۔ سیاسی، جنگی، اقتصادی، معاشرتی، تعلیمی، ادبی اور سرسراج جہیں آپ کی محنت سے نکلتی رہتی ہیں۔ اس ضروری یہ ہے کہ آپ سب خبروں کو دھیان کا کر سکیں۔ یہ محنت کو تیز کریں۔ کیا ان خبروں کو سن کر آپ کے ذہن میں کوئی سوال پیدا ہوتا ہے؟ کیا آپ کو کسی سوال کے جواب کی تلاش ہے؟ یا آپ کے سامنے مختلف خیالات و امور گردش کر رہے ہیں؟ کیا آپ کا دل نہیں چاہتا کہ آپ ایک حالت کا دوسری حالت سے ساتھ، ایک جنگ کا دوسری جنگ کے ساتھ، ایک سیاست کا دوسرا سیاست والے کے ساتھ، ایک صدی کا دوسری صدی کے ساتھ، ایک واقعہ کا دوسرے واقعے کے ساتھ، ایک شہر کا دوسرا شہر کے ساتھ، ایک ملک کا دوسرا ملک کے ساتھ، ایک براعظم کا دوسرا براعظم کے ساتھ، ایک معاشرے کا دوسرا معاشرے کے ساتھ، ایک فلسفے کا دوسرا فلسفے کے ساتھ تقابل و موازنہ کریں۔

جدا شدہ خبریں آپ کے ذہن اور دماغ میں کی تازہ ہوا ست (Current Issues) جنم لیتی

اور جو غور سے نہیں اس میں غور و فکر کریں، اور جس میں غور و فکر کریں اس موضوع پر تحقیق

ریڈیو اور ٹیلی ویژن کے پروگرام:

یہ وہ دور نہیں ورنہ سے روزانہ بہت سے ایسی جتنی ثقافتی ورثہ ملی پروگرام نشر ہوتے ہیں۔ مگر میں اس موضوع کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی جاتی ہے۔ پروگرام پیش کرنے والے معشرے کے اہم امور و اجزاء کرتے ہیں، اور وہاں موضوعات کی طرف توجہ مبذول کراتے ہیں جن پر فوری اور فوری تحقیق، جستجو کی ضرورت ہوتی ہے۔ ٹیلی ویژن اور ریڈیو کے پروگرام انتہائی اہم اور معاصر موضوعات پر مشتمل ہوتے ہیں۔ ہمیں غور سے سنیے اور اپنی خواہش، حالات اور علمی و ادبی تخصص کے مطابق اپنے لئے موضوعات کا انتخاب کرنے میں رہنمائی حاصل کریں۔

۲۔ اخبارات اور عام مجلات:

ہم ہر روز بہت سے حجرات اور مسائل اور ہفتہ وار محفلات کا مطالعہ کرتے ہیں۔ یہ تمام مشغولات بہت اہم مسائل کو موضوع بناتے ہیں۔ اگر ہم ان میں پائے جانے والے نچر کاغذ، رپورٹوں، خبروں، اداروں اور دیگر مندرجات کو نظر ثانی سے دیکھیں تو ہمارے سامنے حقیق کے بہت سے موضوعات آشکاف ہوں گے۔ بس ضروری دور اہم یہ ہے کہ ہم باریک بینی سے دیکھیں درخواب غور و فکر کریں۔ ہر واقعہ اور ہر منظر (Phenomenon) کے بارے میں تحقیق و جستجو کا امکان موجود ہوتا ہے، اگر کوئی بحث و تحقیق اور غور و فکر کرنے والی عقل موجود ہو۔

انہوں لوگوں نے درخت سے سیب کو گرتا ہوا دیکھا مگر صرف ایک سائنس دان نیوٹن نے اسے گرنے کا سبب دریافت کرنے کی کوشش کی۔ چنانچہ جس نے سوچنا شروع کر دیا، اسباب و علل پر تحقیق شروع کر دی، اور پھر نتیجے کے طور پر کشش ثقل کا مشہور قانون دریافت کر لیا۔ جس آپ بھی جب کچھ پڑھیں یا کچھ سنیں تو ذرا غصہ کر کے بارے میں سول کریں، سوچیں، تحقیق کریں، موزنہ و مقابلہ کریں، تجزیہ و استنباط کریں، در پھر نتائج اخذ کریں۔ تمام خبرات اور مجتہدات و مسائل علمی، سیاسی، معاشرتی، فلسفی، اقتصادی و دینی موضوعات سے بہرہ مند ہوتے ہیں جن پر مزید تحقیق کی ضرورت ہوتی ہے۔

مذہب، دین، اس کا وقت و رسمت ضائع نہ ہو، جس وقت معاشرہ میں اس وقت اور بہتر
فراہمی کے باعث موضوع بدنام پڑتا ہے، اور اس وجہ سے محقق کی محنت اور وقت ضائع ہو
جاتا ہے۔

۶۔ مدت تحقیق کا لحاظ:

موضوع منتخب کرتے وقت اس بات کا خیال بھی ضروری ہے کہ مقام کی تیارگی و جمع ہونے
کی مقررہ مدت کے اندر اس موضوع پر لکھنا اور تحقیق کرنا ممکن ہو یا یہ موضوع صرف کرنا معقول نہیں
ہوگا کہ جس کے بارے میں معلومات جمع کرنے میں ایک سال تک جاب و خیر نہ تکمیل کے لئے وہ
سال بھی درکار ہو جبکہ محقق کو اپنی تحقیق کے لئے صرف ایک سہ ماہی چار ماہ یا عرصہ ملے۔
۷۔ اخراجات:

بعض تحقیقات اپنے موضوع کے اعتبار سے تو کتاب پرکشش اور جواب دہ ہوتی ہیں لیکن ان
کی تکمیل کے لئے اتنا زیادہ سرمایہ درکار ہوتا ہے کہ ہر شخص اس کی طاقت نہیں رکھتا۔ لہذا موضوع کا
انتخاب کرنے سے پہلے اس پر خرچ آنے والی لاگت کو مد نظر رکھنا چاہیے۔
۸۔ معاشرتی مقبولیت:

انتخاب موضوع کے لئے ایک بنیادی شرط یہ ہے کہ سے معاشرتی مقبولیت بھی حاصل
ہو۔ اس لئے کہ بہت سے موضوعات ایسے ہوتے ہیں کہ طالب علم ان پر تحقیق کرنا چاہتا ہے لیکن
معاشرہ اس کی اجازت نہیں دیتا۔ لہذا ایسے موضوعات انتخاب کرنے و ان پر تحقیق کرنے سے طالب
علم کو دریغ کرنا چاہیے کیونکہ جب وہ اپنے معاشرے کو پیش کرے گا تو اسے بہت شدید مصائب کا سامنا
کرنا پڑے گا۔ کسی معاشرے میں ممنوع قرار دی جانے والی یا مقدس سمجھی جانے والی چیزوں کو موضوع
تحقیق بناتے وقت شدت احتیاط کی ضرورت ہے۔

۹۔ مقالے کی طوالت

موضوع کے انتخاب کے لئے یہ شرط ہے کہ جب وہ پیوزنگ اور پرنٹنگ کے بعد کتابی شکل
میں سامنے آئے تو اس کا حجم اور طوالت درجہ علمی کے مطابق معقول ہو۔ کیونکہ ہر درجہ علمی یعنی ایمرے،
ایم فل، پی ایچ ڈی و اسائنمنٹس (Assignments) کے لئے کم از کم اور زیادہ سے زیادہ صفحات
کی حد مقرر ہے۔ موضوع مقالہ نہ تو اس قدر مختصر ہو دوال ہو کہ اس پر صرف چند صفحات لکھے جائیں، اور

۵۔ موضوع کی وضاحت: اس وقت جب کہ موضوع کا انتخاب کیا جائے تو اس کی وضاحت یہ ہونی چاہئے کہ
اس موضوع کا انتخاب اس کی وضاحت و اختصار کو
بہتر بنائے۔

۱۰۔ موضوع کی معرفت

ایک موضوع بھی انتخاب نہ کریں جس کے بارے میں آپ کچھ جانتے ہی نہ ہوں یا بہت تھوڑے
جانتے ہوں۔ آپ صرف تاریخ ادب میں مہارت رکھتے ہیں تو بارگت کو اپنا موضوع تحقیق نہ بنائیں۔
آپ صرف تاریخ تفسیر میں مہارت رکھتے ہیں تو علوم عقیدہ کو اپنا موضوع تحقیق نہ بنائیں۔ (۱۶)

نامناسب موضوعات

محقق کو مندرجہ ذیل موضوعات انتخاب کرنے سے بچنا چاہیے۔

سوانح عمری:

اس شخص کی سیرت و سوانح و موضوع تحقیق بنانے سے گریز کرنا چاہیے کیونکہ یہ اصلی اور
تعمیلی تحقیق نہ ہوتی بلکہ ایک یا ایک سے زیادہ مصادر سے محض نقل کا ایک مجموعہ بنانا ہے۔ اگرچہ ایک
شخص کی سیرت و سوانح کے ساتھ موازنہ و تقابل کیا جاسکتا ہے۔ اسی طرح کسی شخصیت
سے انسانی، سیاسی یا دینی پیرو موضوع تحقیق بنایا جاسکتا ہے۔ یا کسی فرد کی شخصیت کے کسی ایک رویے،
معاشے پر اس کے اثرات یا اس سے ملنے والے کاموں میں کسی ایک کارنامے یا اس کی تالیفات میں سے
کسی ایک کو موضوع تحقیق بنایا جاسکتا ہے۔ سب سے اہم و ضروری بات یہ ہے کہ آپ کی تحقیق میں
کوئی منفرد اور نئی چیز سامنے نہ آئے۔

۲۔ انتہائی نئے موضوعات:

محقق کو ایسے موضوعات کا انتخاب نہیں کرنا چاہیے جو بہت جدید ہوں یا جن کے بارے میں
زیادہ معلومات میسر نہ ہوں یا جن کے بارے میں بہت کم لکھا گیا ہو۔ آپ ایسے موضوع کے بارے
میں خیانت نہ لکھ سکتے ہیں جس کے بارے میں بھی اس کے بارے میں زیادہ نہیں جانتے۔ "کنس
فیما تعرف وابتعد عما لا تعرف" "لکھو جس کے بارے میں جانتے ہو، دور رہو جس کے
بارے میں نہیں جانتے ہو۔"

اگر آپ نے یونیورسٹی سے سب سے پیچیدہ معاشقہ (Social Sciences) میں پڑھ کر کیا ہے، تو آپ 'جسم کو قوت دالعت'، 'مرتبہ پر زندگی کے امکانات'، 'ایکٹروکک کمپیوٹر کی جدید ڈیٹنگ' جیسے دیگر سائنسی و تکنیکی موضوعات کے بارے میں کیسے سوچتے ہیں۔ ان میں سے موضوعات ایسے ہیں جن کے بارے میں تحقیق کرنا ناممکن ہے اس لیے ان کو نہیں ہونی چاہیے۔ ان کے استعمال سے ہمارے اور اس کے تخصیص سے خارج ہوتے ہیں۔

۴۔ جذباتی موضوعات:

کئی ایسے موضوعات ہیں جن کے بارے میں ہم انصاف اور عین جانبداری کے ساتھ لکھ نہیں پاتے کیونکہ وہ کسی اہل سے جذباتی وابستگی لگاتی ہے۔ ان کے موضوعات پر بحث اور تحقیق کرنے پر مجبور ہونے سے تو پھر سے اپنے جذباتی پس پر کھل کر دل لگنا ہوگا، ورنہ اتنی ممکنہ حد تک انصاف اور عقلی ملاحظوں کو سامنے رکھتے ہوئے تحقیق کرنا سوچی سمجھ کر ہی ممکن ہے۔ لے فیہ جانبداری اور انصاف پسندی بنیادی شرط ہے۔

۵۔ تخلیص:

ایسے موضوع کے انتخاب سے جتنا سب سمجھے جو دوروں کی تحریروں کا خلاصہ معلوم ہو۔ ایک تحقیق کا سب سے زیادہ جامع سے اخذ شدہ مکمل و مدلل نتائج پر مشتمل ہونا ضروری ہے۔ جبکہ خلاصہ نویسی میں کوئی تحقیق نہیں ہوتی بلکہ ایک محقق کا سب سے اہم کے لئے کسی طرح مناسب نہیں کہ وہ براہ راست تخلیص نویسی کو مقدمے کا موضوع بنائے، کیونکہ اگرچہ پیچیدگی میں بھی آپ کے مصادر و مراجع کی تعداد اس سے نہیں کے درمیان ہونی چاہیے جبکہ خلاصہ نویسی کے مصادر و مراجع نہیں ہوتے۔

۶۔ تکرار:

ایسے موضوع کا انتخاب کرنے سے اجتناب کریں جس پر بار بار اور کئی بار تحقیق کی جا چکی ہو، کیونکہ آپ کے لئے کسی نئی چیز کا اضافہ مشکل ہوگا ورنہ تکرار، اصلیت (Originality) کی صفت کو ختم کر دیتا ہے، جبکہ یہ صفت کسی بھی مقالے کی بنیادی شرط ہوتی ہے۔

۷۔ انتہائی وسیع موضوع:

تحقیق کے لئے کسی انتہائی وسیع موضوع کے انتخاب سے اجتناب کریں، کیونکہ آپ ایک

موضوعات کے بارے میں اس قدر وسیع موضوعات کا مطالعہ اور غیاب نہیں رہتے۔ یہ سب موضوعات بہت ہی وسیع ہیں۔ ان میں سے کسی ایک پر کسی نئی چیز کا اضافہ نہیں کر پاتے۔ وسیع موضوعات انہیں زیادہ محنت کا تقاضا کرتی ہیں، جبکہ اس کا کوئی تحقیقی و تحقیقی فائدہ بھی نہیں ہوتا۔ اس طرح اس سے زیادہ درکار ہوتی ہے اور اس کے ثمرات بہت کم۔

۸۔ انتہائی محدود موضوع:

جتنی محدود ایک موضوع پر بھی تحقیق کرنے سے مراد سمجھیے جیسے انتہائی وسیع موضوع آپ کا وقت ضائع ہے۔ اس کا ان طرح ایک نیک موضوع آپ پر جمنا طاری کر سکتا ہے، کہ آپ اس کے بارے میں تحقیق کرنے اور بحث کرنے سے بچنا چاہیں۔ جذباتی دونوں حدوں کے درمیان رہ کر موضوع کا انتخاب کرنا ہوگا۔ (۱۷)

موضوع کی تحدید (Topic Limitation)

محدود ہونا، شاید اسے سب سے زیادہ موضوع منتخب کرنے کے بعد موضوع کی زبان، مکانی اور نوعی تحدید ہی اس میں ضروری ہے کہ اسے تحقیق کے قابل بنایا جاسکے۔ مگر یہ تو وہ تین وسیع سوچ ہے کہ محدود وقت میں اس پر تحقیق کرنا ممکن نہ ہو اور نہ ہی اتنا نیک در محدود ہو جائے کہ اس پر لکھنے کے لئے کچھ باقی نہ رہے، اور نہ ہی تحقیق میں اس پر آگے بڑھا جاسکے، مثالاً ایک موضوع ہے 'سائنس کی ترقی میں مسلمانوں کا کردار'۔ یہ بہت وسیع موضوع ہے، اس موضوع کو کم مختلف معیارات اور اعتبارات سے محدود کر سکتے ہیں، مثلاً:

۱۔ سائنس کی ترقی میں مسلمانوں کا کردار

۲۔ طب کی ترقی میں مسلمانوں کا کردار

۳۔ طب کی ترقی میں عربوں کا کردار نویں اور دسویں صدی عیسوی میں۔

پس، عنوان محدود اور عام ہے جو سائنس کی تمام شاخوں (Branches) تک پھیلا ہوا ہے۔ دوسرے عنوان پہلے کی نسبت سمجھ محدود ہے۔ کیونکہ اس میں سائنس کی صرف ایک شاخ طب کو موضوع تحقیق بنایا گیا ہے، یہاں پر نوعی تحدید کی گئی ہے۔ تیسرے عنوان دوسرے سے بھی زیادہ محدود ہے کیونکہ اس میں زمانی، مکانی اور نوعی تینوں طرح کی تحدید کی گئی ہے۔

پیشہ اور کتابت کا نقطہ

- | | | | |
|----|--|----|---------------------------------|
| ۱۔ | ادباء | ۲۔ | عرب ادباء |
| ۳۔ | جدید عرب ادباء | ۴۔ | جدید سعودی ادباء |
| ۵۔ | جدید سعودی شعراء | ۶۔ | امیر عبداللہ القیصل بحیثیت شاعر |
| ۷۔ | امیر عبداللہ القیصل کی شاعری میں حب الوطنی | | |

[illegible]

اصلیت نمائیں ہو سکے۔ (۱۸)

دوسرا مرحلہ خاکہ تحقیق کی تیاری (Synopsis/Research Proposal)

خدا کہ یہ خطہ تحقیق مقالہ سے سے ایک بنیادی تعمیری ڈھانچہ کی حیثیت رکھتا ہے جیسے ایک انجینئر عمارت تعمیر کرنے سے پہلے مختلف حالات اور عمارت کے مقاصد کو سامنے رکھتے ہوئے اس کا خاکہ یا نقشہ تیار کرتا ہے۔ مسجد، سکول، اور گھر میں سے ہر ایک کا نقشہ اور ڈیزائن الگ الگ ہوتا ہے۔ اسی طرح مختلف موضوعات پر کی جانے والی تحقیقات کے خاتمے بھی مختلف ہوتے ہیں۔ اس اختلاف کا دار و مدار موضوع تحقیق، مواد تحقیق، درجہ تحقیق اور مدت تحقیق پر ہوتا ہے۔ اس مرحلے پر محقق کا سب علم و انجینئریت کی جاتی ہے کہ وہ اپنے سے پہلے محققین کی کامیابیوں سے کاشفہ حاصل کرے، کیونکہ یہ یونیورسٹیوں کے کتب خانوں میں کامیابی سے ہمسکا نہ ہونے والے مقامات موجود ہوتے ہیں، اور یہ

[illegible]

خاکہ تحقیق (Synopsis) کے عناصر

صفحة عنوان (Title Page).

اس صفحہ عنوان پر مندرجہ ذیل معلومات ذکر کی جاتی ہیں

۱۔ عنوان تحقیق

۲۔ اس کے نیچے اعلیٰ درجہ کا مدرس کے لئے حاکم پیش کیا جا رہا ہے مثلاً : خاندان تحقیق برائے ایم۔ اے، ایم۔ فل، ایلی ایچ، ڈی عربی اور اسلامیات وغیرہ۔

۳۔ پیرنی کا مٹور

۳۔ دائیں جانب "مقالہ نگار" لکھ کر اس کے نیچے محقق کا نام اور رول نمبر و پتہ۔

۵۔ اسے ہاتھ مل "زیر نگرانی" لکھ کر اس کے نیچے نگران سدا کا نام، علمی عہدہ اور پتہ وغیرہ۔

۶۔ ڈیپارٹمنٹ کا نام مثلاً: "شعبہ عربی زبان و ادب"

۷۔ اس کے نیچے یونیورسٹی کا نام، شہر اور ملک کا نام، مثلاً ”پنجاب یونیورسٹی، لاہور، پاکستان“۔

۸۔ سب سے آخر میں تقیہیں سال لکھ جائے گا۔ مثلاً ”تقیہیں سیشن 2011ء، 1432ھ“

جہاں تک عنوان تحقیق کا تعلق ہے تو وہ موضوع کی نسبت زیادہ محدود ہوتا ہے، اور موضوع کا

مینہ: دے رہا ہے اور بعض اوقات عنوان ہی تحقیق کا موضوع ہوتا ہے۔ دوسرے نقطوں میں موضوع

بہت وسیع ورگی اصناف و انواع پر مشتمل ہوتا ہے۔ جبکہ عنوان اس موضوع کی کسی ایک صنف، نوع یا

یہودی پر مشتمل ہوتا ہے۔ مثلاً کے طور پر "پاکستان میں عربی ربوب و دب" ایک موضوع ہے لیکن اگر ہم

پاکستان کے کسی عربی شاعر یا عربی شاعر پر تحقیق کرنا چاہیں مثلاً "فیض الحسن سہارنپوری بحیثیت

تحقیق کا عنوان ایسا ہونا چاہیے کہ اس میں موضوع اور موضوع کے تحت کی بات ہو جائے۔ لیکن اس شرط کے ساتھ کہ وہ پوری طرح واضح ہو، اور اسے پڑھنے والی اس کے تحت کی بات تمام جزئیات تک حاصل ہو، وہ خوب نصوں سے مدد لے۔
مشہور محقق ڈاکٹر ابراہیم علامہ نے عنوان کی یہ فریسیا ہے

"إن العنوان يشبه اللقطة ذات السهم الموضوعة في مكان لورش السالرين حتى يصلو إلى هدفهم" (۱۹)

عنوان کی طرح (Arrow) کی مانند (Target) میں صحت و تائید کی علامت ہو۔
کہا جائے تاکہ اگر گہر اس کی مدد سے اپنی منزل تک پہنچ سکیں۔

۲۔ مقدمہ: (Preface)

مقدمہ عنوان کے بعد لکھا جاتا ہے۔ یہ مقدمہ مقدمہ (Thesis) کا مقدمہ نہیں بلکہ یہ تحقیق کا مقدمہ ہے جس میں محقق اپنے موضوع و عنوان کے حوالے سے مندرجہ ذیل اہم امور کے بارے میں جامع انداز میں معلومات فراہم کرتا ہے۔

☆ تعارف موضوع: (Introduction)

محقق مختصر مدد میں اپنے موضوع کا تعارف پیش کرتا ہے اور خاص طور پر فرضیہ تحقیق (Hypothesis) کو تفصیل کے ساتھ بیان کرتا ہے۔

☆ فرضیہ تحقیق: (Hypothesis)

فرضیہ تحقیق سے مراد کسی مسئلے کے بارے میں محقق کی ابتدائی رائے، اندازہ اور نشانہ دہی ہے جسے وہ موضوع کے انتخاب کے بعد وقتی طور پر اختیار کرتا ہے، خواہ تحقیق کے بعد وہ فرضیہ غلطی ثابت کیوں نہ ہو جائے۔ فرضیہ دراصل محقق کی پیشگوئی ہے جو قریب زمرہ میں واقع ہوتی ہے۔ موضوع حل طلب مسائل سے عبارت ہوتا ہے جبکہ فرضیہ میں ان کے ممکنہ جوہر کی پیشگوئی ہوتی ہے۔ گویا موضوع سے نکلنے والے اہم مسائل کے متوقع اور امکانی جوہر کی فرضیہ ہدایت ہے۔ محقق ہمیشہ اس مواد کی تلاش کرتا ہے جو اس کے فرضیے کی تصدیق یا تردید کرتا ہو، لہذا فرضیہ کی بدولت محقق کی بھرپور توجہ موضوع کے چند خاص پہلوؤں اور جہتوں پر مرکوز رہتی ہے، اور مختلف مصادر و مراجع سے حقائق و خیالات

اسی بات پر توجہ دینی ہے کہ یہ فرضیہ کی ضرورت ہو۔ اگر محقق کے موضوعات و تحقیقات میں موضوعات کی فہرست تیار کر رہا ہو یا کسی موضوع کی تائید یا تردید کر رہا ہو، لیکن یہ ہمارا ہندوستان کی قسم کی کوئی فہرست ہمارا ہو تو کسی فرضیہ کی ضرورت نہیں ہوتی۔ اس لیے وہ تحقیق جو تنقیدی تشریح و توضیح کا کام کرتی ہے، اس میں فرضیہ ضروری نہیں ہوتا۔ (۲۰)

مقدمہ تحقیق: (Objectives)

اس مقدمہ میں تحقیق کے بنیادی مقاصد اور اہداف کا ذکر کیا جاتا ہے۔

اسباب انتخاب موضوع (Justification & Likely Benefits)

مقدمہ میں اس موضوع کے انتخاب کرنے کی وجوہات اور اسباب کو بیان کیا جاتا ہے۔

سابقہ تحقیقات کا جائزہ (Literature Review)

مقدمہ میں اس موضوع کا مختصر تاریخی جائزہ دیا جاتا ہے اور بتایا جاتا ہے کہ یہ مسئلہ (موضوع) شروع ہو کر اس بار تک کیسے ہو گیا۔ اس سے پہلے اس پر تحقیق ہونے والے لوگوں نے اس پر تحقیق کی اور ان محققین نے اس حد تک تحقیق کی کہ وہ لوگ کتنے جہاں سے اس کی تحقیق کا جائزہ لیا جا رہا ہے؟ کیونکہ اس نکتے پر پہلے کسی نے تحقیق نہیں کی۔

☆ اہمیت موضوع (Importance of the Subject)

مقدمہ میں موضوع کی اہمیت کا تذکرہ دیا جاتا ہے اور تحقیق کی اہمیت کے حوالے سے پائے جانے والے تمام استفادات کا جواب دیا جاتا ہے۔ یہ اس موضوع پر تحقیق کرنے کے محرکات اور جوازات بھی ذکر کئے جاتے ہیں۔

☆ تحقیق تحقیق: (Research Methodology)

خاکہ تحقیق کے مقدمہ میں اپنے موضوع کی مناسبت سے مناسب تحقیق کی وضاحت بھی کی جاتی ہے مثلاً عام طور پر انسانی انگریزی علوم میں تحقیق کے لیے اختیار کیا جانے والا منطقی، عقلی، منطقی، استنباطی، توصیفی، استدلالی اور استنباطی اہمیت کا سوتا ہے لہذا تحقیق کے تمام مراحل، طریق، اسباب

1

☆۔ محنت و کاوش اور وسائل تحقیق (Research Sources & Aids)

خاکہ تحقیق کے مقصد سے میں محقق یہ بھی وضاحت فرماتا ہوں کہ اسے اس موضوع پر تحقیق کرنے سے کسی قسم کی فتنہ گردی، حسد بازی اور ہائی محنت رکھنا ہونی چاہیے، بلکہ اس میں تحقیق شعور کے جائز گئے۔ اس محنت و کوشش کا ثمرہ وہی ہے تاہم اس موضوع پر تحقیق کی ہیئت سے آگاہی حاصل ہو سکے۔

☆۔ بنیادی مصادر ومراجع (Basic Sources)

مقدمہ میں طالب علم پر مشتمل ایک تحقیقی میدان کا جائزہ دینے کا مقصد ہے جس سے
 کرے گا تاکہ اس موضوع کے اصلی مصادر (Original Sources) کا اندازہ ہو سکے۔

ابواب (فصول و دران کے عنوانات) (Contents & Subjects)

پناہ تحقیق کا یہ حصہ نہ صرف مذکورہ پرچہ کے تحت ہی رہتا ہے۔

جدید مسلح تحقیق کے مطابق مقتدا و ابوبکر فضل پر مہارت چرمسایہ پر ویاں اورچہ

نوع میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ درمزاری کے کہ موضوع کی تقسیم باب کے ساتھ شروع ہو کر کتب کے

ساتھ یونان۔ باب فصل سے یہ دیکھ جائے کہ یہ کتنی ہیست نامی مقامات ہیں اور وہ کتنے ہیست نامی مقامات ہیں۔

جاء۔ ہر باب و درہ فصل کا عنوان (Title) اور نمبر دے گا۔ وہ اپنے قلم نام سے لکھ کر اس پر

نے اہل اصول کی قدر کی تجدید ضروری نہیں، بلکہ محقق مہتمم اور مفسرین کا فرائض ہے۔

[illegible]

یہ بات کہ وہ سب سے پہلے اور وہ سب سے پہلے ان کے درمیان رہا وہ اس کے لیے بہت ہی اہم تھا۔

ہوگا سرور ہے۔

تکلیف دہن والوں کی یونیورسٹیوں میں عام طور پر ایم۔ اے۔ ایم۔ فل اور پی۔

حقائق کے موضوع حقیق کو بوب دھسوں میں اس طرح تسلیم کیا جاتا ہے۔ میرا اے کے مقابلے

کے موضوع کو دو بڑے میں، اور پھر ہر باب کو دو فصول میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ انہی موضوعات میں

من سبت سے تیسرے باب کا اضافہ بھی کر دیا جاتا ہے۔ ایم فل کے مقالے کے تین اجواب ہوتے

یہ۔ اور ہر باب تین تیس فصول پر مشتمل ہوتا ہے، اور یہی موصوف اور مولیٰ مناسبت سے پوچھتے، باب

کا ضلہ کر لیا جاتا ہے۔ اس طرح بی بی بی کا مقاصد مظهر پر چار جواب پر مشتمل ہوتا ہے، اور

میں نے اپنے دل سے یہ بات کہہ دی تھی کہ میں نے تم کو نہیں چھوڑا ہے۔

۱۔ مباحثہ کے عنوانات نقل کرنے کے بعد آخر میں خلاصہ تحقیق، (Summary) نتائج

نتائج (Findings)، تجاویز (Suggestions)، سفارشات (Recommendations)، اور

۴۔ (Technical Indexes) کے عنوانات دیئے جاتے ہیں۔

تجزیه و تحلیل منابع و مراجع (Bibliography & References)

کتاب: *مفتی محمد رفیع عثمانی کے تحت موضوع سے متعلق تمام اہم مصادر و مراجع کی فہرست*

یہ ہے۔ پر ان سوال کے متعلقوں کے ساتھ ان کے جوابات کے ساتھ ہیں۔

(Biblic Graph) کی ویسی طریقہ سے تیار کرتے نمایاں جاتا ہے اس جہت سے درج ذیل

Form. - مثلاً فی صورت میں حرف ابی سے ہمارے عرب، ہونا چاہیے۔ یہ کتاب کا پورا

یہ دفعہ ہیرا، ماس، ایندین، مٹی، شہر، ملک اور سن، طاقت و غیرہ کی تعلیمات ارتق و جا ہیں۔ یہ

یہ دست نامیں کے سامنے ناموں کی ترتیب سے تیار کی جائے۔ ان ناموں کو اگلی ترتیب دیتے وقت

۱- سید محمد - در طریق دین A An The

۱۔ (ب) میں ڈر نہیں ہے۔ اس لیے وہ (ا) میں ڈر نہیں ہے۔ اس لیے ہر پرہ کو (ب) میں

شمار کریں گے۔ ام کلثوم کو (ک) میں شمار کریں گے۔ (۲۱)

تبیس امر حلیہ: مصادر و مراجع کی تحدید:

(Specification of Sources and References)

موسسین و مدیران عامل که به این امر توجّه دارند

مصادر و مراجع کے درمیان فرق:

میں نے دوسرا جمع دوا ایک ایک اصناف میں لکھ دی ہیں۔ ان میں سے ہر ایک کا اکلن کا پتہ لکھا ہے۔

ایک مجموعے پر لیا جاتا ہے، جن سے غفلت پر تحقیق کے دوران سلسلہ ہار جاتا ہے۔ بہت سے دلائل

مجموعوں کے درمیان بنیادی طور پر ان کی خصوصیات کی وجہ سے کچھ فرق ہے۔

مصدر سے مراد وہ کتاب ہے جو علوم میں سے کسی علم کے بارے میں ایسے طریقے سے تحقیق

کرتی ہو جس میں جامعیت، وسعت و راسخی گہری ہو، جو کس کتاب کو ایسا اصل ذریعہ (Original)

Source) کہ محقق اس علم کے بارے میں تحقیق کرنے کے لئے اس کتاب سے بے یار و

$$-E_{\pi}$$

اپنے ہاتھوں سے بھی، وہیں تحقیقات میں، یہ کی خاص وقت کے ہی شہدیں اور مصریں کی بھی وہی
 ایک تحریریں ہیں جو واقعات و حادثات روکھ موت وقت کو حوا تھے وہ دیکھ رہے تھے اور انہوں نے
 انہیں اپنے قلم سے مدون کر لیا، پس وہ اپنے بعد کے ادیب کے لئے مصدور تھے، یہ ادیب والی سوں
 کے لئے مذمت علوم و معارف کو منع کرے اور غل کرنے کا ہر دماغ اور راجہ تھے۔ چنانچہ عامر
 بن جریر طبری کی تفسیر "جامع البیان" مصدر کا درجہ رکھتی ہے کیونکہ یہ یا صلی اصولات کے معنی
 میں تحقیق کر کے ادیب کے لئے اس سے استفادہ کرتے ہیں۔ "جامع البیان" صحیح اور
 "موسم" صحیح مسلم، "علم ہدایت" میں مصدر اور انہوں کا درجہ رکھتی ہیں۔ "بناشیر" کامل
 فی التاریخ، "در معبود کی" "مردن مذہب" یہ مصدر ہیں کہ تاریخ سازی کے متعلق ہے اس کی
 صرف جوئے کے بغیر کوئی چاہ نہیں۔ ادیب اپنی میں مبرور کتاب کے میں "بناشیر
 "البیان والتبیین" ابن قتیہ کی "ادب الکاتب" اور "الشعر والشعراء" اور قلندر کی "صحیح
 داعی" "مصدر" درجہ رکھتی ہیں۔ "کی طرح" "میر" "سحر" "تسرب" "حسام" اور
 خلیل بن محمد فرہیدی کی "معجم" "معجم" "اپنے" "پے" موضوعات میں مصدر اور اصول درجہ رکھتی
 ہیں۔ "مرجع" سے مراد وہ کتابیں ہیں جن کے علمی مواد کی میں داخل مصدر پر رکھی جاتی ہے، چنانچہ ان کا
 مواد اصل کتابوں سے نقل کیا جاتا ہے اور اس کی شرح و تفسیر و تفسیر و تفسیر جاتی ہے۔ "مرجع
 میں جس طرح کی کتابیں شامل ہوتی ہیں ان کی فہرست میں درج ذیل ہیں

ماہ نووی کی انتخاب کردہ احادیث اربعین ذویہ، "بن اثیر کی" جامع الاصول، علامہ سیوطی کی "جامع الصغیر فی حدیث"، علامہ زرکلی کی "الاعلام"، عمر رضائی کی "معجم الموفین"، سید قطب کی "مشاہد اقیانوس فی تفرغ لکریم"، ڈاکٹر محمد جلیق عطیب کی "اصول حدیث" اور انیس معارف کی "تشریح" "مسجد" وغیرہ علامہ ارباب کی بہت سی کتابیں مرجع کی فہرست میں آتی ہیں جو مصداق اصالیہ کے تابع و راس سے ماخوذ و منقول ہوتی ہیں۔ مذکورہ بالا تفصیل کی بہار پر مختصر یہ کہہ سکتے ہیں کہ کسی علم میں کبھی کبھی وہ بنیادی کتابیں کہ جس سے اس علم میں تحقیق کرنے والا مستغنی و بے نیاز نہ ہو سکے مصداق کہلاتی ہیں۔ درود کتابیں جو مصداق کو بنیاد بنا کر اور اس میں موجود علوم و معارف کے کچھ پہلوؤں کو نئے انداز، حاشیہ، شرح، تفصیل، تنقید، تبصرہ اور تلخیص کے ساتھ پیش کی جائیں انہیں مراجع کہا

۱۔ تحقیق سے مراد یہ ہے کہ مصنف یا محقق رستہ وقت ہمیشہ قدیم اور اصلی مصداق کی تلاش کرتا رہے۔ درانی معلومات وہ ہیں سے نقل کرے۔ اصلی مصداق کی دستیابی کے باوجود مراجع سے وہ معلومات اخذ کرنا بہت بڑی غلطی ہے۔ علماء و محققین نے اس بات کی صرف اس وقت بات کی ہے جب مصداق مفقود ہو جائیں اور مراجع سے معلومات لینے کے علاوہ کوئی چارہ نہ رہے۔

۲۔ اصلی مصداق کی طرف رجوع کے بغیر جو بھی کتاب لکھا جائے گا وہ اصیبت و رمانت و پختگی سے محروم ہوگا۔ (۲۲) اصلی مصدر (Original Source) درعناوین مراجع (Secondary Source) کا یہ فرق سمجھنے کے لئے مندرجہ ذیل مثالیں ملاحظہ فرمائیں

قرآن کریم کی کسی تفسیر دیکھنے کے لئے ایسی بنیادی تفسیروں کی طرف رجوع کیجئے جن میں حدیث جو یہ اقوال سمجھاتا ہے اور پہلے دار کے مفسرین کی تفسیروں کو یاد کر لیا ہو جیسے تفسیر طبری (م ۱۰۶)۔ ایسی بنیادی تفسیروں کا چھوڑ کر بعد کے دور میں لکھی گئی تفسیروں کی طرف رجوع کرنا درست نہیں ہوگا۔

جب آپ کی حدیث کی تحریر کرنا چاہیں تو ان بنیادی کتب حدیث کا انتخاب کیجئے جو پہلی صدی ہجری سے سہ سو پہلی صدی ہجری کے آخر تک لکھی گئی ہیں۔ جیسے صحیح بخاری (م 256ھ) صحیح مسلم (م 261ھ) سنن ابی داؤد (م 275ھ) سنن ترمذی (م 279ھ) سنن نسائی (م 303ھ) سنن ابن ماجہ (م 273ھ) موطا امام مالک (م 179ھ) مسند امام احمد (م 241ھ) مرقا کوئی محقق 10 کتبوں کی طرف رجوع کئے بغیر بن اثیر (م 606ھ) کی "جامع 10 صوں" یا علامہ سیوطی (م 911ھ) کی "جامع الصغیر" یا کسی کتاب کی طرف رجوع کرے جس کے مولف کا انتقال 500ھ کے بعد ہو تو اس کا یہ عمل درست شمار نہ ہوگا۔ اس تفصیل سے یہ معلوم ہوا کہ مولف کی تاریخ وفات کا علم ہونا بھی ضروری ہے تاکہ یہ فیصلہ کیا جاسکے کہ زیر نظر کتاب مصدر ہے یا مرجع؟

بعض محققین کسی حدیث کی تخریج کرتے وقت حاشیے میں سیوٹی (م. 91ھ) کی کتاب الجامع الصغیر کا حوالہ بھی درج کر دیتے ہیں، جو محقق ۱۷ء کی فہر میں بڑی غلطی ہے، کیونکہ یہ کتاب مرجع شہرہ ہوتی ہے جو اصلی مصادر میں درج ہونے والی حدیث کے حوالے کی نشاندہی کرتی ہے، اور اس طرح یہ کتاب کسی حدیث کے اصلی مصادر سے آگاہی کے لئے بہت

مفید ہے۔ لہذا اس کتاب سے استفادہ کرنے کے بعد ہمیں ان اصلی مصادر کی طرف رجوع کرنا ہوگا جن کا اس کتاب میں حوالہ دیا گیا ہے، تاکہ ہم حدیث کی تخریج اصلی مصادر سے ہی کریں۔ اسی طرح کسی حدیث شریف کی وضاحت اور تشریح معلوم کرنے کے لئے ہمیں قدیم شروح حدیث کی طرف رجوع کرنا چاہیے، جیسے: مسودوں (م 76 تا ۱۰۰) کی "صحاح فی شرح صحیح مسلم" اور "حجۃ مستقانی" کی (م ۵۶ تا ۱۰۰) کی "فتح ہارون" صحیح احمدی۔ جب آپ معجم ورقوئیس میں کسی عطا معنی وغیرہ جیسے چار میں لغت کے قدیم و اصلی مصادر کی طرف رجوع کریں، جیسے: "غنی" (م ۱۷۱ تا ۱۸۰) کی "معجم سبعین" اور یہ بہت ہی کافی ہوگی کہ آپ یہ جانیں جیسے دوسرے نامی مراجع کا حالہ اور ان کریں۔ ہاں اس وقت سرہ فی عطا حدیث مولدہ اور اس کا معنی یہ ہے کہ اسی تاخوی مراجع میں ہی پایا جائے تو یہی صورت میں یہ کتاب صرف اس لفظ کے لیے مصدر شمار ہوگی۔

۴۔ کسی عظیم علمی شخصیت کے حالات اور سوانح عمری سے متعلق معلومات کے لئے موصوفہ ہم مصر یا کسی دہات کے جدِ قریبی رہائے سے تعلق رکھتے ہیں۔ مصادر کی طرف رجوع کیجیے۔ جیسے: امام بخاری کے احوال حیات کے لئے ابو نعیم (م 430ھ) کی "حلیۃ الاولیاء" علامہ غیبی (م 446ھ) کی "الإرشاد الی معرفة علماء الحدیث فی البلاد" علامہ مزی (م 742ھ) کی "تہذیب الکمال" اور علامہ ذہبی (م 748ھ) کی "تذکرۃ الفقہاء" مصادر شمار ہوتے ہیں۔ متاخر دور میں تحریر کئے گئے مراجع کی طرف رجوع کرنا درست نہیں ہوگا۔ جیسے: علامہ زرکلی (م 1368ھ) کی "اعلام" یا عمر رضا کاہن (م 408ھ) کی "معجم المؤلفین"۔ ہاں بہت گراں شخصیت کا تعلق متاخر دور جدید دور سے ہو، اور صرف نئی دہائیوں میں اس کا تذکرہ ہو تو پھر یہ دونوں کتابیں صرف اسی شخصیت کے حالات زندگی کے لئے مصدر شمار ہوں گی۔

۵۔ اگر کوئی محقق علم اصول فقہ میں، مغلان (م 505ھ) کی "راء پر تحقیق کرنا چاہے تو امام صاحب کی، صوفیہ پر لکھی ہوئی کتابوں کو اپنا مصدر بنائے گا، جیسے ان کی کتاب "التحویر، المنحول، المستصعی، اور شعاع العلل"، جبکہ جن لوگوں نے ان کتابوں پر شروح و حواشی، مختصرات، تنقیدات، تبصرے اور مقالے تحریر کئے ہیں، وہ سب مراجع شمار ہوں گے۔ (۲۳)

یہ مآثری سے نقل ہے۔

بلاشبہ مراجع محقق کو بہت فائدہ دیتے ہیں، کیونکہ مراجع میں تمام معلومات کو جامعیت اور سہولت سے مل سکتی ہیں یا پھر ان کے ذریعہ یہ ہے کہ مآثریات و تحقیقات میں انتہائی سہولت ملے۔ جو جو زمانہ گزرنا جاتا ہے تحقیق کا میدان وسیع سے وسیع تر ہوتا جاتا ہے۔ جدید اور وسیع معلومات سامنے آتے ہیں۔ جو ایک موضوع کو پوری طرح احاطہ کئے ہوئے ہوتے ہیں۔ یہ خوبی قدیم و اصلی مصادر میں نہیں پائی جاتی بلکہ یہ مراجع کا خاصہ ہے۔ منتشر اور متفرق معلومات کی جمع کرنے کی تہذیب و استعداد و ان کے ذریعہ تدوین ایسے کام ہیں جن کی اہمیت سے انکار نہیں۔ لیکن مصادر و کتابوں کے ہاں جو محقق مراجع پائی تحقیق و تہذیب و تدوین کا کام ہوگا، کیونکہ ماندہ گزرنے والے زمانہ بہت عمارت میں رہا باقی تہذیب و تہذیب اور تہذیبی۔ تمامات سامنے آتے ہیں، مدائن و مآثری و اہمیت کے ہاں تمام معلومات کی تصدیق و تحقیق کے لئے اصلی مصادر کی طرف رجوع کرنا چاہیے۔ اس طرح مراجع کی حیثیت محقق کے لئے یہ ہے کہ یہ شریعہ اور مآثری (Maud) جیسی دینی ہے، جو اس کے لئے تحقیق کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہیں، اور اسے مصادر اصلیہ کی نشاندہی کرتے ہیں تاکہ وہ وہاں سے حوالہ جات نقل کر لے۔

تعدد و مصادر:

اگر کسی ایک خبر (Information) کے بارے میں مصدر کی تعداد ایک سے زیادہ ہو تو سب سے پہلے قدیم ترین مصدر و ترجیح دینی ہے، اور اس کا حوالہ دینا بہتر ہے۔ پھر حسب ضرورت رہائے کے اعتبار سے نئی معلومات کے لئے دیگر مصادر سے استفادہ کیا جائے گا، اور مغلان کے اصلی مصدر کی طرف منسوب کیا جائے گا۔ کیونکہ ہر سائنس دان اپنے سے پہلے سے یا چونکہ کچھ حاصل کرتا ہے، اس لئے ایک فرض خاص محقق کے لئے ضروری ہے کہ وہ خبر کے لئے مصدر اول کا تھیں کرے اور حواشی میں مصدر کا ذکر نہ کرے۔ بعض مآثری کے لئے وہ قدیم ترین مصدر کا حوالہ دینے کو ترجیح دیتے ہیں تاکہ اس خبر کی اچھی طرح توثیق ہو سکے۔

اختلاف مصادر:

اگر کسی خبر (Information) مثلاً: کسی عالم کی وفات کے بارے میں قدیم مصدر کا اختلاف ہو تو محقق پر لازم ہے کہ وہ اس خبر کا اس وقت تک نقل کرنا موقوف نہ کرے جب تک کہ اس کی

ن سے رابطہ قائم کر کے پھر بار استفادہ کیا جاسکتا ہے۔ علاوہ ازیں (WWW) (Websites) اور سرچ انجن (Search Engines) سے استفادہ کیا جاسکتا ہے۔

اس وقت قرآن و علوم قرآن، حدیث و علوم حدیث، فقہ و اصول فقہ، سیرت و تاریخ، اسلامی ثقافت، تصوف و موعظ، شعر و ادب، عربی زبان، ترجمہ و سوانح و روایہ، فقہ و مباحثات پر سافٹ ویئرز (Softwares) وجود میں آچکے ہیں۔ یہ سافٹ ویئرز عربی زبان میں ہیں۔ عربی کا فہم رکھنے والوں کے لئے استعمال میں آسانی دیتی ہیں اور وہ اصل معنی و ہدایت بحث تحقیق کا کام بہت آسانی دیتی ہیں۔ یہ سافٹ ویئرز عربی زبان سے مادہ کتبیں روایت و ترجمہ پر مشتمل ہیں یہ صرف چند معروف مصادر و منابع سے عربی زبان میں لکھی گئی ہیں۔

یہاں ہم چند اہم عربی سافٹ ویئرز اور سرچ انجنز کا تعارف پیش کرتے ہیں (۲۵)

۱۔ **المصحف الرقمی: (Digital Quran)**

قرآن مجید میں تلاش کے متداول سافٹ ویئرز میں سائز اور کارکردگی کے اعتبار سے "المصحف الرقمی" بہترین سافٹ ویئر ہے اس کے پے و وزن (Version) قابل سہ: (132 MB) ہے اس میں آیات تلاش کرنے کے دو طریقے ہیں۔ (۱) _____ (Search) (۲) تصفیح (Browse)۔ اس میں کسی ایک سورت کو منتخب (Select) کر کے اس کی منتخب آیات تلاش کی جاسکتی ہیں۔ مثلاً سورۃ البقرہ چند آیات تلاش کرنا ہوں تو اس سورۃ کو سیٹ کر کے آیات کا نمبر یوں لکھیں گے۔ (10: 1) (28: 25) پھر بحث (Search) پر کلک کریں نتائج آپ کے سامنے ہوں گے۔

چرا قرآن مجید "مصحف مدینہ منورہ" کے مطابق (604) حصے پر مشتمل ہے۔ ہر حصہ نمبر سے ذریعہ بھی تلاش کی جاسکتی ہے۔ تلاش کردہ آیت کی تعمیر دیکھنے کے لئے ونڈو (Window) میں نیچے کی جانب دو تفسیر جلالین، تفسیر جلال اللہ سیوطی و محلی اور التفسیر المفسر زکاء عبد اللہ بن عبد الحسن دی گئی ہیں۔ حدود و اریں سورت کا کئی و مدنی و ناس کی نقل آیات، کلمات حروف و ترتیب روئی میں اس کا نمبر وغیرہ کے بارے میں صریح معلومات درج ہوتی ہیں۔

۲۔ **مکتبة التفسیر و علوم القرآن:**

www.zulfiedu.gov.sa/ کیا جاسکتا ہے

۳۔ **موسوعة الحديث الشريف:**

یہ سافٹ ویئر مصر کی ایک کمپنی "موسوعة صحنہ لبرامج الحاسب" نے تیار کیا ہے۔ اس کا ویش وژن بہترین سہولیات کے ساتھ عربی و اردو سے حدیث کا بہت اہم سافٹ ویئر ہے۔ اس میں کل نو سو تیس روایتیں ہیں۔ عربی سے اردو و اردو سے عربی کے مستند ائمہ احمد اور سنن وری شامل ہیں۔ جن میں احادیث کی نقل و ترجمہ درست و سادہ ہے۔ اس پر پورے مکی و مدنیہ جہان کی خصوصیات ہیں

- ۱۔ کسی لفظ یا عبارت کی مختلف طریقوں سے تلاش۔
- ۲۔ شخصیات، راویوں اور آیات وغیرہ کی لہار۔
- ۳۔ تمام احادیث کی موضوعاتی ترتیب۔
- ۴۔ مشکل، غریب اور نادرا الفاظ کی وضاحت کے لئے لغات۔
- ۵۔ رواۃ پر جرح و تعدیل۔
- ۶۔ احادیث کی تخریج۔
- ۷۔ مختلف طرق روایت کی وضاحت۔
- ۸۔ اصول حدیث کا مکمل تعارف۔
- ۹۔ کتب حدیث کے مؤلفین کا مکمل تعارف۔
- ۱۰۔ مضبوط احادیث کو کاپی اور پرنٹ کرنے کی سہولت۔

یہ سافٹ ویئر مشہور ایرانی سافٹ ویئر کمپنی 'مرکز البحوث الحکمیہ' کے ذریعہ تیار کیا گیا ہے۔ یہ پروگرام (1477) ہجری میں 90 مئی 1877ء کو تیار کیا گیا ہے۔ قرآن مجید کے مکمل متن کے علاوہ کتب اربعہ، مسائل شیعہ، مستدرک الوسائل، ذخائر علم رجال کی کتب ثنائیہ وراثیہ سے متعلق مذہب شیعہ کے مستند مصنفین کی تصانیف میں خلیل بن احمد فریدی کی کتب عین دران مظاہرین، سوانح عرب بھی شامل ہیں۔ یہ سافٹ ویئر تین زبانوں عربی، انگریزی اور فارسی میں ہے۔

۵۔ المكتبة الألفية للسنة النبوية

یہ سافٹ ویئر 'سیرت' کمپنی کا تیار کیا گیا ہے۔ اس کا تیسرا ورژن (3500) کمپیوٹر پر چلنے والے ہے۔ کتب حدیث کو فی عبارت مختلف عنوانات کے تحت منظم کیا گیا ہے۔ سب سے پہلے 'الغیر' یا 'ثور' کے عنوان کے تحت بنیادی وغیرہ کی کتابیں ہیں، پھر احادیث و 'الصحاح'، 'مسند کتب مصنفات و انوار المسند و معجم الاحزاب'، 'الموضوعات و مخرجات کو' 'احزاب' کے عنوان کے تحت جمع کر دیا گیا ہے۔ علاوہ ان کے ذیل موضوعات بھی قائم کئے گئے ہیں: 'مسند کتب المعتمد'، 'کتب سنی'، 'دارالحدیث'، 'لامسی و محاسن'، 'طریق حدیث'، 'احزاب'، 'کتب الشروح'، 'سیرت المعتمد'، 'کتب الشفاء'، 'کتب التصوف'، 'تراجم کتب مخصوصہ'، 'کتب سنی'، 'کتب الطہارات'، 'عصری'، 'کتب العلل'، 'کتب التہذیب'، 'المصطلح الحدیث'، 'الفقه و اصولہ'، 'السيرة و التاريخ'، 'العرب و المعاجم'، 'اسماء الکتاب'۔

۶۔ مكتبة السيرة النبوية

یہ سافٹ ویئر بھی 'سیرت' کمپنی نے تیار کیا ہے۔ اس سافٹ ویئر کے پہلے ورژن میں سیرت نبوی سے متعلق ہم مصادر کو 120 کمپیوٹر پر چلنے والے ہے۔ اس کے (Browse) کے ذریعے کسی بھی کتاب کو صفحہ در صفحہ پڑھنے کی سہولت، کسی بھی مطلوبہ صفحہ تک آسانی و تیز رفتاری، کتب کے ذیلی ابواب کی مکمل فہرست، غلط یا عبارت کی سوانح و احادیث کے اعتبار سے تلاش، موضوعات کے اعتبار سے تلاش، کتابوں کے درمیان موازنہ، کسی جگہ اپنی یادداشت و تبصرہ (Footnote) محفوظ

۷۔ مكتبة الاعلام والرجال

یہ سافٹ ویئر 'مرکز البحوث الحکمیہ' کے ذریعہ تیار کیا گیا ہے۔ اس میں (1477) ہجری میں 90 مئی 1877ء کو تیار کیا گیا ہے۔ قرآن مجید کے مکمل متن کے علاوہ کتب اربعہ، مسائل شیعہ، مستدرک الوسائل، ذخائر علم رجال کی کتب ثنائیہ وراثیہ سے متعلق مذہب شیعہ کے مستند مصنفین کی تصانیف میں خلیل بن احمد فریدی کی کتب عین دران مظاہرین، سوانح عرب بھی شامل ہیں۔ یہ سافٹ ویئر تین زبانوں عربی، انگریزی اور فارسی میں ہے۔

۸۔ مكتبة الفقه و اصوله

یہ سافٹ ویئر بھی 'سیرت' کمپنی نے تیار کیا ہے۔ اس میں چاروں فقہی مذاہب کی مہمات احادیث کی کتابیں ہیں۔ اس کے علاوہ ہر فقہی مذاہب کی کتب حدیث میں سے فقہ سے متعلق تمام ابواب، اصول فقہ کے ہم مصادر، بنیادی فقہی مسائل پر لکھی جانے والی ہم عربی کتب فقہیہ، مذہب کے تراجم و سوانح، 3250 کمپیوٹر پر چلنے والے ہیں جو جمع کر دیئے گئے ہیں۔

۹۔ مكتبة التاريخ و الحضارة الإسلامية

اسلامی تاریخ و تمدن سے متعلق یہ سافٹ ویئر بھی 'سیرت' کمپنی نے تیار کیا ہے۔ اس میں عربی زبان میں لکھے گئے تمام اہم مصادر تاریخ کو جمع کر دیا گیا ہے۔ اس کے تیسرے ایڈیشن میں پندرہ سو کمپیوٹر پر چلنے والے ہیں جو مطبوعہ کتب سے بالکل مطابق ہیں۔ اس میں مولوی کتب تاریخ، تواریخ، مدائن و مآکن اہم تاریخی موضوعات پر کتب، سوانح و تذکرے، سمرنامے، تاریخ سے متعلق متفرق کتب اور معاجم و فہرستیں شامل ہیں۔

۱۰۔ مكتبة الأخلاق و الرهد

یہ سافٹ ویئر تصوف و اخلاق سے متعلق بنیادی مصادر کا عظیم فن نگار ہے جو ایک سو پچاس کمپیوٹر پر چلنے والے ہیں جو مطبوعہ کتب کی نمونہ کتب کے مطابق ہے۔ اس

— ہمارے پاس آپ کے سامنے ہے۔

عربی زبان و ادب کے اہم سرچ انجنز، سائٹس اور سافٹ

4. 2000

(أ) محركات البحث العربية (Arabic Search Engines)

٢_ النخبة العربية (www.khayma.com)

(www.nusec3.com) کتابخانه

٢- دليل سلطان للمواقع الإسلامية العربية (www.sultan.org/u)

(ب) مكتبات اليكترونية (e-Libraries)

٢- مكتبة مشكاة الإسلامية (www.almeshkat.net/books)

www.furat.com) مکتبة فرات

٦- المكتبة العربية (www.abookstipsclub.com)

Websites of Arabic Language & Literature

(www.voiceofarabic.com) شبكة صوت العربية

ایک زبان سے دوسری زبان میں ترجمہ کا عمل انتہائی مشکل اور حساس معاملہ ہے۔ رائٹر مشین ٹیکنالوجی کے ماہرین نے ماہرینِ اسمت کے تعاون سے الیٹو ونک ٹرانسلیشن کے کئی سافٹ ویئر تیار کئے ہیں اور مختلف ویب سائٹس بھی یہ سہولت فراہم کرتی ہیں۔ گوگل مترجم (Google Translate) اور صحیح کپی کی سائٹ "ترجمہ" (www.translate.sukhr.com) کے علاوہ "انٹرنیم اکانفی" عربی سے انگلش اور انگلش سے عربی ترجمہ کا بہترین سافٹ ویئر ہے۔ اگرچہ یہ ترجمہ "آٹومیٹک" (Automatic) ہوتا ہے لیکن پھر بھی تقریباً 80% صحیح ہوتا ہے۔ قسطنطنیہ میں عام ڈکشنری کی طرز پر ایک غلطی کے ترجمہ کے ساتھ ساتھ پورے جملے کا ترجمہ کرنے کی سہولت موجود ہے۔ کوئی جملہ لکھ کر اس کا ترجمہ کرنا ہو تو اس کے

۳۔ مجمع عمومی عربی (www.adab-ur-diploma.com)

۴۔ مجمع اللغة العربية، القاهرة (www.arabicacademy.org.eg)

۵۔ ادب (www.adab.com)

۶۔ دیوان العرب (www.diwanalarab.com)

۷۔ شبكة الشعر (www.alsh3r.com)

۸۔ مشاہیر العرب (www.mashaheer.com)

۹۔ موقع القصة العربية (www.arabicstory.net)

۱۰۔ ملتقى باكستان العربی (www.pakarabic.com)

(۵) عربی زبان و ادب کے اہم سافٹ ویئر

Softwares of Arabic Language & Literature

۱۔ مکتبۃ الادب العربی

۲۔ مکتبۃ الشعر العربی

۳۔ مکتبۃ السحر والصرف

۴۔ مکتبۃ المعاجم والمصطلحات

۵۔ اطلس النحو العربی

۶۔ تعمیم الاملاء لطلاب المدارس

۷۔ تعلیم العربیہ لسا طاقین بالانجليزية

مندرجہ ذیل سافٹ ویئر ترقیاتی کمپنی کے تیار کردہ ہیں (http://www.turath.com)۔ اس

کے علاوہ "عربین" کمپنی نے بہت اہم عربی و اسلامی سافٹ ویئر تیار کئے ہیں۔ ملاحظہ فرمیں

(http://www.elariss.com)

15۔ المکتبۃ الشاملة :

المکتبۃ شاملۃ ایک جامع، بھرپور ہے۔ یہ صرف ایک جامد ذخیرہ کتب نہیں بلکہ آپ اس

میں اپنی ضرورت کے مطابق اضافہ و کمی بھی کر سکتے ہیں۔ اس خصوصیت کی وجہ سے یہ ایک تحقیقی

ذاتی لائبریری بھی بن سکتی ہے۔

واجبہ لکچر (www.adab-ur-diploma.com)

۱۔ مجمع عمومی عربی (www.adab-ur-diploma.com)

۲۔ مجمع اللغة العربية، القاهرة (www.arabicacademy.org.eg)

۳۔ ادب (www.adab.com)

۴۔ دیوان العرب (www.diwanalarab.com)

۵۔ شبكة الشعر (www.alsh3r.com)

۶۔ مشاہیر العرب (www.mashaheer.com)

۷۔ موقع القصة العربية (www.arabicstory.net)

۸۔ ملتقى باكستان العربی (www.pakarabic.com)

آپ کتاب کو صفحہ در صفحہ پڑھ سکتے ہیں۔

☆ کتاب اور اس کے مؤلف کا مکمل تعارف معلوم کر سکتے ہیں۔

☆ کتاب کو سافٹ ویئر سے باہر text file میں منتقل کر سکتے ہیں۔

☆ کتاب کے اندر کسی غلطی کی تلاش کر سکتے ہیں۔

☆ کتاب میں رد و بدل کر سکتے ہیں۔

☆ متن اور شرح کو ملا کر پڑھ سکتے ہیں۔

☆ موجودہ سکرین میں اپنے مطلب کی عبارت تلاش کر سکتے ہیں۔

☆ اگر آپ (عرض) یا (تحریر) کتاب کی سکرین پر ہیں تو آپ تعلیقات اور شرح

کے اندر سے اپنی ضرورت کا مواد تلاش کر سکتے ہیں۔

☆ آپ کتاب کے جس صفحہ پر بھی موجود ہیں، اس پورے صفحہ کو یا مخصوص مطلوبہ

عبارت کو مکمل حوالے کے ساتھ کاپی کر کے ورڈ (Word) کی فائل میں لے

جاسکتے ہیں۔

یہ تمام سہولیات سکرین پر موجود ہوتی ہیں۔ اگرچہ ان میں کچھ اضافہ بھی ہو سکتا ہے اس کا

مطلب ہے کہ موجودہ عمل کے دوران آپ کو ان کی ضرورت نہیں۔

☆ بحث فی القرآن الکریم و تفسیرہ :

(Search in Quran & Interpretation of the Quran)

مکتبہ شام قرآن ریمو ورتا سیر میں تلاش کے اعتبار سے بھی اہم ثانی نہیں رہتا۔ تلاش کے

یہ دیا گیا قرآن پاک صحف مدینہ منورہ ہے اور مکمل اعراب کے ساتھ ہے۔ اس میں باقیہ صفحہ نمبر،

طریق کار:

(Search options see page 26)

مکتبہ شریعت آپ انس میں search کا اختیار دیتے ہے آپ کتاب کے عنوانات، متن اور تعلیقات تینوں میں سرچ کر سکتے ہیں۔ آپ یہ بھی وقت میں دس عبارتوں کی تلاش کر سکتے ہیں۔ آپ اس کے لیے (و) اور (ا) کا محدود محدود استعمال کر سکتے ہیں، مثلاً آپ اس حدیث کی تلاش کر سکتے ہیں

”وإن العبد ليتكلم بالكلمة من سخط الله لا يلقى بها

بالإيهوي بها في جهنم" وفي رواية "لا يرى بها بأساً"

نپ پئے سرق باک (First Search Box) میں ریکھ کر (تکملہ ہالٹ) دوسرے میں (خطہ
 یہ متعین اور ہر پرے (۰) پہلے ہرے (۱) کریں۔ اس نامناسب یہ ہرے کا کہ آپ مطلوبہ پتہ میں ان
 دونوں مہارتوں کو دیکھنا چاہتے ہیں۔

اُ آپ (ا) کے تحت سرچ کریں تو سرخ ہاسٹی پیس میں Bar Line میں
 (ایسی ج) (+) دواؤں میں (+) ہے (-) نہیں اور (=) ہیں پینچو (سبب بحث)
 کے متن پر کلک کر دیں۔

آپ ایک سے زیادہ الفاظ یا عبارات لکھ کر سرق کر سکتے ہیں۔ لیکن جب آپ (و and) کے ساتھ تلاش کر رہے ہو تو سرق ہرے آگے (م) (مرتبہ) پر چیک لگا کر تلاش کر سکتے ہیں۔ وہ آپ کے سامنے آجائے گی۔ اس کے ساتھ اگر آپ (م) (مرتبہ) پر چیک کریں گے تو آپ کی سرق کر، چچے میں وہ اب جہاں نہیں بھی یہ غلط ہوگا۔ آپ کے سامنے آجائے گی۔ مثلاً (صلاة العبد، الصلاة، وما كان صلاتهم عند البيت) لیکن تیز ترین سرق کے لیے چیک لگا دینا بہتر ہے۔

سرخ بار کے نیچے "تجامل الفروق بین الهمزات وسجوها" کو پہلے سے چپک لگا ہوتا ہے، اس کو ایسے ہی رکھنا بہتر ہے۔ یونکہ عربی میں (ا، آ) ایک لگ لگ حیثیت رکھتا ہے، مگر آپ اس چیز کا خیال نہ رکھیں گے تو آپ کی چار صورتوں میں سے کوئی بھی صورت ملے گی وہ آپ کے سامنے

[illegible]

اس سلسلے میں کھنٹے، اسے پاکس میں آپ دواؤں سے اور چند نمبر ۱۰ کوکا ورجن دواؤں کی
 عدد دار ایک حد میں کل صفحت اور صفحے میں کل حرف کی قدر لکھ کر انٹریں، کتاب کو آپ کی ملاحظہ پر
 ترتیب لگ جائے گی۔ اسی طرح سکریں میں اوپر دائیں طرف (انحصار، فضاء، تعلق) کے بن پر ٹک
 کرے سے کتاب میں تعلق کا پائس نکالو، اور بند کیا جا سکتا ہے۔ اس کھلے صفحے میں، اس کا
 میں مٹن پر ٹک کر کے ٹیکسٹ کو Undo Paste Copy Cut, Select اور اختیار شدہ
 عبارت کو اسی یا ایلی عنوان دے سکتے ہیں، اس عبارت کو کھلے یا چھپے صفحے پر منتقل کر سکتے ہیں یا
 عبارت میں کسی علامت کا اضافہ یا کسی عبارت کو حاشے یا فٹ نوٹ میں تبدیل کر سکتے ہیں۔

سکرین کے اوپر کے ٹن عمومی طریقے سے ہی کام کرتے ہیں۔

مکتبہ شامہ ایک ایسی ماہریری ہے جس کا مکمل اہمائی آپ اپنی مرضی کے مطابق تبدیل کر سکتے ہیں۔ مثلاً کتاب کی تقویت، اپنی کتابوں کے نام، ان کے اقسام، بطور Cards وغیرہ میں تبدیلی کر سکتے ہیں۔ ان تمام امور کے لیے (عرفہ التحكم) کا آپشن موجود ہے۔ طریق کار:

مینو بار سے (شاشات خاصہ) غرضتہ (نظم) یا پروگرام کے مستقل بالائی آئیگنر میں سے (غرضتہ) پر کلک کیا جائے گا۔ اس پر سب سے پہلے اس میں ایک کتاب کی فہرست مونیٹر میں دکھائی دے گی۔ اس میں وہ تمام کتابیں اور فہرستیں ہیں جو اس میں شامل ہیں۔ اس کتاب سلیکٹ کریں۔ اس کتاب سے متعلق معلومات دوسرے ہکس میں سامنے آئیں گی۔ اس پر آپ مجموعی معلومات سے پرہیز کرنا چاہیں تو اس میں سے ایک کتاب یا فہرست پر کلک کریں۔ اس پر اس کی خاص قسم کی کتاب سے (اچھا) آپت سے ایک (نظم) کتابیں اس سے جدا کی جاتی ہیں۔ اس سے (اچھا) پر کلک لگائیں۔ ذیلی اختیارات:

اسی اس کی مجموعی نام میں تبدیلی کے لیے فہرست کے لیے ایک ہکس، اس میں نام لکھ کر (تغییر نام) پر کلک کریں

☆ بیان نام شامل کرنا ہو تو اسی ہکس میں نام لکھ کر (اضافہ قسم جدید) پر کلک کریں۔

☆ مجموعی نام دہر کی جانب منتقل کرنے کے لیے (حذف قسم) پر کلک کریں۔

☆ مجموعی نام نیچے طرف منتقل کرنے کے لیے (حذف قسم) پر کلک کریں۔

☆ جبکہ ختم کرنے کے لیے (حذف قسم) پر کلک کریں۔

☆ کسی نئی شامل کی گئی کتاب فہرست میں شامل کرنے کے لیے قرین آئیگن (فہرستہ) کتاب (پر کلک کریں۔

☆ مجموعی تمام کتاب کو حذف کرنے کے لیے (حذف فہرستہ) پر کلک کریں۔

مجموعی کی ذیلی فہرست طویل ہونے کی صورت میں خاص خانے میں نام لکھ کر (بحث عن) (اسم کتاب فی المجموعة الحالية) پر کلک کریں۔

تمام کتب میں تلاش کے لیے (بحث فی کل الكتب) پر کلک کریں۔

مجموعی کی ذیلی کتاب کے نام یا ترتیب میں تبدیلی حذف کی کتاب کی شمولیت کا صریح کار اس کی مجموعی کی طرح ہی ہے۔

اختیار: دو کتابوں کو مجموعی میں منتقل کرنے کے لیے فہرست کی زیریں جانب مطلوبہ مجموعی سلیکٹ کریں۔ (کل کتاب فی قسم) پر کلک کریں۔ اختیاریہ دو کتاب مطلوبہ مجموعی میں منتقل ہو جائے گی۔

اس طرح اس پر آپ تین چار کتابوں کو کسی ایک کتاب میں جمع کرنا چاہیں تو (Ctrl+Shift+Arrow keys) کے ذریعے کتابوں کو سلیکٹ کر کے (دفعہ الكتب) پر کلک کریں۔ یہ آپشن اس وقت میسر آتا ہے جب آپ ورڈ کی طرف سے Import میں یا یہ موقع کی بہت سے چھوٹی چھوٹی کتب ہوں تو آپ کتابوں سے زیادہ چھوٹی کتابیں چننے سے ان سب کو ایک مستقل کتاب میں جمع کر سکتے ہیں۔

سکرین میں بائیں جانب (بیانات الكتاب) کے خانے میں دو اختیارات ہوتے ہیں

☆ المؤلف کو سلیکٹ کرنے سے یہ مولف صرف اس کتاب کے ساتھ خاص ہو جائے گا۔ اس

صورت میں آپ مولف اور کتاب کے بارے میں حسب ضرورت معلومات میں اضافہ یا تبدیلی کر کے

Save سے کلک کریں تو یہ اضافہ بات Save ہو جائے گی۔

☆ لیکن زیادہ بہتر یہ ہے کہ دوسرے آپشن کو اختیار کیا جائے جس میں مولف کی وہی گئی فہرست

میں سے ایک نام کو سلیکٹ کریں (جو عموماً پہلے سے موجود ہوتا ہے) مثلاً تعمیر پٹری ہوگی گے تو

(الطبری، ابو جعفر) پہلے سے موجود ہوگا، اس صورت میں مولف کا تعارف (عرفہ التحكم) میں پہلے

سے موجود ہوگا۔ کیونکہ اس صورت میں کتاب مولف کے ساتھ مربوط ہوتی ہے، مولف کا یہ تعارف

مولف کی دیگر تمام کتب کے ساتھ add کر سکتے ہیں۔

مؤلفین کی فہرست میں نئے مولف کا اضافہ اس کے تعارف میں تغیر و تبدل وغیرہ۔
نام کے خانے کے سامنے () لکھیں۔ یہ ایک ایسا عمل ہے جس سے وہ خانے میں اضافہ
تبدیلیاں کرنے کے بعد آپ واپس سابقہ ورژن میں آسکتے ہیں۔

آپ اختیار کردہ کتاب کو کسی بھی وقت پروگرام میں تلاش سے ہٹا سکتے ہیں۔
فہرست سے مستحکم لگانا چاہیں تو (حفظ الکتاب من قائمة البحث) پر کلک لگادیں۔
اب کتاب پر آپ آئیں تو کتابیں تلاش سے ہٹا دیں۔ یہ آپ کی کتابوں میں
شامل ہوگی۔ اس آپشن کا مدد سے یہ اضافہ مستحکم شدہ متنوں کے سامنے اختیار
ہو سکتا ہے۔ آپ کی کتاب میں یہ اضافہ ہونے پر وہ متن جو اس میں قیود پر
کے موافق اور دوسری ناموافق، ایک اعراب کے ساتھ اور دوسری بغیر اعراب کے ہو، لیکن
دونوں میں کتاب سے وقت کا سیٹ اور فہرست میں کتاب سے اس کے نام میں
سے کی ایک کھڑکی ہو جائے گی۔ اس سے آپ اس کتاب کو تلاش سے ہٹا سکتے ہیں
رکھیں۔ اس کو سلیکٹ کرنے کے بعد (حفظ بيانات الكتاب) (Save) پر ضرور
کلک کریں۔

کتاب کو مثبت کے اندر ہی compress کرنے سے آپ (مستند) کیونکہ یہ
کریں اس صورت میں کتاب غیر فہرست صورت میں ہوگی، جبکہ دوبارہ اس صورت میں
لے کے سے (عمل اظہار) پر کلک کریں۔ اور فہرست و فہرست کرنے سے (حذف
اظہار) پر کلک کریں۔

کتاب کے (بھتہ) (تورنی کارڈ) میں کتاب، مولف، موجودہ نسخہ، آیا کہ اعراب کے
ساتھ یہ نہیں، مضمون کے مطابق یہ نہیں کتاب کا مصدر، دیگر معلومات شامل ہوتی
ہیں۔ بھتہ کے قریب تیر کے نشان کی مدد سے (عن الکتاب) میں آپ کتاب سے متعلق
جبکہ (عن المؤلف) میں مؤلف سے متعلق معلومات میں تبدیلی، اضافہ کے (حقائق) نام
الکتاب) کی مدد سے Save کر سکتے ہیں۔ کتاب جس مجموعے میں شامل ہے، وغیرہ میں
ہائیں جامع "ٹری خانے میں اس کا نام دیا گیا ہوتا ہے۔
ونڈو کے دیگر تمام "ٹیکو نو" ایسی ہی کام کرتے ہیں۔

Writeable میں یہ پروگرام ہے جس میں کہ جب پروگرام Readable کی ڈی میں ہوتا
تحریر (Editing) وغیرہ کا کام ممکن نہ ہوگا۔

4 شائعہ المؤلفین (Authors' screen):

اس طرح کے خانے میں اضافہ ہوتا ہے کہ (انتخاب شاعرت) صرف کتابوں کا جدید اضافہ نہیں
ہوتا ہے بلکہ اس میں کتاب شامل کرنے اور ہٹانے سے موزوں اس کتاب کو ختم یا تبدیل کرنے کی سہولت بھی
ہوتی ہے۔ اسی طرح کس مولف کا تعارف شامل، ختم یا تبدیل کرنے کی سہولت بھی موجود ہے۔

شائعہ المؤلفین میں جانے کے لئے مینو بار سے (شائعات خاصہ)
پر کلک کریں۔ آپ اس خانے میں تبدیلیاں کر سکتے ہیں، اس میں جو معلومات کی ایک طویل
فہرست ہوتی ہے اس میں سے اپنے مطلوبہ نام منتخب کر سکتے ہیں۔ یہ فہرست آپ کے ناموں
کا مجموعہ ہے جس سے آپ کتاب میں اضافہ کر سکتے ہیں۔ اگر آپ اس میں موجود ہوں تو نیچے
دیکھیں اس میں ہر فہرست میں اضافہ کر سکتے ہیں۔ اس سے (ترجمہ مؤلف) کے خانے
سے اضافہ کا تعارف ہوگا۔ آپ چاہیں تو مولف کے نام اور تعارف میں تبدیلی بھی کر سکتے ہیں۔

5 نام میں تبدیلی

اگر مؤلف کا نام بدلتا ہو تو اس وسیط سے مؤلفین کی فہرست کے نیچے پہلے دیے گئے خانے
میں مؤلف کا نام تبدیل کر سکتے ہیں۔ اس سے حذف کر سکتے ہیں۔ نام تبدیل ہو جائے گا۔

5* نیا نام شامل کرنا:

دیئے گئے خانے میں مولف کا نام لکھ کر (اضافہ مؤلف جدید) پر کلک کریں، آپ کا دیا
گیا نام خود بخود درجی ترتیب سے فہرست میں شامل ہو جائے گا۔

5* کوئی نام حذف کرنا:

اگر کسی مولف کا نام حذف کرنا ہو تو اس وسیط سے فہرست کے نیچے (حذف المؤلف)
پر کلک کریں۔

5* ترجمہ المؤلف میں تبدیلی

اس آپشن کی مدد سے آپ مولف کے تعارف میں اضافہ یا رد و بدل کر سکتے ہیں۔ اس کے

وہندو کے دیگر پیشروں میں (بطریقہ انتخاب) (کتاب کا مختصر تعارف) (تفصیل سرچ) و ہندو کی دیگر تصانیف کی فہرست شامل ہے۔ (اس کی کتاب وہاں ہندو کی تصانیف میں شامل کرنے کے لیے) (غرضہ تنظیم) کا متعلق (جو) یہ سب کچھ آپ کی ٹکریں پر ملاحظہ فرماتے ہیں۔ ہندوستانی تمام ہندو بھی حسب دستور کام کرتے ہیں۔

یہ مذہب متین قوتوں سے مالا مال ہے اور جو ایسے ملاحوں کی شوق کامیابی کی امید
متن کی کئی دیگر شروحوں کے بیک وقت مطالعے کی سہولت بھی دیتا ہے۔
طریق کار۔

[illegible]

اب شروعات کی فہرست میں سے (فتح الباری لایں حجر) پر کلک کریں۔ آپ دیکھیں

[illegible]

(Screen import and export of electronic books)

یہ عمل اور اُسے ذرا مختلف ہوتا ہے۔ $\exp \pi$ کی جانے والی مکتبہ شہادہ کی تمام خصوصیات
کی حامل ہوں گی۔ اس میں صحاحات کے نمبر اور موضوعات کی ترتیب، حدیث اور اس کی شرح کے ماہین

پہلے، دوسرے، تیسرے، چوتھے، پانچویں، چھٹے، ساتویں، اسی کے بعد دوبارہ وہیں ملکتے ہیں رکھنا چاہیے، یا نئی کتاب شامل کرنا چاہیے۔ پروگرام کے مینو بار میں (خدمات... اسٹیراڈکٹ الیکٹرونک) پر کلک کریں۔ آپ کے سامنے کتابوں کی فہرست آئے گی۔ اس میں کتابت شدہ کے جس مجموعہ میں آپ چاہیے کتاب کو رکھنا چاہتے ہیں، اس کا نام یاد رکھیں۔ تب کتابت شدہ کے مینو بار میں آئیگوں (اسٹیراڈکٹ الیکٹرونک) پر کلک کریں۔

۱۲۔ شائعہ احرار کا کتاب لکھنے کا حق (Import text file screen):

آپ عتبہ شامہ سے اپنی کسی کتاب پوری پوری بندہ دستخط سے تہذیب سے حامل ہیں
مقتل سے۔ اگر کتاب کی شرح ہی مانجو، وہ آسے اختیار ہوگا کہ آپ اصل متن کو شرح سے اوپر ظاہر
رہا یا چھپا میں۔ کی طرف اشارہ یہ رہتے وقت چاہیں تو کیت کا متن سامنے رکھیں یا صرف تفسیر کا
دیکھ سکیں۔ اس سے یہ کتاب سامنے ہو جائے گا اس میں حامل سے یہ صفحات میں مطلوبہ
فاصلہ (Space) بندہ دستخط سے اختیار کتاب پر کئی تحدیث کی فاقی اصل کتاب یا کتاب کے
کسی خاص جزو یا صفحات کا حصول اور عرب سے ساتھ یا عرب کے بغیر کتاب کی فاقی کے آپشن
ہوتے ہیں۔ اس کے بعد آپ کتاب کو جہاں رکھنا چاہیں وہ Location سنیکٹ کریں اور (تحویل
کتاب) کے آئیکون پر کلک کریں، کتاب مطلوبہ جگہ پر علیحدہ فونڈر میں سجائے گی۔ مکتبہ شامہ کے
دو تھے ورژن (Fourth Version) میں مندرجہ ذیل غنائات کے تحت آتے آتے کو درج کیا گیا ہے

التفاسير، علوم القرآن، متون الحديث، الاجراء الحديثية، كتب ابن ابي الدنيا،
شروح الحديث، كتب العلل والسئالات، كتب التعرّيج، كتب الالباس، مصطلح
وعوم الحديث، الرجال والتراجم والطبقات، المعقّده، العقيدة المسندة، كتب الانساب،
اصول وقواعد الفقه، فقه حنفى، فقه مالكى، فقه شافعى، فقه حنبلى، فقه عام، السياسة

[illegible]

عملی طریق کار

تسلیب ملک میں شامل کی تسلیب میں دی تہذیبی کمپین میں تسلیب واحد ہے۔
 کہ تسلیب صرف تسلیب تہذیبی ہے تسلیب میں دی تہذیبی۔ وہاں تسلیب تسلیب تسلیب
 سے ہاں تسلیب میں اس میں مطلوب تہذیبی کے بعد دوبارہ ملنے میں شامل کر دیں۔
 Export کرنے کا طریقہ:

اس طرح آپ مختلف باتیں دہرائیں گے۔ $x|H$ اس کی ایک پیمائش ہے۔ یہ کی جاسکتی ہے۔

پروگرام سے ہونے والی پرکھ پر مبنی ہے (حرث کتاب سید اختر) یہ ایک کتاب
 میں دیکھا جا رہا ہے (خدمات تصدیق کتاب لکھ ویت) پرکھ کریں آپ کے سامنے ایک ہاں ہے
 کا جس میں دیکھ جائیں کہ فہرست دہائی فہرست میں سب سے پہلی جگہ پرکھ کا نام ہوگا مثلاً
 فقیر، فقیر، علوم قرآن اور پھر ہی عنوان کے تحت آئے گی تمام کتب کتاب سید اختر کے
 بعد سامنے تیرے نشان (در کتاب لکھ ویت) پرکھ کریں، وہ کتاب سامنے آئے ہاں میں
 چلی جائے گی۔ اگر کسی کی تمام کتابیں Export کرنا چاہیں تو (ادان جمع کتاب) پرکھ کریں، یہ
 کتاب کو Desecrate کرنے کے لیے (ستود کتاب لکھ ویت) اور پورے مجموعے کو اسی کرنے کے
 لیے (ستود جمع کتاب) (دو تیروں) پرکھ کریں، اختیار کردہ کتاب کا تعارف دیکھنے کے لیے
 (حق کتاب) پرکھ کریں۔ جس آپ کتاب میں سید اختر میں آپ کتاب Export کرے
 کے بعد محدود کرنے کی جگہ سیٹ کرنے کے لیے (ستود کتاب لکھ ویت) پرکھ کرے
 اس جگہ کا تعین کریں۔ جسے تعین کے بعد (خاکاں) کے سامنے آئے ہاں پرکھ کریں۔
 Export ہاں شروع ہو جائے گا۔ اس عمل کی تکمیل کے بعد کتاب کا ٹیکون سید اختر میں سامنے
 آئے گا۔ یہاں سے آپ کتاب کو کھول کر استعمال کر سکتے ہیں۔

کتب احادیث کے اردو اور انگریزی تراجم کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے
صحیح بخاری۔ صحیح مسلم۔ جامع ترمذی۔ سنن ابوداؤد۔ سنن نسائی۔ سنن ابن ماجہ۔ شاکل
نہی۔ موطا امام مالک۔ مشکاۃ المصابیح۔ سنن داری۔ مستد امام احمد۔

Sahih Bukhari- Sahih Muslim- Sunan Abu Dawood- Mu
Inam Malik- Jame Tirmazi- Shamaill Tirmizi

آسان قرآن وحدیث کا سافٹ ویئر حاصل کرنے کے لئے مندرجہ ذیل e-mail پر ہر ہفتہ

ن مکتا ہے۔ easyquranwahadees@gmail.com

چوتھا مرحلہ: علمی مواد کی جمع آوری

(Data Collection)

یہ مرحلہ نیا تیار کیا گیا نام مرحلہ ہے اور مقصد اس کے لئے تحقیق ہے پاس اینٹیں مصاد
دونا ضروری ہیں جن کی مدد سے وہ پہلے موضوع کے بارے میں معلومات جمع کر سکے۔ معلومات اور
علمی مواد کے مصاد مختلف نوعیت کے ہوتے ہیں جن میں سے چند اہم یہ ہیں
کتابیں، انسائیکلو پیڈیا، مجلات، رسائل، پیکچرز، دستاویزات، انٹرویوز، سوانح نامے،
مشاہدہ، تجربہ، آزمائش (Test)۔

معلومات و بیانات جمع کرنے کے ان دس مصاد کو دو بڑی قسموں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے:

1۔ پہلی قسم: پانچ مصاد پر مشتمل ہے۔

(کتابیں، انسائیکلو پیڈیا، مجلات، رسائل، پیکچرز اور دستاویزات) مصاد کی یہ قسم تحقیق کے
لئے سابق محققین کے تیار کردہ بیانات (Ready Data) فراہم کرتی ہے اور یہ مصاد براہیری میں
موجود ہوتے ہیں۔

2۔ دوسری قسم: دیگر پانچ مصاد پر مشتمل ہوتی ہے۔

(انٹرویوز، سوال نامے، (Questionnaire) مشاہدہ، (Observation) تجربہ،

(Experiment) اور آزمائش (Test) ان مصاد میں معلومات و مواد تیار شدہ حالت میں

فہم، لآخلاق والآداب والرقائق، السیرۃ والشمال الشریقۃ، کتب التاریخ، کتب البلدان،
علوم اللغة والمعاجم، کتب الادب، دواوین الشعر، فہارس الکتاب، الطبہ الوقی
الشرعیۃ، شروح اخری، الفقہ العام، معاجم اللغات الاخری، علوم القرآن، اخری،
التفسیر، اخری، مثنوی، اخری، المجلات والبحوث والدوریات، کتب عامۃ عوارج
سطاف التحقیق، طبغات اخری مکتب۔ الاجراء الحدیثیۃ، النحو والصرف، مصطلح
الحدیث، اصول الفقہ والقواعد الفقہیۃ، السیرۃ والشمال، التراجم والطبقات، کتب
التعریج وادوالد، الاغلاق والرقائق والادکار، الجوامع والمجلات وحوہا۔

یہ سافٹ ویئر بالکل مفت، تیار کیا گیا ہے۔ آپ اسے اپنے کمپیوٹر پر ڈاؤن لوڈ کر سکتے ہیں۔

http://www.sunnat.com

اس کے علاوہ اس ویب سائٹ سے آپ مکتبہ شامہ میں شامل ہونے والی نئی کتابوں اور نئے
اضافہ جات کو بھی Download کر سکتے ہیں۔

16۔ آسان قرآن وحدیث: (Easy Quran wa Hadees)

یہ سافٹ ویئر مشہور ادارہ (AI Quran Facts and Statistics) A Q F S
برمت مارکیٹ انڈیا کارڈن ٹاؤن، تھروکاتیا رومہ ہے۔ اس پروگرام کا ورژن (2.1) قرآن مجید کی
روترجمہ، گیارہ انگریزی تراجم، گیارہ کتب حدیث کے روترجمہ اور چھ کتب احادیث کے انگریزی
تراجم پر مشتمل ہے۔ اس پروگرام میں مکمل عربی ورژن کے ساتھ آڈیو، غلط اور مضبوط
کے حساب سے تلاش کی سہولت موجود ہے۔

ترجمہ و تفسیر کی۔ ترجمہ و تفسیر مدنی۔ ترجمہ و تفسیر عثمانی۔ ترجمہ و تفسیر ابن اثیر۔ ترجمہ و تفسیر کنز
المایین۔ ترجمہ و تفسیر ڈاکٹر محمد عثمان (الکتاب) ترجمہ و تفسیر تیسرے قرآن۔ ترجمہ مولانا محمد علی۔ ترجمہ
عرفان القرآن۔ ہا آواز ترجمہ فتح محمد جالندھری۔ قرآن مجید کی تلاوت۔

English Translations: Matiana Abdu Majid Daryabadi- Abdullah

Yusu Ali- Dr Muhammad Taqi-ud-Din Al Hilali- Dr. Muhammad

Muhsin Khan M. Pickthal Shaki- Irfan ul-Quran (Dr M.

6۔ اگر فقہاء یہ کہتے ہیں کہ حاکم فی الملک فی الملک ملک ہے، تو اس پر۔
معنوی یعنی مفہومی اعتبار سے نقل کیا جائے گا۔ محقق ہے کہ اسلوب و روپ الفاظ میں
تمام مندرجات کا خلاصہ کرتے ہوئے لکھے گا، لیکن جن مصادر و مراجع سے نقل کر رہا ہے ان
کا حوالہ ضرور درج کرے گا۔

پہلے یہاں پر ایک مہاجر تھوڑا سا تھا۔ مگر اب اس نے ہزاروں ہجرت کر کے یہاں آ گیا ہے۔ یہاں پر ایک مہاجر تھوڑا سا تھا۔ مگر اب اس نے ہزاروں ہجرت کر کے یہاں آ گیا ہے۔

معلومات کو ضرورت کے وقت کے لئے محفوظ رکھے۔

12۔ مشاعرے لکھنے کے بعد بھی تحقیق کا رد و سبب رکھئے تاکہ تحقیق میں اس موضوع سے متعلق مزید معلومات کے حصول میں اسے آسانی رہے۔

خود تیار کردہ مواد کے مصدور (Initiated Data Sources)

جیسا کہ ابھی ذکر ہوا مواد کی جمع آوری کے 10 اہم ذرائع ہیں، جن میں سے پانچ کو (Ready Data Sources) کہا جاتا ہے۔ یہ پانچ مصدور درج ذیل ہیں جن میں سے:

1۔ انٹرویو (Interview)

بعض اوقات کسی موضوع پر معلومات کسی شخص سے ملنے سے تحقیق کو آسان بناتا ہے۔ پھر یہ شخص غرضی ہوتا ہے کہ جب تحقیق کے لئے فراہم کیا گیا ہے تو ایک ایک انداز پر لکھا جاتا ہے۔ یہ تحقیق کو آسان بناتا ہے کہ جب تحقیق ایک جماعت یا گروپ سے روئے عمل و اندویش کے ذریعے رپورٹ کرنا ہے۔ چنانچہ اندویش کا مقدمہ در منظر مد میں سے جاتا ہے، ایسے اندویش کے لئے تحقیق پہلے سے سوچنا ایک ضرورت تیار کر دیتا ہے، در پھر متعلقہ شخصوں کو اس سے سوچنے کے جوہات حاصل کر کے لکھ دیتا ہے، جبکہ بعض اندویش کو غیر منظم طریقہ بھی ہوتے ہیں، ان میں سوچتے پہلے سے تیار نہیں کی جاتی بلکہ کام کے انداز میں معلومات حاصل کی جاتی ہیں۔

2۔ سوال نامہ: (Questionnaire)

مواد و معلومات جمع کرنے کے لئے محقق بعض اوقات سوال نامہ تیار کرتا ہے، پھر اسے مطلوبہ افراد میں تقسیم کر دیتے ہیں اور ان کے جوابات اور رائے لکھی جاتی ہیں۔ پھر ان کا تجزیہ و تحلیل اور ان پر تبصرہ و تنقید کرتا ہے۔ یہ سوال نامہ بھی آزاد ہوتا ہے اور بھی مقید ہوتا ہے۔ آزاد سوال نامے میں صرف سوچتے لکھے جاتے ہیں، اور منظم جوابات کے لئے جگہ خالی چھوڑ دی جاتی ہے، جبکہ مقید سوال نامے میں سوچ کے ساتھ مختلف جوابات بھی لکھ دیئے جاتے ہیں، جن میں سے مسؤل نے ایک کا انتخاب کرنا ہوتا ہے۔ مقید سوال نامے کی شکلیں ہوتی ہیں، بعض اوقات جواب ہاں یا نہیں میں ہوتا

بعض اوقات سوچنے والے کو چار یا زیادہ انتخابت (Multiple Choice) دیئے جاتے ہیں، تاکہ اس میں سے ایک یا دو انتخاب کرنا پڑے۔ بعض اوقات جواب الفاظ کی شکل میں بھی ہوتا ہے۔ مثلاً جواب دینے والا یہ کہے "میں ان سب سے اتفاق کرتا ہوں۔ یا میں ان میں سے صرف ایک سے اتفاق کرتا ہوں یا میں نہیں جانتا" میں اس سے اختلاف کرتا ہوں۔"

مقید سوال نامے کی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں جواب دینا آسان ہوتا ہے، جبکہ آزاد سوال نامے کی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں ظہور رائے کی آزادی ہوتی ہے۔ کسی بھی سوال نامے کی کامیابی یا ناکامی اس پر منحصر ہے کہ اس میں آزاد سوال نامے کی بات اور مداف میں وضع و رہنمائی ہو۔

عام طور پر محقق سوال نامے کے ساتھ ایک خط (Covering Letter) بھی تحریر کرتا ہے، جس میں جواب دینے والے تحقیق کے مقصد اور سوال نامے کو مل کرنے کے بعد دیکھنے کا طریقہ بتایا جاتا ہے۔ کسی طرح سوال نامہ کا طویل بھی نہ ہو کہ جواب دینے والا اس سے بے نیاز ہو جائے۔ سوال نامہ تیار کرنے کے لئے یہ بھی شرط ہے کہ اس کا مقصد اثر کی قدر کے معنی جی نہ ہو، اور کسی کے لئے تکلیف (Hurt) کا باعث نہ بنے۔ (۲۹)

3۔ مشاہدہ (Observation)

محقق موضوع تحقیق سے متعلق اشیاء اور افراد کے نمونہ بات (Samples) کا بذات خود مشاہدہ کرتا ہے۔ کبھی وہ سڑک پر ٹریفک کے گزرنے کا، کبھی گلاس روم میں طبقہ کی حرکات و سکنات کا، کبھی سڑک عبور کرتے ہوئے لوگوں کے تصرفات، کبھی گفتگو کے دوران گفتگو کے اشارت اور کبھی سارا کرنے کے مختلف طریقوں یا لوگوں کے مختلف انداز گفتگو کا مشاہدہ کرتا ہے۔ چنانچہ بعض اوقات یہ مشاہدہ آزاد ہوتا ہے، جب محقق اس کے لئے کوئی پہلے سے خاکہ تیار نہیں کرتا اور بعض اوقات یہ مشاہدہ مقید ہوتا ہے جب محقق پہلے سے طے شدہ چند اہم نکات (Points) کا مشاہدہ کرتا ہے جو موضوع کے ساتھ خاص ہوتے ہیں۔ مشاہدہ معلومات جمع کرنے کا سب سے اعلیٰ مصدر (Source) ہے، کیونکہ اس میں محقق بذات خود اور چشم خود دیکھتا ہے، و بذات خود مشاہدات کو عین سرے کرتا ہے، اور پھر وہی ان کا تجزیہ کرتا ہے، اور وہی ان کی تفسیر و وضاحت کرتا ہے، اور وہی اس سے استخراج و استخراج کرتا ہے۔

کے پانی کا معیار کرنا چاہتا ہے تو واضح ہے کہ وہ دریا کے مارے پانی کا تجزیہ وہی نہیں کر سکتا۔ اس کے مختلف نمونوں (Samples) کو زیر غور لے گا۔ کسی طرح ان کو تحقیق کی مسد میں دوسری تکرار پر چھٹا چاہتا ہے تو ضروری نہیں وہ انھوں انسانوں کی رائے (Opinion) حاصل کرے بلکہ کافی ہے چند سو فرد کی بطور نمونہ رائے سے جان جائے۔ لہذا یہ نمونہ معیار کے تمام افراد کی نمائندگی کرنے والا ہو۔ کسی طرح اگر کسی تقابلی معیار کے بارے میں طلبہ کی رائے درکار ہو تو وہ طلبہ کا انٹرویو کر، ضروری نہیں، چند مخصوص طلبہ کا بطور نمونہ رائے (Survey) لے سکتا ہے۔ نمونہ جات (Samples) کا انتخاب اور خصوصیات مختلف گائیڈ ہیں جن میں سے چند دو کم اختصار کے ساتھ اکر کرتے ہیں۔

☆ سب سے سچے سمجھے منتخب کیا گیا نمونہ (Random Sample)

اس نمونے کی بنیاد اس معیار سے پر رکھی جاتی ہے کہ شمولیت معیار سے ہر فرد نمونے میں نمائندگی کا مساوی موقع حاصل ہو۔ اس کے سے حصے وقت قمرہ نداری کے ذریعے غیر ارادی انتخاب کیا جاتا ہے اور بعض اوقات غیر ارادی شمولیتی ٹیبلز (Random Tables) بیان جاتی ہیں۔

☆ طبقہ بندی نمونہ: (Stratified Sample)

اس نمونے میں معیار کے کوہر، تقسیم اور جنس کے اعتبار سے مختلف طبقات میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ پھر ہر طبقے سے ریڈم سیمپل (Random Sample) حاصل کیا جاتا ہے۔ اس طرح طبقہ بندی نمونہ غیر ارادی نمونے (Random Samples) سے بہتر ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر اگر ہم نے پیشہ ورانہ گروپس کے طبقہ بندی نمونے حاصل کرنا ہوں تو ہم پہلے نہیں ڈاکٹرز، انجینئرز، وکلاء اور اساتذہ کے مختلف طبقات میں تقسیم کریں گے، پھر ہر طبقے میں سے ایک ایک ریڈم نمونہ حاصل کریں گے۔

☆ دوہرا نمونہ: (Doubled Sample)

اس طریقہ کار میں پہلے افراد کے ایک غیر ارادی نمونہ (Random Sample) کا انتخاب کیا جاتا ہے پھر اس کی طرف ڈاک کے ذریعے سوال نامہ بھیج جاتا ہے، لیکن اس نمونے کے بعض افراد دوسرا سوال نامہ بھیج دیتے ورنہ ہی سوال نامہ واپس کرتے ہیں۔ ان جواب نہ دینے والوں کی ایک مستقل فہرست جو میں آتی ہے جسے جواب نہ دینے والے طبقے کا نام دیا جاتا ہے، اور یہ

اس نمونے میں پہلے نمونہ کے ساتھ ان افراد کے پیش نظر جواب نہ دینے والے طبقہ میں سے ایک غیر ارادی نمونہ (Random Sample) کا انتخاب کیا جاتا ہے اور مطلوبہ بیانات حاصل کرنے کے لئے ان کے ساتھ انٹرویو کیا جاتا ہے۔

☆ منظم نمونہ: (Systematic Sample)

اگر آپ کسی یونیورسٹی کے طلبہ کا نمونہ تیار کرنا چاہتے ہیں تو پہلے ان کے رجسٹریشن نمبر حاصل کیجئے۔ مثال کے طور پر پہلے ان طلبہ کو لیجئے جن کے رجسٹریشن نمبر غریب یا چھ سات کے عدد سے شروع ہوتے ہیں۔ اس طرح آپ تمام طلبہ میں تقریباً ہر پندرہواں نمونہ حاصل ہو جائے گا۔ اسی طرح اگر آپ حلقہ اور جگہ رجسٹریشن نمبر کے اعتبار سے طبقات جانیں گے تو آپ ہر کلاس میں سے 50 طلبہ کا نمونہ حاصل ہو جائے گا۔ کسی بھی نمونے کے بارے میں یہ بہت ضروری ہے کہ وہ 50 یا 100 یا 200 یا 300 یا 400 یا 500 یا 600 یا 700 یا 800 یا 900 یا 1000 یا 1100 یا 1200 یا 1300 یا 1400 یا 1500 یا 1600 یا 1700 یا 1800 یا 1900 یا 2000 یا 2100 یا 2200 یا 2300 یا 2400 یا 2500 یا 2600 یا 2700 یا 2800 یا 2900 یا 3000 یا 3100 یا 3200 یا 3300 یا 3400 یا 3500 یا 3600 یا 3700 یا 3800 یا 3900 یا 4000 یا 4100 یا 4200 یا 4300 یا 4400 یا 4500 یا 4600 یا 4700 یا 4800 یا 4900 یا 5000 یا 5100 یا 5200 یا 5300 یا 5400 یا 5500 یا 5600 یا 5700 یا 5800 یا 5900 یا 6000 یا 6100 یا 6200 یا 6300 یا 6400 یا 6500 یا 6600 یا 6700 یا 6800 یا 6900 یا 7000 یا 7100 یا 7200 یا 7300 یا 7400 یا 7500 یا 7600 یا 7700 یا 7800 یا 7900 یا 8000 یا 8100 یا 8200 یا 8300 یا 8400 یا 8500 یا 8600 یا 8700 یا 8800 یا 8900 یا 9000 یا 9100 یا 9200 یا 9300 یا 9400 یا 9500 یا 9600 یا 9700 یا 9800 یا 9900 یا 10000 یا 10100 یا 10200 یا 10300 یا 10400 یا 10500 یا 10600 یا 10700 یا 10800 یا 10900 یا 11000 یا 11100 یا 11200 یا 11300 یا 11400 یا 11500 یا 11600 یا 11700 یا 11800 یا 11900 یا 12000 یا 12100 یا 12200 یا 12300 یا 12400 یا 12500 یا 12600 یا 12700 یا 12800 یا 12900 یا 13000 یا 13100 یا 13200 یا 13300 یا 13400 یا 13500 یا 13600 یا 13700 یا 13800 یا 13900 یا 14000 یا 14100 یا 14200 یا 14300 یا 14400 یا 14500 یا 14600 یا 14700 یا 14800 یا 14900 یا 15000 یا 15100 یا 15200 یا 15300 یا 15400 یا 15500 یا 15600 یا 15700 یا 15800 یا 15900 یا 16000 یا 16100 یا 16200 یا 16300 یا 16400 یا 16500 یا 16600 یا 16700 یا 16800 یا 16900 یا 17000 یا 17100 یا 17200 یا 17300 یا 17400 یا 17500 یا 17600 یا 17700 یا 17800 یا 17900 یا 18000 یا 18100 یا 18200 یا 18300 یا 18400 یا 18500 یا 18600 یا 18700 یا 18800 یا 18900 یا 19000 یا 19100 یا 19200 یا 19300 یا 19400 یا 19500 یا 19600 یا 19700 یا 19800 یا 19900 یا 20000 یا 20100 یا 20200 یا 20300 یا 20400 یا 20500 یا 20600 یا 20700 یا 20800 یا 20900 یا 21000 یا 21100 یا 21200 یا 21300 یا 21400 یا 21500 یا 21600 یا 21700 یا 21800 یا 21900 یا 22000 یا 22100 یا 22200 یا 22300 یا 22400 یا 22500 یا 22600 یا 22700 یا 22800 یا 22900 یا 23000 یا 23100 یا 23200 یا 23300 یا 23400 یا 23500 یا 23600 یا 23700 یا 23800 یا 23900 یا 24000 یا 24100 یا 24200 یا 24300 یا 24400 یا 24500 یا 24600 یا 24700 یا 24800 یا 24900 یا 25000 یا 25100 یا 25200 یا 25300 یا 25400 یا 25500 یا 25600 یا 25700 یا 25800 یا 25900 یا 26000 یا 26100 یا 26200 یا 26300 یا 26400 یا 26500 یا 26600 یا 26700 یا 26800 یا 26900 یا 27000 یا 27100 یا 27200 یا 27300 یا 27400 یا 27500 یا 27600 یا 27700 یا 27800 یا 27900 یا 28000 یا 28100 یا 28200 یا 28300 یا 28400 یا 28500 یا 28600 یا 28700 یا 28800 یا 28900 یا 29000 یا 29100 یا 29200 یا 29300 یا 29400 یا 29500 یا 29600 یا 29700 یا 29800 یا 29900 یا 30000 یا 30100 یا 30200 یا 30300 یا 30400 یا 30500 یا 30600 یا 30700 یا 30800 یا 30900 یا 31000 یا 31100 یا 31200 یا 31300 یا 31400 یا 31500 یا 31600 یا 31700 یا 31800 یا 31900 یا 32000 یا 32100 یا 32200 یا 32300 یا 32400 یا 32500 یا 32600 یا 32700 یا 32800 یا 32900 یا 33000 یا 33100 یا 33200 یا 33300 یا 33400 یا 33500 یا 33600 یا 33700 یا 33800 یا 33900 یا 34000 یا 34100 یا 34200 یا 34300 یا 34400 یا 34500 یا 34600 یا 34700 یا 34800 یا 34900 یا 35000 یا 35100 یا 35200 یا 35300 یا 35400 یا 35500 یا 35600 یا 35700 یا 35800 یا 35900 یا 36000 یا 36100 یا 36200 یا 36300 یا 36400 یا 36500 یا 36600 یا 36700 یا 36800 یا 36900 یا 37000 یا 37100 یا 37200 یا 37300 یا 37400 یا 37500 یا 37600 یا 37700 یا 37800 یا 37900 یا 38000 یا 38100 یا 38200 یا 38300 یا 38400 یا 38500 یا 38600 یا 38700 یا 38800 یا 38900 یا 39000 یا 39100 یا 39200 یا 39300 یا 39400 یا 39500 یا 39600 یا 39700 یا 39800 یا 39900 یا 40000 یا 40100 یا 40200 یا 40300 یا 40400 یا 40500 یا 40600 یا 40700 یا 40800 یا 40900 یا 41000 یا 41100 یا 41200 یا 41300 یا 41400 یا 41500 یا 41600 یا 41700 یا 41800 یا 41900 یا 42000 یا 42100 یا 42200 یا 42300 یا 42400 یا 42500 یا 42600 یا 42700 یا 42800 یا 42900 یا 43000 یا 43100 یا 43200 یا 43300 یا 43400 یا 43500 یا 43600 یا 43700 یا 43800 یا 43900 یا 44000 یا 44100 یا 44200 یا 44300 یا 44400 یا 44500 یا 44600 یا 44700 یا 44800 یا 44900 یا 45000 یا 45100 یا 45200 یا 45300 یا 45400 یا 45500 یا 45600 یا 45700 یا 45800 یا 45900 یا 46000 یا 46100 یا 46200 یا 46300 یا 46400 یا 46500 یا 46600 یا 46700 یا 46800 یا 46900 یا 47000 یا 47100 یا 47200 یا 47300 یا 47400 یا 47500 یا 47600 یا 47700 یا 47800 یا 47900 یا 48000 یا 48100 یا 48200 یا 48300 یا 48400 یا 48500 یا 48600 یا 48700 یا 48800 یا 48900 یا 49000 یا 49100 یا 49200 یا 49300 یا 49400 یا 49500 یا 49600 یا 49700 یا 49800 یا 49900 یا 50000 یا 50100 یا 50200 یا 50300 یا 50400 یا 50500 یا 50600 یا 50700 یا 50800 یا 50900 یا 51000 یا 51100 یا 51200 یا 51300 یا 51400 یا 51500 یا 51600 یا 51700 یا 51800 یا 51900 یا 52000 یا 52100 یا 52200 یا 52300 یا 52400 یا 52500 یا 52600 یا 52700 یا 52800 یا 52900 یا 53000 یا 53100 یا 53200 یا 53300 یا 53400 یا 53500 یا 53600 یا 53700 یا 53800 یا 53900 یا 54000 یا 54100 یا 54200 یا 54300 یا 54400 یا 54500 یا 54600 یا 54700 یا 54800 یا 54900 یا 55000 یا 55100 یا 55200 یا 55300 یا 55400 یا 55500 یا 55600 یا 55700 یا 55800 یا 55900 یا 56000 یا 56100 یا 56200 یا 56300 یا 56400 یا 56500 یا 56600 یا 56700 یا 56800 یا 56900 یا 57000 یا 57100 یا 57200 یا 57300 یا 57400 یا 57500 یا 57600 یا 57700 یا 57800 یا 57900 یا 58000 یا 58100 یا 58200 یا 58300 یا 58400 یا 58500 یا 58600 یا 58700 یا 58800 یا 58900 یا 59000 یا 59100 یا 59200 یا 59300 یا 59400 یا 59500 یا 59600 یا 59700 یا 59800 یا 59900 یا 60000 یا 60100 یا 60200 یا 60300 یا 60400 یا 60500 یا 60600 یا 60700 یا 60800 یا 60900 یا 61000 یا 61100 یا 61200 یا 61300 یا 61400 یا 61500 یا 61600 یا 61700 یا 61800 یا 61900 یا 62000 یا 62100 یا 62200 یا 62300 یا 62400 یا 62500 یا 62600 یا 62700 یا 62800 یا 62900 یا 63000 یا 63100 یا 63200 یا 63300 یا 63400 یا 63500 یا 63600 یا 63700 یا 63800 یا 63900 یا 64000 یا 64100 یا 64200 یا 64300 یا 64400 یا 64500 یا 64600 یا 64700 یا 64800 یا 64900 یا 65000 یا 65100 یا 65200 یا 65300 یا 65400 یا 65500 یا 65600 یا 65700 یا 65800 یا 65900 یا 66000 یا 66100 یا 66200 یا 66300 یا 66400 یا 66500 یا 66600 یا 66700 یا 66800 یا 66900 یا 67000 یا 67100 یا 67200 یا 67300 یا 67400 یا 67500 یا 67600 یا 67700 یا 67800 یا 67900 یا 68000 یا 68100 یا 68200 یا 68300 یا 68400 یا 68500 یا 68600 یا 68700 یا 68800 یا 68900 یا 69000 یا 69100 یا 69200 یا 69300 یا 69400 یا 69500 یا 69600 یا 69700 یا 69800 یا 69900 یا 70000 یا 70100 یا 70200 یا 70300 یا 70400 یا 70500 یا 70600 یا 70700 یا 70800 یا 70900 یا 71000 یا 71100 یا 71200 یا 71300 یا 71400 یا 71500 یا 71600 یا 71700 یا 71800 یا 71900 یا 72000 یا 72100 یا 72200 یا 72300 یا 72400 یا 72500 یا 72600 یا 72700 یا 72800 یا 72900 یا 73000 یا 73100 یا 73200 یا 73300 یا 73400 یا 73500 یا 73600 یا 73700 یا 73800 یا 73900 یا 74000 یا 74100 یا 74200 یا 74300 یا 74400 یا 74500 یا 74600 یا 74700 یا 74800 یا 74900 یا 75000 یا 75100 یا 75200 یا 75300 یا 75400 یا 75500 یا 75600 یا 75700 یا 75800 یا 75900 یا 76000 یا 76100 یا 76200 یا 76300 یا 76400 یا 76500 یا 76600 یا 76700 یا 76800 یا 76900 یا 77000 یا 77100 یا 77200 یا 77300 یا 77400 یا 77500 یا 77600 یا 77700 یا 77800 یا 77900 یا 78000 یا 78100 یا 78200 یا 78300 یا 78400 یا 78500 یا 78600 یا 78700 یا 78800 یا 78900 یا 79000 یا 79100 یا 79200 یا 79300 یا 79400 یا 79500 یا 79600 یا 79700 یا 79800 یا 79900 یا 80000 یا 80100 یا 80200 یا 80300 یا 80400 یا 80500 یا 80600 یا 80700 یا 80800 یا 80900 یا 81000 یا 81100 یا 81200 یا 81300 یا 81400 یا 81500 یا 81600 یا 81700 یا 81800 یا 81900 یا 82000 یا 82100 یا 82200 یا 82300 یا 82400 یا 82500 یا 82600 یا 82700 یا 82800 یا 82900 یا 83000 یا 83100 یا 83200 یا 83300 یا 83400 یا 83500 یا 83600 یا 83700 یا 83800 یا 83900 یا 84000 یا 84100 یا 84200 یا 84300 یا 84400 یا 84500 یا 84600 یا 84700 یا 84800 یا 84900 یا 85000 یا 85100 یا 85200 یا 85300 یا 85400 یا 85500 یا 85600 یا 85700 یا 85800 یا 85900 یا 86000 یا 86100 یا 86200 یا 86300 یا 86400 یا 86500 یا 86600 یا 86700 یا 86800 یا 86900 یا 87000 یا 87100 یا 87200 یا 87300 یا 87400 یا 87500 یا 87600 یا 87700 یا 87800 یا 87900 یا 88000 یا 88100 یا 88200 یا 88300 یا 88400 یا 88500 یا 88600 یا 88700 یا 88800 یا 88900 یا 89000 یا 89100 یا 89200 یا 89300 یا 89400 یا 89500 یا 89600 یا 89700 یا 89800 یا 89900 یا 90000 یا 90100 یا 90200 یا 90300 یا 90400 یا 90500 یا 90600 یا 90700 یا 90800 یا 90900 یا 91000 یا 91100 یا 91200 یا 91300 یا 91400 یا 91500 یا 91600 یا 91700 یا 91800 یا 91900 یا 92000 یا 92100 یا 92200 یا 92300 یا 92400 یا 92500 یا 92600 یا 92700 یا 92800 یا 92900 یا 93000 یا 93100 یا 93200 یا 93300 یا 93400 یا 93500 یا 93600 یا 93700 یا 93800 یا 93900 یا 94000 یا 94100 یا 94200 یا 94300 یا 94400 یا 94500 یا 94600 یا 94700 یا 94800 یا 94900 یا 95000 یا 95100 یا 95200 یا 95300 یا 95400 یا 95500 یا 95600 یا 95700 یا 95800 یا 95900 یا 96000 یا 96100 یا 96200 یا 96300 یا 96400 یا 96500 یا 96600 یا 96700 یا 96800 یا 96900 یا 97000 یا 97100 یا 97200 یا 97300 یا 97400 یا 97500 یا 97600 یا 97700 یا 97800 یا 97900 یا 98000 یا 98100 یا 98200 یا 98300 یا 98400 یا 98500 یا 98600 یا 98700 یا 98800 یا 98900 یا 99000 یا 99100 یا 99200 یا 99300 یا 99400 یا 99500 یا 99600 یا 99700 یا 99800 یا 99900 یا 100000 یا 100100 یا 100200 یا 100300 یا 100400 یا 100500 یا 100600 یا 100700 یا 100800 یا 100900 یا 101000 یا 101100 یا 101200 یا 101300 یا 101400 یا 101500 یا 101600 یا 101700 یا 101800 یا 101900 یا 102000 یا 102100 یا 102200 یا 102300 یا 102400 یا 102500 یا 102600 یا 102700 یا 102800 یا 102900 یا 103000 یا 103100 یا 103200 یا 103300 یا 103400 یا 103500 یا 103600 یا 103700 یا 103800 یا 103900 یا 104000 یا 104100 یا 104200 یا 104300 یا 104400 یا 104500 یا 104600 یا 104700 یا 104800 یا 104900 یا 105000 یا 105100 یا 105200 یا 105300 یا 105400 یا 105500 یا 105600 یا 105700 یا 105800 یا 105900 یا 106000 یا 106100 یا 106200 یا 106300 یا 106400 یا 106500 یا 106600 یا 106700 یا 106800 یا 106900 یا 107000 یا 107100 یا 107200 یا 107300 یا 107400 یا 107500 یا 107600 یا 107700 یا 107800 یا 107900 یا 108000 یا 108100 یا 108200 یا 108300 یا 108400 یا 108500 یا 108600 یا 108700 یا 108800 یا 108900 یا 109000 یا 109100 یا 109200 یا 109300 یا 109400 یا 109500 یا 109600 یا 109700 یا 109800 یا 109900 یا 110000 یا 110100 یا 110200 یا 110300 یا 110400 یا 110500 یا 110600 یا 110700 یا 110800 یا 110900 یا 111000 یا 111100 یا 111200 یا 111300 یا 111400 یا 111500 یا 111600 یا 111700 یا 111800 یا 111900 یا 112000 یا 112100 یا 112200 یا 112300 یا 112400 یا 112500 یا 112600 یا 112700 یا 112800 یا 112900 یا 113000 یا 113100 یا 113200 یا 113300 یا 113400 یا 113500 یا 113600 یا 113700 یا 113800 یا 113900 یا 114000 یا 114100 یا 114200 یا 114300 یا 114400 یا 114500 یا 114600 یا 114700 یا 114800 یا 114900 یا 115000 یا 115100 یا 115200 یا 115300 یا 115400 یا 115500 یا 115600 یا 115700 یا 115800 یا 115900 یا 116000 یا 116100 یا 116200 یا 116300 یا 116400 یا 116500 یا 116600 یا 116700 یا 116800 یا 116900 یا 117000 یا 117100 یا 117200 یا 117300 یا 117400 یا 117500 یا 117600 یا 117700 یا 117800 یا 117900 یا 118000 یا 118100 یا 118200 یا 118300 یا 118400 یا 118500 یا 118600 یا 118700 یا 118800 یا 118900 یا 119000 یا 119100 یا 119200 یا 119300 یا 119400 یا 119500 یا 119600 یا 119700 یا 119800 یا 119900 یا 120000 یا 120100 یا 120200 یا 120300 یا 120400 یا 120500 یا 120600 یا 120700 یا 120800 یا 120900 یا 121000 یا 121100 یا 121200 یا 121300 یا 121400 یا 121500 یا 121600 یا 121700 یا 121800 یا 121900 یا 122000 یا 122100 یا 122200 یا 122300 یا 122400 یا 122500 یا 122600 یا 122700 یا 122800 یا 122900 یا 123000 یا 123100 یا 123200 یا 123300 یا 123400 یا 123500 یا 123600 یا 123700 یا 123800 یا 123900 یا 124000 یا 124100 یا 124200 یا 124300 یا 124400 یا 124500 یا 124600 یا 124700 یا 124800 یا 124900 یا 125000 یا 125100 یا 125200 یا 125300 یا 125400 یا 125500 یا 125600 یا 125700 یا 125800 یا 125900 یا 126000 یا 126100 یا 126200 یا 126300 یا 126400 یا 126500 یا 126600 یا 126700 یا 126800 یا 126900 یا 127000 یا 127100 یا 127200 یا 127300 یا 127400 یا 127500 یا 127600 یا 127700 یا 127800 یا 127900 یا 128000 یا 128100 یا 128200 یا 128300 یا 128400 یا 128500 یا 128600 یا 128700 یا 128800 یا 128900 یا 129000 یا 129100 یا 129200 یا 129300 یا 129400 یا 129500 یا 129600 یا 129700 یا 129800 یا 129900 یا 130000 یا 130100 یا 130200 یا 130300 یا 130400 یا 130500 یا 130600 یا 130700 یا 130800 یا 130900 یا 131000 یا 131100 یا 131200 یا 131300 یا 131400 یا 131500 یا 131600 یا 131700 یا 131800 یا 131900 یا 132000 یا 132100 یا 132200 یا 132300 یا 132400 یا 132500 یا 132600 یا 132700 یا 132800 یا 132900 یا 133000 یا 133100 یا 133200 یا 133300 یا 133400 یا 133500 یا 133600 یا 133700 یا 133800 یا 133900 یا 134000 یا 134100 یا 134200 یا 134300 یا 134400 یا 134500 یا 134600 یا 134700 یا 134800 یا 134900 یا 135000 یا 135100 یا 135200 یا 135300 یا 135400 یا 135500 یا 135600 یا 135700 یا 135800 یا 135900 یا 136000 یا 136100 یا 136200 یا 136300 یا 136400 یا 136500 یا 136600 یا 136700 یا 136800 یا 136900 یا 137000 یا 137100 یا 137200 یا 137300 یا 137400 یا 137500 یا 137600 یا 137700 یا 137800 یا 137900 یا 138000 یا 138100 یا 138200 یا 138300 یا 138400 یا 138500 یا 138600 یا 138700 یا 138800 یا 138900 یا 139000 یا 139100 یا 139200 یا 139300 یا 139400 یا 139500 یا 139600 یا 139700 یا 139800 یا 139900 یا 140000 یا 140100 یا 140200 یا 140300 یا 140400 یا 140500 یا 140600 یا 140700 یا 140800 یا 140900 یا 141000 یا 141100 یا 141200 یا 141300 یا 141400 یا 141500 یا 141600 یا 141700 یا 141800 یا 141900 یا 142000 یا 142100 یا 142200 یا 142300 یا 142400 یا 142500 یا 142600 یا 142700 یا 142800 یا 142900 یا 143000 یا 143100 یا 143200 یا 143300 یا 143400 یا 143500 یا 143600 یا 143700 یا 143800 یا 143900 یا 144000 یا 144100 یا 144200 یا 144300 یا 144400 یا 144500 یا 144600 یا 144700 یا 144800 یا 144900 یا 145000 یا 145100 یا 145200 یا 145300 یا 145400 یا 145500 یا 145600 یا 145700 یا 145800 یا 145900 یا 146000 یا 146100 یا 146200 یا 146300 یا 146400 یا 146500 یا 146600 یا 146700 یا 146800 یا 146900 یا 147000 یا 147100 یا 147200 یا 147300 یا 147400 یا 147500 یا 147600 یا 147700 یا 147800 یا 147900 یا 148000 یا 148100 یا 148200 یا 148300 یا 148400 یا 148500 یا 148600 یا 148700 یا 148800 یا 148900 یا 149000 یا 149100 یا 149200 یا 149300 یا 149400 یا 149500 یا 149600 یا 149700 یا 149800 یا 149900 یا 150000 یا 150100 یا 150200 یا 150300 یا 150400 یا 150500 یا 150600 یا 150700 یا 150800 یا 150900 یا 151000 یا 151100 یا 151200 یا 151300 یا 151400 یا 151500 یا 151600 یا 151700 یا 151800 یا 151900 یا 152000 یا 152100 یا 152200 یا 152300 یا 152400 یا 152500 یا 152600 یا 152700 یا 152

کسی مقالے میں جس قدر یہ دو عناصر عہد کے ساتھ جمع ہو جائیں تو اس کی عمر کی سبب میں کی قدر اضافہ ہوجاتا ہے۔ ایک مایہ ناز ادیب مایہ ناز شاعر یا شاعر شاعر کی عمر (م 370ھ) اپنی کتاب "الصوتلف والمختلف فی اسماء الشعراء وکنامہم والقبایہم و انسابہم" میں لکھتے ہیں:

یہ کلام کی تاثیر ختم ہو جائے گی اور اس کا حسن و نندہ ختم ہو جائے گا۔

☆۔ علمی تجزیہ:

قارئین کو قائل کرنے سے نہ دہری۔ نہ منہ بک کا نقلی فعل میں پوری میں نہیں
و تجزیہ کیا جائے کہ جس سے اس کے تمام پوشیدہ مضمون اور پیچیدہ جہات کی وضاحت اور تشریح ہو جائے۔
لیکن اس کے سے ایک معتدل اسلوب اختیار کرنا ہوتا ہے، چونکہ اس میں طویل۔ مگر قاری دیکھ کر اسے
دور نہ اتنا محنت ہو کہ قاری کی پیاس اور جستجو کو یہ سب نہ کہے۔ بلکہ یہ بھی نہ دہری سے کہ ایک موضوع
متعلق تمام آراء، روایات یا جہات اور تاخیر یہ نہیں کیا جائے۔

☆۔ موازنہ کی اہمیت:

فکائی وضاحت ورمونی کی تقریب میں $\Delta C C$ (comparison) سے متاثر ہوتا ہے۔
 نتیجہ حاصل طور پر کہ جب موازنہ غلط ہو جائے اور اختلاف پڑے تو یہ موازنہ کی وجہ سے تقریبیاتی
 ورغ ہوتی صورت پر موضوع کی پیرامی اور تعبیر سے بہت فرق ہوتا ہے ساتھ ساتھ یہ بھی ہوتا ہے۔

☆۔ عنوانات کی اہمیت

فراط و تفریط سے بچتے ہوئے بڑے درمیانی عنوانات (Titles & Subtitles) کی مدد سے متن پر زندہ، مطلق و جاندار اور پرشکائی جاتا ہے۔ ہاشیہ میں تحقیق میاں، ایجنٹس اور اپنی ایجنسی کی بدیہورستی تعظیم سے کسی حدی مرعیت میں ہو، یہ دقیق موقع ملتی ہے جو فکر و نظر کی تعمیر میں ہم کردار ادا کرتی ہے۔

۳- علمی مواد: (Thesis Data)

علمی مواد (Rhests) کا کام ترین رکن ہے۔ یعنی مواد ہی کسی مٹاے کو لوگوں کے لئے جدید و مفید بناتا ہے، ورنہ کسی بھی مٹاے کی قیمت (Value)، ٹھنڈی اور بیست کا دار و بد اس کے علمی مواد کی کثرت، صحت و پختگی، استوار و جدت و رہبانہ روی پر ہوتا ہے۔ بہت سارے مقامات علمی مواد کی کمزوری کی وجہ سے بڑی اہمیت کھو دیتے ہیں، کیونکہ لوگ ہمیشہ نئی چیز کا انتظار کرتے ہیں، ورنہ جدت و تحقیق پر مشتمل مواد ہی ان کے نزدیک مفید، ہم و رقابہ قدر ہوتا ہے۔ ان طرح اگر لکھنا اور ناقابل اعتبار مواد مٹا لے میں پیش کیا جائے یا بغیر تحقیق کے کچھ نقل کیا جائے یا دوسروں کے اقوال کو بلا تحقیق اس میں شامل کر دیا جائے تو یہ بہت بڑی غلطی ہوگی۔

۱۔ تحقیق یہ بتائیں کہ تحقیقی علوم و معارف کا تفرار امر کے نہیں وہ اپنے
مکمل ہونے تک کسی میں شمول نہ آتے ہیں اور اگر اس سے مراد ہے
تحقیق متعارف ہونے کے لئے ضروری ہے تو اس میں بھی پورے
دن چنے بچاؤ کا طریقہ ہے اور Real علم و استعداد تحقیقی کے روبرو پیش کیا جاتا
ہے جس کی وجہ سے حقیقی طور پر اس کے لئے (۲۳)

میں مرقعہ میں "کتابیں" کے نام سے پروفیسر محمد عارف کی کتاب
"میں مرقعہ" (مجموعہ "میں مرقعہ" کے نام سے) (1999ء) کیونچندکی
کتاب "میں مرقعہ" (مجموعہ "میں مرقعہ" کے نام سے) (1994ء) اور "میں مرقعہ" (مجموعہ "میں مرقعہ" کے نام سے) (1994ء) کے نام سے

(۱) "اور زبان محققین کی نظر میں"

آپ کی کتاب کے لئے شکریہ ادا کرتے ہوئے، اسے ایک قابل پڑھنے والی اور دلچسپ اور مفید کتاب بنانے کی کوشش کی ہے۔ اس کتاب کے لئے آپ کی کتاب کے لئے شکریہ ادا کرتے ہوئے، اسے ایک قابل پڑھنے والی اور دلچسپ اور مفید کتاب بنانے کی کوشش کی ہے۔

[illegible]

۱۔ وہ قیادت ہے جس نے اس موضوع کو منتخب کیا اور اس کی وضاحت کی۔
 ۲۔ اس کا موضوع کیا ہے۔ ہذا میں اس کا اسلوب میں اس کی وضاحت کی گئی ہے۔
 ۳۔ اس کی ہوتی بلکہ وہ مشاہدے، تجربے، منطق اور استدلال کی زبان استعمال کرتا ہے۔

۴۔ قطعیت سے مراد یہ ہے کہ حقیقت قطعیت سے ناگزیر ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اس میں کوئی شک و شبہ نہیں رہتا۔
 ۵۔ عبارت مستقیم نہیں کرتا جو واقعی ہو کہ اس سے مراد یہ ہے کہ اس میں کوئی شک و شبہ نہیں رہتا۔
 ۶۔ مفہوم رکھتا ہے اور پورے مقالہ میں یہ معنی و مفہوم بدلتا نہیں۔

۷۔ اہمیت کا مطلب یہ ہے کہ حقیقت جذبات و احساسات سے متصف ہے۔
 ۸۔ بلکہ حقائق کو اصل شکل میں دیکھنے اور پیش کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ محبت، نفرت، صداقت، عداوت، ہذا۔
 ۹۔ ہمدردی، احساس، برتری، جہالت، پیش، تصور سے اس کا حقیقی میں ہونا، احساس، عقل، قویہ
 ۱۰۔ مشاہدہ، دستاویزی مواد، تجزیہ، تقابل، استدلال اور استنتاج اور تفسیر وغیرہ ہوتا ہے۔

۱۱۔ زبان و اسلوب کے معیاری ہونے کی پہچان یہ ہے کہ حقیقت سے یہ لگتا ہے اور زبان میں
 کوئی فاصلہ نہ رہے۔ اظہاریت پسند تخلیق کار اپنا مقالہ لکھ کر مطمئن ہو جاتا ہے کہ اس سے جو بات
 ۱۲۔ یہ بات کی بحث ہے یا نہیں، تخلیق کار اس سے وہی عرض نہیں کرتی۔ اس حقیقت کو اس طرح وہ یہ مبالغہ
 ۱۳۔ اور اس کی ریب نہیں دیتا۔ حقیقت کو سمجھتا ہی اس سے کہ سچ و حقیقت اور وہی سمجھتا ہے۔ حقیقت و
 ۱۴۔ نہیں رہتا چاہے کہ اس کے مقالہ کا یہ ایک ایک فقرہ ہی نہ اپنے حقیقی موضوع کے ساتھ ملتا رہا۔

(ج) تحقیقی مقالہ واقعات و حقائق پر مبنی دستاویز ہے اس لئے اس میں

۱۵۔ لغائی، خطابت و رشا عرائش رنگین بیانی سے کام نہیں لینا چاہیے۔
 ۱۶۔ جذباتی طرز استدلال اور نامحسوس انداز بیان سے گریز کرنا چاہیے۔
 ۱۷۔ صفاتی الفاظ مثلاً بہت، اسی عمدہ، استثنائیت یا بالکل بے شمار کے استعمال سے بچنا
 چاہیے۔

۱۸۔ مبالغہ آمیز مدح سرائی، اور دوسرا تنقید سے پرہیز کرنا چاہیے۔
 ۱۹۔ غیر متعلق باتوں، فرسودہ، اہل مذاہن، میانہ رویوں، غیر ضروری تفصیل سے اجتناب
 بہتر ہے، کیونکہ اس سے مقالے کا حجم بڑھ سکتا ہے۔

تحقیق کی زبان میں نہیں کی جائے، واقعیت، ابہام کی بجائے قطعیت اور کیفیت کی بجائے
 حقیقت کا منظر غالب ہونا چاہیے۔

ن ۱۔ تحریر میں حسن و خوبی اور فنی محاسن پیدا کرنے کے لئے

مواد اور اسلوب پر وقت و نوٹ سے نظر ثانی کیجئے، صاحب الرائے احباب کو دکھائیے جو سخت قسم
 کے استاد ہیں۔

۲۔ میکالے کا جو مسودہ برٹش میوزیم میں ہے اس میں بعض فقرے دس دس دفعہ کالے کئے گئے ہیں،
 اسی طرح ٹالسٹائی نے اپنا ناول واراڈیموس (War and Peace) سات مرتبہ نقل کروایا
 ہے۔

۳۔ محبت و دوستی پر خوش لکھنے کی عادت ڈالنے اور اپنی تحریر کو ہر پرچہ پر
 بزرگ معطلوں اور صاحب طرز ادیبوں کی تحریروں سے استفادہ کریں۔ (۳۴)

چھٹا مرحلہ: مقالے کی حوالہ بندی:

(Documentation & Citation of Research)

(حاشیہ نگاری اور مراجع و مصادر کی فہرست کی تیاری)

(الف) حاشیہ نگاری: (Writing of Footnotes / Endnotes)

حاشیہ کی تعریف اور ہیئت

حاشیہ سے مراد وہ ثانوی افکار ہیں جنہیں محقق اپنی کتاب میں یا کسی اور کتاب کی کتاب میں
 تحریر کرتا ہے۔ اس کا مقصد پیچیدہ موضوعات پر تفسیر، ترمیم اور نوٹ کی وضاحت کرنا، یا اس کی
 مزید شرح کرنا، یا کسی معلوم چیز کے مصدر کو ذکر کر کے اس کی توثیق و تائید کرنا، یا یہ قرآنی یا حدیث
 میں کی تفسیر کرنا، یا کسی شخصیت یا کسی جگہ، مقام کا تعارف دینا، کسی رے کی تحقیق کرنا، یا کسی راے پر
 تبصرہ کرنا، وغیرہ ہوتا ہے۔ اس میں (Footnote) کا نام بھی دیا جاتا ہے کیونکہ موجودہ دور میں
 سے ہر صفحے کے نیچے (دامن صفحہ میں) لکھا جاتا ہے، اور اس کے مقابلے میں "متن" (Text) کا لفظ
 آتا ہے، جسے محقق صفحے کے اوپر والے حصے میں تحریر کرتا ہے یہ دونوں لفظ یعنی متن اور ہاشم الفوی اعتبار
 سے تحریر کی جانے والی اپنی جگہ کی طرف منسوب ہوتے ہیں۔ اسی طرح اگر حوالہ جات کو باب یا فصول یا

ماہیں حضرت مسیحی تو اصل کتاب پر حاشیہ لکھتے ہیں اور مسیحی اصل کتاب کی شرح پر بھی حاشیہ لکھ جاتا ہے۔ دوسری صورت میں حاشیہ کے اندر اس القادوس و زبور بحث لیا جاتا ہے جس میں شارح نے نظر انداز کر دیا ہو جبکہ ان کی وضاحت ناگزیر ہو، ایسے حاشیے کو صفحے کے کناروں میں سے کسی

[illegible]

ماہنامہ - ستمبر ۱۹۷۷ء

حاشیہ لکھنے کے لئے مندرجہ ذیل تین مقامات میں سے کسی ایک کا انتخاب کیا جاسکتا ہے۔

صفحے کے دامن میں (At the bottom of each page)

ہر باب یا فصل کے اختتام پر (At the end of each chapter)

مقالے کے اختتام پر (At the end of the entire thesis)

مذکورہ بالا مقامات میں سے کسی مقام کی ترجیح کے بارے میں محققین میں اتفاق نہیں ہے،

وہ سب سے پہلے اس کے متعلق حقائق سے قائل

میں نے اس طرح متفقہ اور عاشقوں کے وقت نظر میں ہوتے ہیں اور

حوالہ رکھ دوں۔ یہ دونوں اہل حق و انصاف کے تعلق سے تو ان میں متفق اور

"

میں نے اس کے لئے ایک خاص مقام چنا ہے۔

یہ سب باتیں اس کے دل پر گونجنے لگیں۔

یہاں ایک چھوٹے سے گاؤں کے ایک دیہاتی کے گھر پر

۱۔ یہ کہ وہ چوتلہ خواجی کی عداوت پر دوس ہوئی، اس سے قیامت اور کیا ہے؟

وہاں تیشہ دینا ایسے نفس اور پہلی آغوش تھی۔ ہم یہی بڑے ہوئے ہیں، وراثت

یہ قدرت ان لوگوں تک جاتی ہے اس صورت میں

یہاں قہقہوں کی مسلسل تڑکی (Numbung) کی آواز سے کسی ایک جگہ بھی سونے

اگر مہاجرین کے یہ سہولتیں نہ ملتی تو ان کے دامن میں خیر نہ

نہ کا طریقہ

قریں و متن (Text) سے رائنز (Footnotes) میں دواے ک طرف سے ہے

تلف طریق استعمال کئے جاتے ہیں، مثلاً نمبرز، شارز، اور حروف ابجد۔ (۳۵)

ان تمام طریقوں میں سب سے آسان اور زیادہ متداول طریقہ نمبروں کے استعمال کا ہے۔

میں نے یہ سیکھا ہے کہ میں ریاضی (Mathematics) اور طبیعت

(Slad) سے متعلق تحقیق میں جواب بعد کا سستوں زیادہ بہتر سے تاکہ مٹن میں وارد ہونے

خواہ جات کی ترتیم (Numbering) کا طریقہ:

میں نے اپنے منہ سے کہہ دیا کہ میں نے یہ سب سنا ہے۔
 یہ سب سنا ہے کہ میں نے یہ سنا ہے۔

2- فصل کے حواہ جات کی مسلسل ترقیم:

3۔ مقالے کے تمام حوالہ جات کی مسلسل ترقیم

اس طریقے کے مطابق تحقیق اپنے پورے مقالے (Thesis) کے حوالہ جات بن جائے۔
انتہائی تک مسلسل ترقیم کرتا ہے، اور مقالے کے اختتام پر تمام حوالہ جات اکٹھے کر دیتا ہے۔
"قدوم" (Introduction) کا طریقہ سب سے بہتر ہے۔ اس میں اس موضوع پر کیا تحقیق ہوئی ہے، کیونکہ بعض اوقات کسی حوالے کو حذف کر دیا جاتا ہے، یا پھر یہ ہوتا ہے کہ کسی قسم کی بھی تبدیلی کرنے میں، یا اس میں تبدیلی پیدا کر دیا جاتا ہے۔
حوالے کی تبدیلی پورے باب میں ہوتی ہے۔ اس میں تبدیلی پر حوالہ جات میں تبدیلی ہوتی ہے۔
چونکہ نتائج اس میں ہیں، اس لیے اس میں تبدیلی ہوتی ہے۔

حاشیے میں مرجع ذکر کرنے کے عملی نمونے

حوالہ دینے کے عملی نمونے (۳۶):

جب حاشیے میں مرجع یا مصدر پہنچی دفعہ لکھا جائے تو اس کے بارے میں مکمل معلومات دینا ضروری ہے۔ مثلاً مؤلفین کے ناموں کے اعتبار سے اگر حوالہ دینا ہو تو مولف کا نام، کتاب کا نام، جلد و ایڈیشن، مقام طباعت، شہر کا نام، ملک کا نام و سال، اور جلد و صفحہ نمبر کا ذکر کرنا ضروری ہے۔ اسی

جب کتاب کا مولف صرف ایک شخص ہو تو اس کا حوالہ اس طرح لکھا جائے گا
 فی مرجع کی مثال:

ملک و خالق داد (الدكتور) منہج البحث والتحقیق (دہرہ: آزاد کتب پزیر،
لاہور) ۱۹۸۸ء
نئی دہلی: مہر سنگھ کتب خانہ

Whitney, F.I. Elements of Research .(New York: Prentice Hall 1957) P. 3.

(۱) اگر کسی کتاب کے دو مولف ہوں تو حوالہ یوں لکھا جائے گا
 • بی مرتبہ و مثال

ریاضی کی تاریخ و ترقی پر مبنی مضمون
مصطفیٰ لاد ابوالاسود المدنی (پیر، ت
راستاب المصطفیٰ، 1984ء) ص 32
عربی کی تاریخ کی مثال

Albert Einstein and Leopold Infeld The Revolution of Physics
(New York simon & Schuster,1938) P.313

(ج) اسی کتاب میں یا قلم سے زیادہ مولف ہیں تو صرف مولف اول کا نام لکھا جائے اور
 اس کے ساتھ عربی مرجع کے سے (واحدوں) یا (دو ملاؤ) اضافہ کیا جائے گا۔ اگر مرجع انگریزی
 ہو تو مولف اور ساتھ (And Others) یا اختصار کے ساتھ (et al) کو ریڈ (Bold) حروف
 میں ہاتھ اضافہ کیا جائے گا۔

بسم الله الرحمن الرحيم

1- اردو دائرہ معارف اسلامیہ، طبعہ 2 - زیر مقالہ "تفسیر"

2. Encyclopedia Britannica, 11th ed., S V, "cold war"

S.V مختلف ہے (Sub Verbo) کا جس کا معنی ہے "Under the Word"

آن لائن ڈیٹا بیس (Online Database) مجلات کے مضامین کا حوالہ

Name of The Article's Author. ۱۳۸۴

Title of Article in "Quotation marks", عنوان مضمون واہین کے اندر

Journal Title Underlined. ١٤٣٥ هـ

Volume number and issue number
جلد نمبر اور پرچہ نمبر

Date of Article's publication (Year Only) تاریخ ثبت نمودن

[illegible]

Database name Underlined. ایڈیٹنگ نام خط کشیدہ

لوکیشن کا نام جہاں سے ڈیٹا بیس تک رسائی ہوگی

Name of location through which

جیسے کہ فورپ غوث یا نیورسٹی،

database was accessed, e.g. California State

نہیں۔ بیچاؤ، بیچندگی، بائیر مری۔

University, Los Angeles Kennedy Library.

مختلف وراثی (ویب پورٹل)

Abbreviated URL(Web Address), e.g.

<<http://search.abscobhost.com>>

انگریزی مرجع کی مثال:

Richard Feynman, et al., *The Character of Physical Law*.

(Cambridge: M.I.T Press, 1965), P.171

(د) اس کی تباہ کاری میں حصہ لیا، اس پر ————— سے کوئی تعلق نہ ہو گا۔

اس طرح لکھ جائے گا

باب الثامن المصوب في الفكر العربي

عبدالفتاح امام، (دارالعلومیت عالم المعرفۃ، 1983 م) ص 136.

مجلدات و جرائد کا حوالہ دینے کا طریقہ:

(۱) مجذبت کا حوالہ یوں دیا جائے گا:

ملك، خاتق داد (الدكتور) "نعنهم اللغة العربية في باكستان، مشاكل و

حدوث "مجلة الكية الشرقية". (ع 64، أغسطس 2004م) ص 105.

P. A. M., Dirac. "The Evolution of the Physicist's Picture of

nature," *Scientific American*, (May 1963), p.47.

(ب) جرائد و اخبارات کا حقہ یوں دیا جائے گا:

جريدة الاهرام ، 4 من ديسمبر 1998 م ص 4

The Nation, December 4, 2010 . P.4

مقالات (Theses) سے حوالہ دینے کا طریقہ۔

گراہم۔ اے، ہم نفل ورنی سچے دلی کے غیر مضبوطی سے دلی قہر کا شہوتہ دے

میں اس کا حق، لہذا درج ذیل طریقے سے دیا جائے گا

مكتبة دار الفکر دراسة وتحقيق المحفوظات شرف بوساني الى قيمه

اشتمائل لأبي حجر الهيثمي المكي. (رسالة الدكتوراه غير منشورة، ١٩٨٠).

مندرجہ بالا تفصیلات کو حاشیہ میں اس طرح درج کیا جائے:

Thomas, Calvin. "Last Laughs: Batman, Masculinity, and the Technology of Abjection" Men and Masculinities 2.1 (1999): 26-46. Sociology ASAGE FI. E-TEXT Collection California State University, LOS Angeles, Kennedy Library 5 Nov 2008 (www.sagefulltext.com/sociology/7).

ویب سائٹس (websites) کا حوالہ:

عام طور پر ویب سائٹ پر اشاعت کی معلومات مکمل طور پر دیں۔ ویب سائٹ میں مندرجہ ذیل میں سے جو معلومات دستیاب ہوں انہیں درج کیا جائے۔
☆ مصنف کا نام (اگر موجود ہو)

Name of Author or Editor (if given)

☆ ویب مضمون کا عنوان، "قوٹین" کے اندر

Title of web article or web content in "Quotation Marks"

☆ میزبان ویب سائٹ کا عنوان خط کشیدہ

Title of Host website Underlined.

☆ ایڈیٹر کا نام

Name of Editor

☆ ویب کے مندرجات کی تاریخ تجدید اور ڈن نمبر

Date of Lastest update to web content / version number.

☆ سپانسر کرنے والے ادارے کا نام

Name of Sponsoring institution.

☆ تاریخ رسائی

Date Accessed, e.g. 21 March, 2011.

Full URL (web address)

... بالامندرجات کو حاشیہ میں درج کرنے کی مثال ملاحظہ کیجئے:

Sherman, Chris. "Everything you ever wanted to know about URL". SearchEngineWatch. Ed. Danny Sullivan. 24 Aug 2004. 4 Sep 2004.

<http://searchenginewatch.com/searchcity/article.php/339551>

... بارہ ذکر ہونے والے مراجع کا حوالہ:

اگر کسی مرجع کو دوسری یا تیسری مرتبہ ذکر کیا جائے تو ہر مرتبہ اس کے درج کرنے کا طریقہ ایک ہوگا۔

(1) ارباب مرجع 5: مرجع کا تیسری مرتبہ ذکر کیا جائے تو اس صورت میں پہلی مرتبہ مرجع

ہ ذکر تفصیل سے کیا جائے گا اور دوسری مرتبہ عربی مرجع کی صورت میں یوں لکھا جائے گا

المراجع نفسه في المراجع السابق، ص 63

جبکہ انگریزی مرجع کی صورت میں یوں لکھا جائے گا

Ibid., P.63

نفسہ Ibid. دراصل نفسہ Ibidem کا مخفف ہے جس کا معنی ہے "سابقہ جگہ" یا "پہلے"

یا "حوالہ نمبر"

(ب) اگر کسی مرجع کا بارہ دو بارہ تکرار ہو سکے دونوں سے درمیان ایک یا ایک سے زیادہ حوالے

دیتے جاتے ہیں، البتہ اس مقام کے میں اس دلف کے صرف ایک ہی مرجع کا ذکر، دو تو اسے عربی مرجع

کی صورت میں یوں لکھا جائے گا

ملک، خالق داد، موجد سبق ذکرہ، ص 63

انگریزی مرجع کی صورت میں اسے یوں لکھا جائے گا

Huxley, Op Cit. P 23

ی لحاظ سے ترتیب دینا مثلاً

پہلے تفسیر کی کتابیں دیا جائے۔

پھر حدیث کی کتابوں کو دیا جائے۔

3۔ فہرست مراجع کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا جائے، پہلے حصے میں مصادر (Original

Sources) و مکتبیں کے ناموں کے ساتھ حروف تہجی کے اعتبار سے اور دوسرے

حصے میں مراجع (Secondary Sources) و مکتبیں کے ناموں کے ساتھ حروف تہجی کے

تبعاً دیا جائے۔

4۔ حروف تہجی کی ترتیب پر پہلے پرانی کتابوں کو اور پھر نئی کتابوں کو ذکر کیا جائے۔

5۔ مصادر و مراجع کو موضوعات کے لحاظ سے تقسیم کر کے ہر موضوع کی کتابوں کو حروف تہجی

کے اعتبار سے ترتیب دے کر ذکر کیا جائے۔ مثلاً علوم قرآن، علوم حدیث، علوم فقہ، سیرت و ترجمہ وغیرہ۔

6۔ مصادر و مراجع کی انواع کے اعتبار سے مکتبیں، مکتبوں کے اعتبار سے حروف تہجی

کی ترتیب پر درج کیا جائے، اس طریقے کے بہت سے امالیب ہیں جن میں سے دو اہم

دراصل ہیں

(۱)

1۔ سب سے پہلے عربی مخطوطات

2۔ عربی کتابیں

3۔ غیر عربی کتابیں

4۔ عربی مجتہات و رسائل

5۔ غیر عربی مجتہات و رسائل

6۔ آخر میں ان کتابوں کا ذکر جن کا مولف کوئی شخص نہ ہو بلکہ ادارے ہوں جیسے عراقی

فیضی، انسائیکلو پیڈیا، سرکاری دستاویزات اور اخبارات وغیرہ، لیکن ان سب کی ترتیب حروف تہجی کے

تبعاً دیا جائے۔

(ب)

جب مصادر و مراجع مختلف زبانوں میں ہوں تو ہر مجموعے کو دوسرے سے الگ کر کے حروف

تہجی کے اعتبار سے ترتیب دے کر لکھا جائے۔ مثلاً

عربی مصادر و مراجع

انگریزی مصادر و مراجع

اردو مصادر و مراجع

فارسی مصادر و مراجع (۳۸)

۱۔ مصادر و مراجع کی ترتیب کا بہترین طریقہ

۲۔ مصادر و مراجع کی ترتیب دینے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ تمام مصادر و مراجع کو دو

حصوں میں تقسیم کیا جائے۔

1۔ عربی مصادر و مراجع

2۔ غیر عربی مصادر و مراجع

خواہ مصادر و مراجع کتابیں ہوں یا رسائل و مجتہات، بالمشافہ، بینہ، یا نہ بینہ، یا نہ بینہ، یا نہ بینہ

۳۔ اس اور سی ڈیز وغیرہ۔ ان تمام مصادر و مراجع کو ان کے مکتبوں کے لحاظ سے یا اشاعتی اداروں

۴۔ روئی مولف نہ ہو، اسے حروف تہجی کے اعتبار سے ترتیب دیا جائے۔ عربی مصادر و مراجع کو

پہلے حصے میں اور غیر عربی مصادر و مراجع دوسرے حصے میں درج کیا جائے۔ (۳۹)

فہرست مصادر و مراجع (Bibliography) میں مراجع کو تین طریقوں سے

۱۔ جب مرجع و مصدر کوئی کتاب ہو تو اس کی معلومات کو درج ذیل طریقے سے درج کیا جائے

۲۔ مولف کا مشہور نام و لقب یا اس کے دادا کا نام یا قبیلے کا نام یا مشہور نسبت، اس کے بعد

تقریباً (۴۰)۔

۳۔ مولف کا ذاتی نام پھر اس کے والد کا نام، اگر وفات پا گیا ہو تو بریکٹ میں اس کی تاریخ

وفات اور اس کے بعد نقطہ () آئے گا۔

[illegible]

1۔ ایڈیشن نمبر، اور اس کے بعد نقطہ (.) آئے گا۔

۵۔ مقام اشاعت اور اس کے بعد دو نقطے (:)۔

ۛ ناشر کا نام اور اس کے بعد قومہ (ء) آئے گا۔

7۔ سوال اشاعت اور اس کے بعد فقہ ()

۸ عشر نائشہ کا نام کر کے سنا یہ ہوتا تو میں میں () اور اس نے انھیں جانے کا یہ

۱۔ اس شامت مذکورہ ذاتی سیریں ایسے ہیں جو ہر مسلمان کے لئے واجب ہیں۔

[illegible]

ذکر کی جائیں۔

۱۔ گراہیہ کتاب کے مؤلفین نے تہذیب و تمدن کی تاریخ کے بارے میں طاق و

مے کو کتاب کے نائٹل پر ورق ہیں۔

12۔ مؤلف کا علمی لقب جیسے ڈاکٹر، استاد، پروفیسر، شیخ، امام، مولانا، حافظ، مخیر، (اگر کوئی)

مہروری (ہوتو) مولف کے نام سے بعد توہین میں لکھا جائے۔

۳۔ اگر کتاب کا موقف نامعلوم ہو تو اس میں جنگ، مجبوس، غلامی،

4۔ ٹریک موف کی ایک سے زیادہ تائیں ہوں تو وہ تمام تائیں اکٹھی اس کے نام سے جہد

حروف تہجی کے اعتبار سے درج کی جائیں اور ہر کتاب کو اپنی ترتیب سے مطابق نمبر دیا جائے۔

جائے۔

۱۶۔ جو کتاب جس زبان میں ہو اسی میں اس کا نام تحریر کیا جائے، البتہ اُردو میں عربی میں ہے؟

کتاب کا اصل نام درج کرنے کے بعد بریکٹ میں اس کا عربی ترجمہ ذکر کیا جائے گا۔

16۔ مگر کتاب گمریزی زبان میں ہے تو اس کے متعلق تمام معلومات بھی انگریزی میں دی

ہائیں۔ نیز اسے باتیں جانب سے لکھا جائے۔ سب سے پہلے مولف کا نام، پھر کتاب کا

نام، اور پھر باقی معلومات درج کی جائیں۔ (۴۰)

محمی مشیر

• مرجع کی مثال:

مؤلف کا مشہور نام، ذاتی نام، کتاب کا نام، ایڈیشن نمبر، مقام اشاعت، ناشر کا نام، سال

و شاعت

مفت سائنس (ایڈیٹور) مہجہ لہجہ و تحقیق مطبعہ الاولیٰ، لاہور آزاد

$$\sqrt{18} = 3\sqrt{2}$$
[illegible]

Wiley Elements of Research New York: Prentice-Hall, 1971. Pp. 240. \$1.95.

Hall, 1937

میں نے اپنے شاگردوں کو ان مشقوں کو توڑ کر کئی کئی مرتبہ پڑھایا۔

میدرہا مل لگاتے سے ورق ساجے گا

[illegible]

یہ نکتہ ("") کے درمیان مضمون کا عنوان (111) قرار دیا کریں

تجارت و صنعت

مفتی کا شمار مصری اہل فہمہ تکمیل

توسین () کے درمیان شمار کی تاریخ شہادت اور نبی کے بعد تو میر () کے

مضمون کے آغاز کا صفحہ اور اختتام کا صفحہ نمبر درج کریں۔

عملی مشایں

عالمی مہرچ کی مثال

”فصلوں کا کلام“ عن اہل مکتبہ مجتبیٰ کلام شریعہ نمبر (تاریخ شریعت) صفحہ ۱۰۰

ملک، خالق داد (الدكتور)، "أوصاع اللغة العربية في پاکستان، الماصی

١٠. حاصر، "محنة القسم العربي" ع 12 (مايو 2002م)، ص 49 - 60

☆۔ یونیورسٹی مقالہ کو فہرست مراجع میں مندرجہ ذیل طریقہ سے درج کیا جائے گا:

- 1۔ مذکورہ طریقہ کے مطابق محقق کا نام۔
- 2۔ مقالے کا عنوان خط کشیدہ الفاظ میں لکھیں۔
- 3۔ مقالے کا درجہ: ایم۔ اے، ایم۔ فیل یا پی ایچ۔ ڈی،
- 4۔ یونیورسٹی کا نام اور اس کے بعد قوم (،) آئے گا۔
- 5۔ مقالے کی تاریخ اجرا اور اس کے بعد نقطہ آئے گا۔ (۴۱)

عملی مثال:

مسند ، خالق داد . دراسة و تحقیق شعر قصيدة البردة للحمامی، رسالة الماجستير، جامعة بسطام، لاہور، پاکستان، 1986 م .

مقالے کی کمپوزنگ، تصحیح اور آخری کتابی شکل

(Composing ,Proof reading and Final Shape of thesis)

(۱) مقالے کی کمپوزنگ کا فارمیٹ: (Format)

محقق اپنی تحقیق مکمل کرنے کے بعد اپنے مقررین استاد اور یونیورسٹی کے متعلقہ شعبہ کو اطلاع دے دیتا ہے کہ کمپوزنگ کی اجازت دیتا ہے۔ معصوم ہونا چاہیے کہ مقررین استاد اور یونیورسٹی کے متعلقہ شعبہ کی طرف سے دہی اجازت سے پہلے مقالے کی کمپوزنگ کرنا درست نہیں۔ اجازت کے حصول کے بعد محقق اپنے مقالے کی کمپوزنگ کے فارمیٹ یا کمپوزنگ سٹڈی کے مطابق دیکھتا ہے اور یونیورسٹی کی شہادت اور فارمیٹ (Form at) کے مطابق اپنے مقالے کی کمپوزنگ کرتا ہے۔

عام طور پر (21 x 30) اینٹی میٹر ہوتا ہے، جسے عام طور پر (A4) کہا جاتا ہے۔

عربی اور اردو مقالے میں دائیں طرف آئینہ لکھی اور بائیں طرف ایک اینٹی حاشیہ چھوڑا جائے۔ اوپر اور نیچے آئینہ لکھی حاشیہ ہونا چاہیے۔ ہفتی نمبر ہفتے کے درمیان یا اس میں صرف درج کیا جائے۔ تحریری حصے کا سائز (6 5) اینٹی تا (8 5) اینٹی ہونا چاہیے۔ مگر بڑی مقالات میں بائیں طرف آئینہ لکھی اوپر، نیچے اور دائیں طرف ایک اینٹی حاشیہ چھوڑ جائے۔ ٹائمز نیورومن (Times New Roman) فونٹ (12 Point) سائز میں کمپوز کیا جائے۔ ہر نیا پیرا گراف آدھ اینٹی حاشیہ چھوڑ کر شروع کیا جائے۔

حروف کا سائز عربی متن کے لئے زیادہ سے زیادہ (18 pt) اور حاشی کے لئے (16 pt) ہونا چاہیے جبکہ اردو متن کے لئے (15 pt) اور حاشی کے لئے (14 pt) ہونا چاہیے۔

عام طور پر ابواب کے عنوانات: (24 pt)، فصول کے عنوانات: (22 pt)، مباحث کے عنوانات: (20 pt + bold) اور دلی عنوانات: (20 pt) پر مشتمل ہونے چاہیں۔ مقالے کے درمیان میں ماب کا نام مکمل ایک ہی جگہ صحیح پر لکھا جائے اور باب کا عنوان صلی حروف میں (30 pt)

مٹنے کے درمیان میں نکھڑ جائے۔ اس بعد قیامت پہ پہلے برق و طوفان آئے۔
درج کریں۔

۵۶ ایک سو پچاس روپیہ نقد (شہول و سہولت اخراجات) ۲۷ مارچ ۱۹۷۱ء کو

☆ ایک سطر میں الفاظ کی تعداد 13 تا 15 الفاظ ہونے چاہئیں۔

مقابلہ کے درجہ کے لحاظ سے صفحات کی تعداد:

☆ گلاس اسٹائن منٹ اور سمیسٹر انرم پیپر کے لئے 15۳5 صفحات۔

☆ ایم۔ اے کے مقالہ کے لئے 150575 صفحات۔

[illegible]

پیشانی سے ہاتھ دھو کر (Hand Washing) سے پیشانی پر پانی پھیریں۔
پھر رخصت ہوں۔

محقق کو پراٹھ کاٹ سے پتہ نہ ہو رہا تھا۔ مگر ڈاکٹریں دیکھ چکی تھیں۔ اس سے کہہ کر
شیراز پر کی ضرورت تو یہ ہو گئی تھی کہ وہ بھی کتنی سے ڈاکٹریں دیکھ لیں۔ وہ بھی
سے شہر آیا اور وہ ڈاکٹریں دیکھ لیں کہ کتنی تھیں۔ وہ ڈاکٹریں دیکھ لیں کہ کتنی تھیں۔ وہ
کے کے خلاف کارروائی کر دیتے ہیں۔ یہ سب کارروائی کر دیتے ہیں۔ یہ سب کارروائی کر دیتے ہیں۔ یہ
(Space) جو دیکھ لیتے ہیں یا ایک صفحہ پر سطحوں کو دیکھ لیتے ہیں، یا مثلاً صفحہ کا سب سے چھوٹا
دیتے ہیں، یہ دیکھ لیتے ہیں، یا مثلاً (Margin) دیکھ لیتے ہیں۔ اس طرح ان کے
سے 50 صفحات کو 100 میں تبدیل کرنا کون مشکل نہیں سمجھتا، ہذا محقق کو اس کی سہولت سے سہولت
رہنما ہے۔

رہنما ہے۔
پروف کی

حقیقت یہ ہے کہ متعلق کی تمام محنت تفری مرحلے میں ایک میسجٹر کہہ کر سے ہاتھ میں چلی جاتی ہے، ہند کمپوزر پڑھا کتب عربی الفاظ و حروف کی پیچھے کرے، لڑا و سماجی اصطلاحات کو سمجھنے والا ہوتا چاہیے تاکہ وہ کمپوزنگ کرتے وقت کم سے کم غلطیوں کرے۔

پروف (Proof) کی تصحیح سے مراد یہ ہے کہ کمپوزڈ شدہ مقالے کو ہر ایک نینے سے چرچا جائے، ور کمپوزر کی طرف سے سرزد ہونے والی ہر کی تباہی کی طرح کی جائے کہ ایک سرخ

میں پیر پر درست الفاظ کو دہرائے کے اندر دکھایا جائے۔

خرمات کرتے ہیں کہ کمپوزنگ کی اکثر غلطیاں محقق کی اپنی گندی لکھائی (Poor Handwriting) کی وجہ سے جنم لیتی ہیں، اس لئے محقق کو چاہیے کہ اپنی تحریر کو واضح اور خوبصورت بنائے تاکہ کمپوزر کے لئے اسے سمجھنے میں مشکل نہ ہو۔ نیز مقالے کے مسودے پر صفحہ تہہ سرخ کر کے وصول کی قرعہ اور تسلسل و برقراری رکھتے ہوئے کمپوزر کے حوالے کرے، تاکہ وہ معلومات یا حتمات و آگے بھیجی میوز نہ دے، کیونکہ اس مرحلے پر بار بار تہدیلی وغیرہ کی گنجائش نہیں ہوتی۔

محقق سوچے۔ یہ پروف ریڈنگ ہے۔ میوزک جو کہ دیتا ہے تاکہ وہ فٹ بندھی کی محنت نہ کرے اور مقصد کے لیے شادی ہو جائے، وریب دفعہ پھر غور کیا گیا ہے۔ تحقیق کے واسطے کہ وہ پروف میں کسی خاص طریقہ کو ملحوظ رکھے۔ اس پروف خواتین کو "حق" ملے گا۔

(۱) پروف (پروف) کہہ جاتا ہے۔ محقق سے یہ امر ہوتا ہے کہ وہ اپنے مقالے کے ٹیکسٹ پروف پڑھے تاکہ کتابت اور کمپیوٹرنگ کی کوئی غلطی باقی نہ رہے۔ حقیقت یہ ہے کہ میوزنگ ورستیمت کی غلطی متحمل نہیں ہو سکتا جس طرح آواز میں اور زبان (Viva Voice and Public Defence) میں وقت محقق کے پریشان بہت مزور کر دیتی ہیں، اور یہ بھی واضح رہے کہ ان غلطیوں سے مخلوط مقالہ پیش کیا اول وآخر محقق کی ذمہ داری ہوتی ہے۔ (۴۲)

(ب) متالے کی آخری کتابی شکل

مقالہ عام طور پر مندرجہ ذیل عناصر پر مشتمل ہوتا ہے:

1- بیرونی صفحہ عنوان (External Title Page)

2- اندرونی صفحہ عنوان (Internal Title Page)

3. تعهد (Dedication)

4. اظہار تشکر و امتنان (Acknowledgement)

5۔ مقدمہ (Preface)

6۔ مت سے کا بنی دی مہنوں جوئی ابواب و فصول سے تفکیک پاتا ہے (Chapters &)

(Sections

انسان اپنے وجود کی بنیاد پر اپنی زندگی گزارتا ہے۔ اس میں تحقیق و جستجو کا ایک بڑا حصہ ہوتا ہے۔ اس کے ذریعہ وہ اپنے وجود کی حقیقت کو سمجھتا ہے۔ اس کے ذریعہ وہ اپنے وجود کی حقیقت کو سمجھتا ہے۔ اس کے ذریعہ وہ اپنے وجود کی حقیقت کو سمجھتا ہے۔

8۔ ملحقات اور ضمیمے (Appendixes)

(جیسے نقشے، خاکے، پیکچر، دستاویزات، چارٹس، تصاویر اور وہ تمام اہم مواد جو ابواب و فصول میں شامل نہیں ہو سکا، اسے ضمیمہ جات میں شامل کیا جائے گا)

9- فہارس فنیہ و تحلیلیہ (اشاریہ) (Technical and Analytical indexes)

(جیسے قرآنی آیات، احادیث، اعلام، اماکن و ہمدان، اشعار، مصطلحات وغیرہ کی فہرست)

10- فهرست مضامین و مراجع (Bibliography)

11۔ فہرست موضوعات / فہرست عام (List of Contents / General Index)

اب ہم مذکور ہوا عناصر مقدار پر ذرا تفصیل سے روشنی ڈالتے ہیں۔

1- بیرونی صفحہ عنوان (External Title Page)

بیرہوی صلوٰۃ عنوان پر منہ دھند مل چہڑیں درج کی جاتی ہیں۔

عنوان مقدمہ اس سے پیشتر ہی دہے گا نامہ میں میرا کہ میرے دل کی اتنی ہی نہیں ہے۔
اس نے پہلے درمیان میں یہ بات کہی یا اور ہے گا موقوفہ اس سے پہلے کہ وہ میرے طرف متعلق ہ
نام و دروس ہر وغیرہ اس سے متعلق ہا میں صرف نگران سرحد کا نام پھر ان سب کے پیشہ و ہر
اور متعلقہ شعبہ کا نام و اور حق سے آخر میں تقدیر سب یا پیشہ و حق یا ہر نام ہے۔ اس پر وہ
صفحہ عنوان پر صفحہ نمبر نہیں لکھا جائے گا۔

2- اندرونی صفحہ عنوان (Internal Title Page)

یہ صفحہ بیرونی صفحہ عنوان سے فوراً بعد ہوتا ہے اور اس پر بھی وہی معلومات ہو سکتی ہیں جتنی کہ بیرونی صفحہ عنوان پر موجود ہوتی ہیں اور اس پر بھی صفحہ نمبر نہیں لکھا جائے۔ مچھ اندرونی صفحہ عنوان کے بعد درج ذیل سرٹیکلش لگائے جائیں گے۔

1۔ مقرران مقالہ کی طرف سے سفارشی مراسلہ (Forwarding Letter)

2۔ اس دہت کا حلف (Declaration) کہ تحقیق کا کام اصلی (Original) ہے، مرقق

(Plagiarism) سے پاک ہے اور یہ کسی اور جگہ سے حاصل کیے گئے پیش نہیں پا گیا۔

انتخاب (Idealism) انسانیت کے لیے جو صورت و رہنمائی میں رکھا جاتا ہے، اس میں محقق کے اندر پراپن عشق و اپنی ہی پسندیدہ (Ideal) شخصیت، یا کسی ادارے یا مختلف فرد کی طرف رجحان ہوتا ہے۔ واضح کرے کہ انتخاب تحقیقی مقالے کی شرائط میں سے نہیں ہے بلکہ اس کی وجہ سے اس میں حسن، حاضیت اور عمدگی پیدا ہوتی ہے، اس پر بھی غلط فہم نہیں لکھا جائے گا۔

اعليٰ تشكر و امتنان: (Acknowledgement)

طہر شدہ اہتمام کے ساتھ دوسری طرح کے ٹائٹل دیئے گئے ہیں، بلکہ یہ محقق کی صوابدید ہے کہ وہ چاہے تو اس کے ساتھ دوسری مترجمی لکھے اور اگر چاہے تو مقدمہ کے ذیل میں ہی اظہار شک و شبہ شامل کرے۔ اس لیے محقق کے لئے یہ امر ضروری ہے کہ وہ ہدایت شدہ نصاب حدائق و تنبیہات اور علامات و پیدائی سے مراد لکھتا ہے۔ ہر گز یہ شخص و عیش نہ کرے جو اس کا اصل مقصد اور نیت نہیں ہے۔ اس کے ساتھ ہی نہ کرے جو واقعی اس گلدستہ و بہت کے بل تھے۔ نیز شکریہ کرے۔ میں اصل و ترجمہ کو شکر و تحسین و تکریم و تہنیت کے ساتھ ساتھ کام لے۔

5- مقدمہ (Preface)

مقدمہ۔ مصنفین تحقیق کی گنجی بنا جاتا ہے۔ محقق کو اپنے مقدمے کا آغاز بتدقوی کے
مبارک نام، اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء اور رسول اللہ ﷺ پر روضہ اسلام سے کرنا چاہیے کیونکہ ہر کام کو ان
مور سے شروع کرنا مستحب ہے ورنہ کاموں میں تو خاص طور پر ان کا اہتمام کرنا چاہیے۔ سرکارِ دو
جہاں علیہ تسبیح والہ کا ارشاد بگرا می ہے۔ ”کل عمل لا یبداء فیہ باسم اللہ فهو یبتر“۔
”ہر دو کام جو اللہ کے نام مبارک سے شروع نہ کیا جائے وہ ادھورار ہوتا ہے“۔ چنانچہ علامہ اسلام کا
مقبول رہا ہے کہ وہ اپنی کتابوں کے مقدمات کو تسبیح و تہلیل انداز میں اللہ کی حمد و ثناء اور رسول اللہ ﷺ پر
دروود و سلام سے آراستہ کرتے ہیں۔

مقالے کا مقدمہ مندرجہ ذیل امور پر مشتمل ہوتا ہے:

۱۔ موضوع کا تعارف (Introduction) زمانی و مکانی یا نوعی تحدید، اہداف تحقیق کی

وضاحت، موضوع کی اہمیت اور اختیار موضوع کے اسباب۔

فرضہ تحقیق (Hypothesis) کی وضاحت اور اس کا معنی (Literature Review)

۳۔ معیاری تحقیق (Methodology) کی وضاحت و درجہ اختیار کرنے کا اسباب کا بیان۔

۴۔ ذرائع و وسائل تحقیق (Research Sources and Aids) کی وضاحت۔

۵۔ مقالے کے ابواب و فصول کا مختصر تعارف اور ان کے باہمی تعلق و ربط پر تبصرہ۔

۶۔ مقالے کے بنیادی مصادر (Basic Sources) کا مختصر الفاظ میں تعارف۔

۷۔ مقالے کی آمیزش سے بچتے ہوئے دوران تحقیق پیش آنے والی مشکلات کا ذکر۔

مقدمے کے صفحات کی ترتیب و تفصیل: بعد از اس سندس کے ذریعے جہاں میں مقدمہ حروف ابجد سے زیادہ سہول ہو تو پھر مقدمے کے پسے سے (Numbering) شروع ہو جائے گی۔

۶۔ بنیادی موضوع مقالہ: ابواب و فصول (Chapters & Sections)

مقدمہ کے بعد محقق تحقیق کے بنیادی موضوع کو شروع کرتا ہے اور اس موضوع کو ابواب و فصول میں تقسیم کر کے اپنے ہنگامہ کو یہ اقسام قرار دیتا ہے۔ واضح رہے کہ ابواب و فصول کی تقسیم و تعدد کے لئے کوئی خاص طریقہ مقرر نہیں ہے، بلکہ ہر مقالے اور اس کے مواد کو سامنے رکھتے ہوئے کوئی بھی مناسب طریقہ اختیار کیا جاسکتا ہے۔ بعض مقالات میں مواد صرف ابواب پر تقسیم کیا جاتا ہے بہت سے بہت ضروری ہے کہ مقالے کے تمام ابواب و فصول کے درمیان منطقی تسلسل و ترتیب اور باہمی ربط و تسبیح اور توازن ہو۔

نیز ابواب و فصول کے عنوانات اور ذیلی عنوانات کے انتخاب میں بھی باریک بینی سے کام لیا جائے۔ ہر باب و فصل کو نئے صفحے سے شروع کیا جائے، اور ہر باب شروع کرنے سے پہلے اس باب کے عنوان کا ایک ناکمل صفحہ (Title Page) لگایا جائے۔

یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ مقالے کے بنیادی موضوع یعنی پہلے باب کے شروع ہوتے ہی مقالے کے صفحات کی ترتیب (Numbering) شروع ہو جائے گی۔

۷۔ خلاصہ تحقیق، نتائج اور سفارشات و تجاویز:

(Summary, Findings, Recommendations, & Suggestions)

بعض تحقیقی مقالات کے آخر میں ایک مستقل باب یا حصہ جاتا ہے جس میں نتائج تحقیق کا

۱۔ نتائج و سفارشات: اس باب یا حصہ میں ضروری نہیں، اور بالخصوص پی ایچ۔ ڈی کے لئے۔ یہ باب یا حصہ نتائج کی قطع ضرورت نہیں ہوتی، بلکہ "خاصہ نتائج تحقیق" کے تحت درج کیا جائے گا۔ اس تنازعہ نتائج و مشالے کے آخر میں ذکر کر دیا جائے۔ لیکن محقق پر لازم ہے کہ وہ تحقیق اور نتائج کے طور پر صرف جدید اور انتہائی اہمیت کی حامل چیزوں کا ذکر کرے۔

خلاصہ اور نتائج کے بعد محقق کچھ سفارشات (Recommendations) اور تجاویز (Suggestions) ذکر کرتا ہے، جن میں وہ ان اہم نکات کا ذکر کرتا ہے جو قابل تحقیق تھے، لیکن محقق کو وہ کامات نہ پورے پر تحقیق نہ کر سکا یا جس کا حل تلاش نہ کر سکا، اور بعد میں آنے والے محققین کو ان کی طرف توجہ کرنے اور انہیں حل کرنے کی دعوت دیتا ہے۔

۸۔ ملحقات اور ضمیمے (Appendixes):

ملحقات اور ضمیمہ بات میں ایسی دستاویزات و کتب کی جاتی ہیں جن کا مقالے کے ساتھ تحقیق و تالیف یا دو مقالے کے موضوع سے متعلق اسر و خطوط، نمونے، نقشہ جات و تصاویر پر مشتمل ہوتی ہیں یا یہ مواد جو مقالے کے موضوع سے تائید و تقویت کا باعث ہو۔ لیکن کسی فنی سبب (جیسے مقالے کی سائمت کا زیادہ ہونا) کی وجہ سے انہیں متن میں جگہ نہیں دی جاتی۔ لہذا محقق انہیں خلاصہ و نتائج کے بعد مقالے کے آخر میں ذکر کر دیتا ہے۔

۹۔ فہرست فنیہ و تحلیلیہ (Technical & Analytical Indexes)

انہیں اردو زبان میں شمار یہ جات کا نام بھی دیا جاتا ہے اور بعض محققین انہیں فہرست عامہ (General Indexes) بھی کہتے ہیں۔ یہ فہرست موجودہ دور کی علمی تحقیق میں بنیادی اہمیت اختیار کر گئی ہیں بلکہ مقالے کی اساسیات و ضروریات شمار ہونے لگی ہیں۔ ان فہرست کا مقصد قارئین کرام کے لئے مقالے کے اندر آنے والی معلومات کی طرف رہنماں کو آسان بنانا ہوتا ہے۔ متن کو چاہے کہ مقالے میں درج کئے جانے والے چارٹس، نمونے، گرافس، نقشہ جات کے علاوہ قرآنی آیات، احادیث، اعیان و شخصیات، اشعار و ارجاز، ماکن و بلدان اور مصطلحات و غیرہ کی ایک مکمل فہرست بنائے۔ اور فہرست میں ان تمام امور کو حروف تہجی کے اعتبار سے ترتیب دے اور ان کے آگے مقالے کا صفحہ نمبر درج کرے، یہ تمام فہرست معلومات کے بعد درج کی جائیں گی۔

۱۰۔ فہرست مصادر ومراجع (Bibliography):

مراجع ومصادر کی فہرست لی جہاں سے حد و نثر سے موضوعات (عام) سے پیش درں و جاتی ہے، ہم لصل سادس میں اس فہرست کے تیار کرنے کا طریقہ تفصیل سے دیتے ہیں۔

۱۔ فہرست موضوعات / فہرست عام (List of Contents, General Index):

اس فہرست کو "فہرست محتویات"، "فہرست مندرجات"، "فہرست مضامین" اور "فہرست مشہدات" بھی کہتے ہیں۔ فہرست موضوعات میں مقام سے ۱۰، اہمیت اور پائیداری کے ساتھ ساتھ یہ فہرست عربی مقامات میں عام طور پر مقام سے آخر میں دینی جاتی ہے۔ مگر یزیدی مقامات و تب میں یہ شروع میں درج کی جاتی ہے۔ مشہدات و آثار خارجی مقامات میں یہ سے کہ فہرست موضوعات و مقام سے شروع میں ہونا چاہیے۔ اس سے فہرست میں مقام سے صفحہ نمونہ (Table of Contents) کے ذریعہ فہرست موضوعات و دنا چاہیے کہ قاری کے سے مقامات کے مندرجات اور مشہدات تک رسائی آسان ہو سکے (۳۳)

نوٹس باب اول

صورة المائدة الآية ۴۸.

يعقوب، أمين (الدكتور). كيف تكتب بحث أو منهجية البحث (بسان، جروس

برس، 1986 م) ص

د. محمد عبد الله (الدكتور) بحث جاد في منهجية

البحث العلمي. (ط. ۱، الكويت: مكتبة العلاج، 1998 م)، ص 28.

وساعاني، أمين (الدكتور). تبسيط كتابة البحث العلمي من البكالوريوس ثم

ماجستير وحتى الدكتوراه. (ط. ۱، مصر: الجديدة المركز السعوي لدرسات

الاستراتيجية، 1991 م)، ص ۴۳

والهادي، محمد محمد (الدكتور) أساليب إعداد وتوليف بحوث المتعلقة

(القاهرة: المكتبة الأكاديمية، 1995 م)، ص ۲۴.

وعبيدات، دوقان (الدكتور) وآخرون. البحث العلمي: منهجه، أدواته، أساليبه

(الرياض: دار أسامة للنشر والتوزيع، 1997 م)، ص ۱۱.

عناية، عاري (الدكتور). إعداد البحث العلمي: أساسيات، ماجستير، دكتوراه

(الإسكندرية: مؤسسة شباب الجامعة، 1980 م)، ص ۴۱.

شليمي، أحمد (الدكتور) كيف تكتب بحثاً أو رسالة (ط. ۲، القاهرة: مكتبة

النهضة المصرية، 1997 م) ص ۱۳

قوده، حليمي محمد (الدكتور)، عبد الله، عبد الرحمن صالح (الدكتور) بحث

في كتابة الأبحاث (ط. ۶، جدة: دار الشروق، 1992 م)، ص ۳۸.

د. محمد عبد الله (الدكتور) بحث جاد في منهجية

البحث العلمي. (ط. ۱، الكويت: مكتبة العلاج، 1998 م)، ص 28.

عناية، عاري (الدكتور). تبسيط كتابة البحث العلمي من البكالوريوس ثم

ماجستير وحتى الدكتوراه. (ط. ۱، مصر: الجديدة المركز السعوي لدرسات

الاستراتيجية، 1991 م)، ص ۴۳

10. -9. Manual of Scientific Report : Thesis, J Dissertation
Graduate School of Business Administration, New York
University Book Centers, 4th Edition, 1963.
1. -1. النجوى، محمد علي (الدكتور) كيف تكتب بحثاً (ط ١٠) دار الفلاح
مشر، 1996م). ص ٥٦، ٤٥ (بتصرف)
2. -2. شليبي، أحمد (الدكتور). مرجع سبق ذكره، ص ٣٧-٣٩.
3. -3. المرجع السابق، ص ٤٦، ٤١.
4. -4. يعقوب، أميل (الدكتور). مرجع سبق ذكره، ص ٤٠.
15. -5. قد نقلت هذه المعلومات بتصرف من "كيف تكتب بحثاً" للدكتور النجوى، ص ٢٥.
16. -6. شليبي، أحمد (الدكتور). مرجع سبق ذكره، ص ١٢٤.
17. -7. مغلش، محمد (الدكتور). كيف تكتب بحثاً أو تحقيقاً (ط ١). القاهرة: مطبعة
الحلبي، ١٩٩٠م). ص ٤.
- و ساعاني، أمين (الدكتور). مرجع سبق ذكره، ص ١٢٤.
- وموده، حليمي محمد، و عبدالله، عبدالرحمن صالح (الدكتور). مرجع سبق ذكره، ص ٢٢٩.
18. -8. العرهشلي، يوسف (الدكتور). أصول كتابة البحث العلمي (ط ١). لبنان
دار المعرفة، ٢٠٠٣م). ص ٨٤.
9. -9. نقلاً عن "كيف تكتب بحثاً أو رسالة" للدكتور أحمد شليبي، ص ٧١.
20. -10. Hallway, Tyrus. Introduction To Research. 2nd ed Boston:
Houghton Mifflin co, 1964. p.130
21. -11. MLA Handbook for writers of Research papers. 7th ed.
(www.mlaformat.org)
22. -12. النخشت، محمد عثمان (الدكتور). فن كتابة البحوث العلمية وإعداد الرسائل الجامعية
(القاهرة: مكتبة ابن سينا، ١٩٨٩م). ص ١٣. مغلش، محمد (الدكتور). مرجع سبق
ذكره، ص ١٢. و ساعاني، أمين (الدكتور) مرجع سبق ذكره، ص ١٣٤.
23. -13. عمارة، غازي (الدكتور). مرجع سبق ذكره، ص ٣٩. وموده، حليمي محمد و

١١٥. -14. العرهشلي، أصول كتابة البحث العلمي، ص ١١٥.
- بديع، عبدالمجيد (الدكتور). المدخل إلى استخدام الحاسوب بطلاب اللغة العربية.
(ط ١). لاهور: اورينتل بلكس، ٢٠١٠م). ص ٧٥. وبخاري، سيد حيدر علي.
اسلامي تحقيق كي جديد دراتر (مقاله ایم. اے. کالج آف شریعہ، مہاج
یونیورسٹی، لاہور، ٢٠٠٧-٢٠٠٨م)
- نقلاً عن "كيف تكتب بحثاً أو رسالة" للدكتور أحمد شليبي، ص ٩٢.
- المرجع نفسه، ص ١٢٢-١٢٤.
- عمارة، غازي (الدكتور) مرجع سبق ذكره، ص ٦٠، ٥٩.
- السكندري، عبدالله عبدالرحمن (الدكتور)، وعبدالدايم، محمد أحمد (الدكتور)
مدخل إلى منهج البحث العلمي في التربية والعلوم الإنسانية (ط ١). الكويت:
مكتبة الفلاح، ١٩٩٣م). ص ١٤٤ وما بعدها.
- وعبيدات، دوقان (الدكتور)، وآخرين. مرجع سبق ذكره، ص ١٢١ وما بعدها.
- والهادي، محمد محمد (الدكتور). مرجع سبق ذكره، ص ١٥٨ وما بعدها.
- عاقل، فاعر (الدكتور). أسس البحث العلمي في العلوم الانسانية (ط ٣). بيروت.
دار العلم للملايين، ١٩٨٨م) ص ٨٣، ٩٢.
- والهادي، محمد محمد (الدكتور). مرجع سبق ذكره، ص ١١٣-١٥٠.
- والسكندري، عبدالله عبدالرحمن (الدكتور)، وعبدالدايم، محمد أحمد (الدكتور)
مرجع سبق ذكره، ص ١٥١، ١٥٢.
- وموده، حليمي محمد، عبدالله، عبدالرحمن صالح (الدكتور). مرجع سبق ذكره
- النجوى، محمد علي مرجع سبق ذكره، ص ١٠٥.
- عمارة، غازي (الدكتور). مرجع سبق ذكره، ص ٦٩-٧٢ ومغلش، محمد
(الدكتور) مرجع سبق ذكره، ص ٩.
- محمد ع. ب. و بيسر. بحوث في مقالہ نگاری (لاہور: ادارہ خاليف و ترجمہ
مطابع، ١٩٩٩ء). ص ٤٧٥-٤٨١.
- حروف ابجد کی ترتیب مندرجہ ذیل ہے: ا، ب، ج، د، هـ، و، ز، ح، ط، ی، ک، ل، م، ن، س، ع

فہم اقی، ریش، ست، ٹ، غ، ذ، ط، لا، غ، سموت اور آسانی سے۔۔۔ یہ۔۔۔
 مختصر شکل مندرجہ ذیل ہے: الجحد، ہوز، حصی، کلتن، سمعص، قرشت، نعد، صطع
 مزید تفصیل کے لیے ملاحظہ کیجئے MLA Handbook for Writers of Research
 Papers, 7th Edition. Citation examples, pp.142
 (www.mlaformat.org)

- 35 شمس، احمد (الدکتور) مرجع سبق ذکرہ، ص ۱۲۳، ۱۴۱۔
 وعدیہ، عاری (الدکتور)، مرجع سبق ذکرہ، ص ۷۶۔
 وعودہ، حلیمی محمد، و عبداللہ، عبدالرحمن صالح (الدکتور)، ص ۲۶۶-۲۷۰۔
 والحدشت، محمد عثمان (الدکتور)، مرجع سبق ذکرہ، ص ۹۵، ۱۰۴۔
 عایہ، عاری (الدکتور)، مرجع سبق ذکرہ، ص ۲۔
 36 37 38 39 40 41 42 43
 رشیدی، احمد (الدکتور)، مرجع سبق ذکرہ، ص ۱۷۱، ۱۷۶۔
 وعودہ، حلیمی محمد، و عبداللہ، عبدالرحمن صالح (الدکتور)، مرجع سبق ذکرہ، ص ۲۷۲۔
 والحدشت، محمد عثمان (الدکتور)، مرجع سبق ذکرہ، ص ۱۰۸، ۱۰۶۔
 عایہ، عاری (الدکتور)، مرجع سبق ذکرہ، ص ۱۱۱۔
 وشلی، احمد (الدکتور)، مرجع سبق ذکرہ، ص ۱۲۹، ۱۳۰۔
 المرعشی، ہوسف (الدکتور)، مرجع سبق ذکرہ، ص ۲۷۱، ۱۷۲۔
 وعودہ، حلیمی محمد، و عبداللہ، عبدالرحمن صالح (الدکتور)، مرجع سبق ذکرہ، ص ۲۵۸-۲۵۶۔
 والحدشت، محمد عثمان (الدکتور)، مرجع سبق ذکرہ، ص ۸۹-۹۳۔
 وشلی، احمد (الدکتور)، مرجع سبق ذکرہ، ص ۱۳۳۔
 عایہ، عاری (الدکتور)، مرجع سبق ذکرہ، ص ۸۷۔

باب ثانی:

مخطوطات کی تدوین کا طریقہ کار

Methodology of Editing the Manuscripts

تبیہ و تعارف

(۱) مخطوطات کی تاریخ، تعارف اور اہمیت:

”خطہ“ کسے کہتے ہیں؟

مخطوط (قلمی کتاب) سے مراد ہر ایسی قدیم کتاب ہے جو مؤلف نے خود اپنے ہاتھ سے لکھی ہو۔ اس کے شامرو میں سے کسی نے اسے اپنے ہاتھ سے لکھا ہو یا ان کے بعد آنے والے کاتبوں نے۔ ہاتھ سے تحریر کیا ہو۔

مخطوطات کی بہت سی اقسام ہیں۔ سب سے پہلی قسم وہ ”نسخہ اصلہ“ یا ”نسخہ اول“ ہے۔ اس کا مطلب ہے پہلا نسخہ جو کسی کتاب کے مؤلف نے لکھا ہو۔ اس کے بعد اس کتاب کے کاتبوں نے اس کے نسخے بنائے۔ یہ نسخے جنہیں اصلی یا ثانوی نسخوں سے نقل کر کے تیار کیا گیا ہو، ان کو ”نسخہ“ کہتے ہیں۔ (۱) اس میں سے پہلا نسخہ ”نسخہ اول“ کہلاتا ہے۔

جب ”نسخہ اول“ بن گیا تو ہمیں اپنے عظیم آباء و اجداد اور مشاہیر ملحد کے علوم و عقائد کا یہ یاد آجاتا ہے جو کئی صدیوں سے ایک عظیم علمی ورثہ کی حیثیت سے دنیا کی مختلف زبانوں میں محفوظ رہا ہے۔ یہ ہت اہم اور قیمتی ورثہ ہے جس سے کسی طرح بھی روگردانی یا بہو نہیں کی جاسکتی۔

مخطوطات درحقیقت بعد میں بھی بن گئیں۔ ان کا وجود ناممکن نہ ہے۔ یہ جدید اور نئے نسخے بنائے گئے۔ ان کے اہمیت کا پورا پورا خیال رکھنا ضروری ہے۔ یہ انسانی تہذیب و ثقافت کی اساس و جدید تمدن کا شہرہ رستہ ہیں۔ (۱)

تدوین کیا ہے؟

اردو زبان میں ”تدوین“ عربی میں ”تحقیق“ اور انگریزی میں ”ایڈیٹنگ“ (Editing) ہے۔ یہ جدید اصطلاح ہے۔ اس سے مراد نسخہ و قلمی کتاب کو ایسی صحیح شکل میں متعارف کروانا جیسے کہ اس کے مؤلف نے اسے اپنے ہاتھ سے تحریر کیا تھا۔ وہ قابل ملاحظہ و قابل فہم ہو جائے اور مقررہ معیارات کے مطابق اسے مدارس میں پیش کیا جائے۔ مدائن میں یہ سب کچھ ہے کہ مخطوط کی تدوین

تیسری صدی ہجری میں متذہب قین کا دور ہوا۔ طبقہ ورتقین سے مراد وہ ایک ہیں جنہوں نے کاندک کی بدعت قلمی انہوں کی تیار کی انہوں کی تصنیف جلد بدن، اکتبت درمیشتری جیسے امور کو اپنا روزگار و روزید معاش بنایا۔ اس کے لفظوں میں یہ بھی کہا سکتا ہے کہ ورتقین کا طبقہ بیک وقت نامہ و وصح کا کام کرتا تھا۔ بعض شہس میں اور قیں کے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ پارہ رتھے، جنہیں موجودہ دور کے تحقیقی محرر و مدعی داروں کے ماویٰ سمجھا جاتا ہے۔ بعد ازیں ورتقین نے بار بار میں شیخرفی کی

(100) سے زائد دکانیں تھیں۔ یہ دکانیں محض کتابوں کے کاروباری مرکز نہیں بلکہ یہاں بڑے

دینی مخطوطات کی اہمیت

دینی مخطوطات کی اہمیت کو سمجھنے کے لیے ہمیں دینی مخطوطات کی تعریف اور دوسری اقوام کی مخطوطات سے ان کی تمیز کرنی چاہیے۔ دینی مخطوطات وہ مخطوطات ہیں جو دین کی تعلیم، ترویج اور تبلیغ کے لیے لکھی گئی ہیں۔ ان میں قرآن مجید، حدیث نبویہ، فقہی کتب، تصانیف اور دیگر دینی کتب شامل ہیں۔ دینی مخطوطات کی اہمیت کو سمجھنے کے لیے ہمیں ان کی تاریخ، ترقی اور ترقی کے عوامل کو سمجھنا چاہیے۔ دینی مخطوطات کی اہمیت کو سمجھنے کے لیے ہمیں ان کی تاریخ، ترقی اور ترقی کے عوامل کو سمجھنا چاہیے۔

دینی مخطوطات کی اہمیت کو سمجھنے کے لیے ہمیں ان کی تاریخ، ترقی اور ترقی کے عوامل کو سمجھنا چاہیے۔ دینی مخطوطات کی اہمیت کو سمجھنے کے لیے ہمیں ان کی تاریخ، ترقی اور ترقی کے عوامل کو سمجھنا چاہیے۔ دینی مخطوطات کی اہمیت کو سمجھنے کے لیے ہمیں ان کی تاریخ، ترقی اور ترقی کے عوامل کو سمجھنا چاہیے۔ دینی مخطوطات کی اہمیت کو سمجھنے کے لیے ہمیں ان کی تاریخ، ترقی اور ترقی کے عوامل کو سمجھنا چاہیے۔ دینی مخطوطات کی اہمیت کو سمجھنے کے لیے ہمیں ان کی تاریخ، ترقی اور ترقی کے عوامل کو سمجھنا چاہیے۔

دینی مخطوطات کی اہمیت کو سمجھنے کے لیے ہمیں ان کی تاریخ، ترقی اور ترقی کے عوامل کو سمجھنا چاہیے۔ دینی مخطوطات کی اہمیت کو سمجھنے کے لیے ہمیں ان کی تاریخ، ترقی اور ترقی کے عوامل کو سمجھنا چاہیے۔ دینی مخطوطات کی اہمیت کو سمجھنے کے لیے ہمیں ان کی تاریخ، ترقی اور ترقی کے عوامل کو سمجھنا چاہیے۔ دینی مخطوطات کی اہمیت کو سمجھنے کے لیے ہمیں ان کی تاریخ، ترقی اور ترقی کے عوامل کو سمجھنا چاہیے۔ دینی مخطوطات کی اہمیت کو سمجھنے کے لیے ہمیں ان کی تاریخ، ترقی اور ترقی کے عوامل کو سمجھنا چاہیے۔

ثقافت کے ساتھ ساتھ مذہبی عقائد کی بحالی اور ترقی کے لیے دینی مخطوطات کی اہمیت کو سمجھنا چاہیے۔ دینی مخطوطات کی اہمیت کو سمجھنے کے لیے ہمیں ان کی تاریخ، ترقی اور ترقی کے عوامل کو سمجھنا چاہیے۔ دینی مخطوطات کی اہمیت کو سمجھنے کے لیے ہمیں ان کی تاریخ، ترقی اور ترقی کے عوامل کو سمجھنا چاہیے۔ دینی مخطوطات کی اہمیت کو سمجھنے کے لیے ہمیں ان کی تاریخ، ترقی اور ترقی کے عوامل کو سمجھنا چاہیے۔ دینی مخطوطات کی اہمیت کو سمجھنے کے لیے ہمیں ان کی تاریخ، ترقی اور ترقی کے عوامل کو سمجھنا چاہیے۔

انہوں نے جہاں ایک طرف مسلمانوں کے خون کو اڑا کر دیا، تو ساتھ ساتھ ان کے علمی خزانوں، کتب خانوں اور کتابوں کو تباہ کر دیا۔ درہمست کی بار درہمستی کی پوری کڑک سے ان کے ان میں سے ایک بہ جری اور مدید بن پرتاغ کی مٹی شہر اندکی مسلمہ جن بولقہ سرحدی کی (۳۱) جلدوں پر مشتمل کتاب "انقریف" بھی تھی جو ستر سو سال بعد صدی بیسوی تک یورپ کے قمر میڈیکل کالجز میں بطور نصب شامل رہی۔ مل سید (چرچ) اسلامی فکر سے نوازا دیتے کہ ہمیں ہسپانوی مسلمان بچے اپنے باؤ جہاد کے علمی ورثے پر مطلع نہ ہو جائیں، بعد ۹۰۵۱ھ میں جیسنی پادری نمیس نے حکم دیا کہ ہر دانش کے طرف و انصاف میں موجود تمام سماجی کتابوں کو "سکوپاں چرچ" (Escoria Church) کے کتب خانے میں جمع کیا جائے۔ چارچہ جیسنی، انش وروں نے وہاں پر جمع کئے گئے ایک کھ سے زائد مخطوطات کو تباہ کر کے کتب خانہ بنایا۔ (۷) مذکورہ بالا نوٹ زمانہ کے علاوہ مخطوطات کے تلف کرنے میں کچھ طبیعی عوامل بھی کارفرما رہے ہیں جن میں زلزلے، سیلاب، آگ، لگنا، حشرات الارض، آگ کا لگنا، چوری ہونا اور عدم توجہ قابل ذکر ہیں۔

لیکن ہمارے پاس عربی و اسلامی علوم کے کارِ زاد اہلِ علم و ادب کی کمی ہے۔ اہلک وہ اس کی اہمیت و افادیت سے پوری طرح واقف نہیں۔ یہ اہلِ علم و ادب ہمارے سامنے رکھتے ہوئے قدیم قلمی کتابوں کے احیاء اور تحقیق و تدوین کا کام ادا نہیں کر سکتے۔ ضروری ہے تاکہ ہماری علمی میراث کا حق محفوظ ہو سکے۔

آپ حضرت اس بات کی۔ پاکستانی یونیورسٹیوں میں مذہبی اور ملی احساسات سے غلبہ میں ہم ایک۔ فلسفہ اپنی ترقی دینی کی سطح پر کام کرنے کے متعلقین کی توجہ منظر عام پر آتی ہے۔ تحقیق و تدوین کی طرف مہذب و رانی جائے اور ان فوریات کو تو وہیں احساسات کے ذریعے قابل فہم و قابل مطالعہ بنا کر نئی زندگی دی جائے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ بغداد میں عربی و اسلامی مخطوطات کے دشمنوں ہمارے ہاتھوں کے ماتھے سے بچ جائے۔ یہ علمی ورثہ اور اسلامی مدارس میں محفوظ ہے۔ یہ حق ہے۔ پاریس کے ہاتھوں نہ رتیں نہ ہونے۔ بچ جائے۔ وہ تحقیقی اسلامی میراث جس میں عربی (۱۸۷۱ء) (Mallenium) میں کسی معاند مخطوطات کے ہاتھوں تیش و دریغ نہ کر کے رکھ جائے۔ اور اس صورت میں ہم کی تخیل اپنے آقا و خدا کی تحریروں سے استفادہ و اس کا صحیح سمجھنا نہیں دیکھتے۔ یہ بھی محروم ہو جائے۔ ہمارے خیال میں اس علمی میراث کو نقصان نہ پہنچا جائے۔ یہی ہے کہ لئے ضروری ہے کہ مغرب و مشرق کی دیگر یونیورسٹیوں کی طرح پاکستانی یونیورسٹیاں بھی ایسے۔ ایک فلسفہ اور اپنی سطح۔ ڈی کی سطح پر اس قلمی میراث کے احیاء اور حفاظت کا کام کروائیں۔

(1) — — — — —

[illegible]

- 1- در کتاب الی، ع (www.babylon.com/)
- 2- المكتبة جامعة لارديج (www.library.muc.edu.jo/)
- 3- المكتبة الوطنية الأردنية (www.cybrarians.info/index.php?)

- 1- مكتبة الجامع الكبير، قيروان (www.kalemasawaa.com)
- 2- مكتبة جامع الربوة، تونس (www.med.afire.com)
- 3- مكتبة الموسوعة العربية (www.library.org/)

٢- شام (Syria):

1- المكتبة الظاهرية، دمشق. (www.yashamm.com)

2- دار الكتب الوطنية، حلب. (www.esyria.sy/)

(www.aawsat.com)

3- معهد المخطوطات العربية، حلب. (www.makhtut.net)

4- دار المكتبات الوقفية الإسلامية، حلب. (www.alzatar.net)

٤- عراق (Iraq):

1- مكتبة الأوقاف العامة، بغداد. (www.ahlalhdeth.com)

2- المكتبة العامة، بغداد. (www.iraqcenter.net)

3- دار الكتب العمومية، بغداد. (www.mahaja.com)

4- المكتبة الوطنية العراقية. (www.iraqna.org)

٨- فلسطين (Palestine):

1- مكتبة المسجد الأقصى المبارك، بيت المقدس.

(www.al-quds-online.org)(www.al-msjd-ulaqsa.com)

2- المكتبة الخالدية، بيت المقدس. (www.khalidilibrary.org)

3- نواحي مخطوطات الجامع العمري الكبير.

www.landciv.com/new_page_352.htm

٩- كويت (Kuwait):

1- مكتبة الكويت الوطنية (www.kuwait-history.net)

2- المكتبة الأهلية العامة، كويت. (www.kuwaitagenda.com)

3- موقع المكتبات العامة، كويت. (www.nationalkuwait.com)

١٠- لبنان (Lebanon):

1- المكتبة الوطنية، بيروت. (www.fuadsiniora.com)

4- المكتبة العبدية. (www.ahlalhdeth.com)

5- المكتبة الصادقية. (www.books.google.com/)

٣- الجزائر (Algeria):

1- مكتبة جامعة باجي مختار، عناية.

(University Badji Mokhtar, Annaba)

(www.university-directory.ed/algeria/annaba)

2- المكتبة البياديسية مسجد.

(www.ya3rebiya.maktoobblog.com)

3- مكتبة مدينة بجاية. (www.alyaseer.net)

4- المكتبة الأهلية، الجزائر، رضى. (www.alraimedia.com)

5- مكتبة الجامع الكبير، الجزائر، رضى. (www.alyaseer.net)

٤- سعودي عرب (Kingdom of Saudi Arabia):

1- مكتبة المسجد النبوي الشريف (www.mklaba.org/)

2- مكتبة الحرم المكي الشريف. (www.gph.gov.sa/)

3- مكتبة مكة المكرمة (www.makkawi.com)

(يذكر أن المكتبة العامة في مكة المكرمة هي مكتبة مكة المكرمة)

4- مكتبة عارف حكمت، مدينة منورة.

(www.al-madina.com)(www.ahbab-laiba.com)

5- مكتبة محمودية، مدينة منورة. (www.toratheyat.com)

6- مكتبة الأديب ماجد الكردي، مكة المكرمة

(www.alyaseer.net)(www.aafnan.jeeran.com)

7- دار الكتب الوطنية، الرياض. (www.alriyadh.com)

٥- سودان (Sudan):

1- مكتبة السودان، خرطوم. (www.puka.cs.waikato.as.nz/)

2۔ مکتبۃ الجامع الکبیر، صیدا (www.majles-ahukah.net)

لیبیا (Libya)

1۔ المکتبۃ الوطنیۃ، طرابلس (www.dalalalkitab.net)

2۔ مکتبۃ صوابس العلمیۃ العالمیۃ (www.tusb.com.ly/)

مراکش (Morocco):

1۔ الحرانۃ المکتبۃ، الرباط (www.majles-ahukah.net)

2۔ المکتبۃ العامۃ، الرباط (www.derfouli-y007.com/)

3۔ مکتبۃ جامع الفرویس، فاس (www.isegs.com)

4۔ حرانۃ الجامع الکبیر، طنجہ (www.hadii-maktoobblog.com/)

مصر (Egypt):

1۔ دارالکتب المصریۃ، قہرہ (www.daral-kutub.com)

2۔ مکتبۃ الأزهر

(www.izhar-eda-eg-pages.cerda.com)

(یہ مکتبہ خاندان دارالکتب و تحقیق و ترویج و نشریات کی طرف سے چلایا گیا ہے)

مشہور ہے)

3۔ المکتبۃ العامۃ ببلدیۃ الإسکندریۃ

(www.africanmanuscripts.org)

یمن (Yemen):

1۔ المکتبۃ العمومیۃ، جامع صنعاء (www.al-yaseer.net)

2۔ مکتبۃ الجامع الکبیر، صنعاء (www.ansab-online.com)

انڈیا (India):

1۔ ورلڈ نیشنل پبلک لائبریری، بنگلہ پور (books.google.com/)

2۔ آصفیہ لائبریری، حیدرآباد، انڈیا (epaper.timesopindia.com)

3۔ خدیجہ نیشنل اور نیشنل پبلک لائبریری، پٹنہ (www.kblibrary.nic.in)

(www.kolkata.library.org)

5۔ ایشیائی مکتبہ، ممبئی (www.asiaticsocietycal.com)

6۔ ایشیائی مکتبہ، ممبئی (www.asiaticsocietycal.com)

(www.asiaticsocietycal.com)

7۔ Survey of Manuscripts in India

(www.ignea.nic.in/manus004/htm)

ایران (Iran)

1۔ سنٹرل لائبریری، تہران (www.library.tehran.ir)

2۔ حرانۃ مخطوطات مکتبات اصغہان (www.abna.ir)

3۔ سنٹرل لائبریری، اصغہان (www.wikimapia.org)

4۔ المکتبۃ المרכזیۃ لمخطوطات، اسلامیہ، تبریز

(www.awkatmanuscripts.org/)

5۔ المکتبۃ المרכזیۃ، تبریز (www.abna.ir/)

6۔ المکتبۃ العامۃ، اردبیل (www.shubestan.net/)

7۔ المکتبۃ المרכזیۃ، مشهد (www.imamreza.net)

ترکی (Turkey):

1۔ استنبول یونیورسٹی لائبریری، استنبول (Istanbul University Library)

(اس لائبریری میں 17 ہزار مخطوطات ہیں۔)

(www.istanbul.edu.tr/english/libraries.php)

2۔ مخطوطات ترکی، Manuscripts of Turkey Libraries

(www.yazmalar.gov.tr/)

3۔ مرکزی لائبریری، استنبول، Central Library Istanbul

(www.tbb.gov.tr/libraries/central-library)

4۔ استنبول پبلک لائبریری، Istanbul Public Library

4۔ سر قند لائبریری (Sumarkand Library)

(www.last.fm/samarkand/library/)

تاجکستان (Tajikistan)

1۔ فردوسی تاجک نیشنل لائبریری، دوشنبہ

(The Fardousi Tajik National Library, Dushambe)

(www.nationsencyclopedia.com)

۱۹۔ پاکستان (Pakistan):

1۔ اسلامیہ کالج لائبریری، پشاور

2۔ ایران پاکستان انسٹی ٹیوٹ آف پریسٹین سٹڈیز، راولپنڈی

3۔ ۷۷۔ پبلک لائبریری، لاہور

4۔ ۷۷۔ بے نور نیشنل لائبریری، لاہور

5۔ دیال سنگھ لائبریری، لاہور

6۔ ڈاکٹر احمد حسین قلندر لائبریری، گجرات

7۔ ڈاکٹر حمید اللہ لائبریری، ادارہ تحقیقات اسلامی، اسلام آباد

8۔ ۱۱۰۔ میو ریم لائبریری، لاہور

9۔ نیشنل میوزیم آف پاکستان، کراچی

یورپ اور امریکہ کے مشہور کتب خانے:

انگریزوں نے دسویں صدی ہجری میں عربی کتابوں کا بہت بڑا مجموعہ جمع کیا۔ انہوں نے عربوں کی طب، فلسفہ، کیمسٹری، ریاضیات، فلکیات، ادب اور لغت وغیرہ میں لکھی ہوئی کتابوں کو جمع کیا، اور ان میں سے کچھ اپنی زبانوں میں ترجمہ کیا۔ عربی کتابوں کی طرف اس کا زیادہ رجحان صیسی جنگوں (1096-1291ء) کے دوران مسلمانوں کے ساتھ باہمی رابطہ و ملاپ کے بعد ہوا۔ انہوں نے مسلمانوں کی بہت ساری کتابیں جمع کیں، اور انہیں اپنے ملکوں میں لے گئے، یہاں تک کہ فرانس کا نواس بادشاہ لوئس (1226-1770ء) جب صیسی جنگوں سے واپس ہو تو مصر کے شہر دمیدہ سے بہت

(اس لائبریری میں 2500 مخطوطات ہیں) (www.visitistanbul.com)

5۔ فاتح مسجد لائبریری، Fatih Mosque Library

(اس لائبریری میں 6000 مخطوطات ہیں)

(www.sacred-destinations.com/turkey/istanbul-fatih-cami.html)

6۔ نور عثمانیہ لائبریری، شنبول، Nur Osmania Library Istanbul

(اس میں پانچ ہزار مخطوطات ہیں) (www.dlr.org/)

7۔ سیہمانیہ لائبریری، شنبول، Sulemaniye Library Istanbul

(www.ibb.gov.tr/sulemaniye-library)

8۔ سر اے طباقول لائبریری، Sarai Tibco Library (www.tibco.com)

9۔ توپ کاپی میوزیم شنبول، Topkapi Museum Istanbul

(www.exploretrkey.com, www.islamic-awareness.org)

10۔ لہارس مخطوطات ترکی

Turkish Bibliographies of Manuscripts

(www.islamicmanuscripts.org)

۱۸۔ وسطی ایشیائی ریاستیں، (Central Asia States):

۱۔ ازبکستان (Uzbekistan):

1۔ تاشقند کی لائبریریاں (Libraries of Tashkent)

(www.tashkent.org/uzland/library.html)

2۔ لائبریری آف مسلم بورڈ، تاشقند

(Library of Muslim Board of Uzbekistan, Tashkent)

(www.uzintour.com/en/uzbekistan-tours/?id=20)

(اس لائبریری میں مصحف عثمانی کا ایک نسخہ محفوظ ہے)

3۔ ازبکستان سائنس اکیڈمی

(Uzbekistan Academy of Science UZAS)

(University of Glasgow)

(www.lib.gla.ac.uk/)

فرانس (France)

1۔ پبلک لائبریری، پیرس (Paris Public Library)

(www.parispubliclibrary.org)

اطالی (Italy):

1۔ وینیسن لائبریری، روم (Vatican Library)

(www.vaticanlibrary.va)

2۔ نیشنل سنٹرل لائبریری، فلورنس (National Central Library, Florence)

(www.jstor.org) (www.nclfi.it)

3۔ لاس اینجلس پبلک لائبریری، وینس (Los Angeles Public Library, Venice Branch)

(www.lapl.org)

ہسپانیہ (Spain):

1۔ نیشنل لائبریری آف اسپین (National Library of Spain)

(www.theeuropeanlibrary.org)

2۔ ہپبرن لائبریری، مادرید (Hepburn Library of Madrid)

(www.hepburnlibraryofmadrid.org/)

3۔ اسکوریا لائبریری، مادرید (Escorial Library, Madrid)

(www.greatbuildings.com)

4۔ For exceptionally rare Arabic manuscripts visit Escorial

Library manuscripts center

(www.manuscriptcenter.org)

5۔ پبلک لائبریری، مادرید (Biblioteca Nacional) (www.bne.es/)

سورس عربی و قبطی مخطوطات، مابین 1800-1900ء کے درمیان، جو کہ انگریزوں نے بھی ملکی یا اور اسوں نے ہندوستان کے قریبی عربی مخطوطات، ہندوستان اور یورپ میں منتقل کر دی۔ چنانچہ اس وقت مستشرقین، یونیورسٹی، مائتہ عربی و مشرقی مخطوطات سے شیکار کرتے رہے۔ ان میں سے 17 مائتہ عربی مخطوطات یورپ میں 2000ء سے زیادہ مخطوطات امریکہ کی لائبریریوں میں موجود ہیں۔ یورپ کے اکثر مخطوطات، انگلینڈ فرانس، ہالینڈ، روس، چین، اٹلی، سویڈن اور ڈنمارک میں محفوظ ہیں۔

حضرت علامہ اقبال اس کی یوں ترجمانی فرماتے ہیں۔
مروءہ میں مرقی کتابیں چھاپیں،
اب یہاں امریکہ، یورپ کے کچھ کتب خانوں کا ذکر کیا جا رہا ہے۔
کثرت سے موجود ہیں۔

1۔ انگلینڈ (England)

1۔ برٹش لائبریری (The British Library) (www.bl.uk/)

2۔ انڈیا آفس لائبریری (The India office Library)

(www.iol.uk/)

3۔ رائل ایشیائی سوسائٹی لائبریری (Royal Asiatic Society Library)

(www.royalasiaticsociety.org/library.html)

4۔ آکسفورڈ یونیورسٹی لائبریری (Oxford University Library)

(www.lib.ox.ac.uk/)

5۔ کیمبرج یونیورسٹی لائبریری (Cambridge University Library)

(www.lib.cam.ac.uk/)

6۔ ایڈن برگ لائبریری، سکاٹ لینڈ (Edinburgh Library)

(www.lib.ed.ac.uk/)

7۔ نیشنل لائبریری آف سکاٹ لینڈ (National Library of Scotland)

(www.nls.uk/)

1۔ برلن پبلک لائبریری (Berlin Public Library)

(www.berlinlibrary.org/)

(یورپ میں عربی مخطوطات کا سب سے بڑا مرکز اس لائبریری کو خیال کیا جاتا ہے)

2۔ برلن سٹیٹ لائبریری (Berlin State Library)

(www.staatsbibliothek-berlin)

3۔ لیپزگ یونیورسٹی لائبریری (Leipzig University Library)

For Arabic & Islamic manuscripts at the Leipzig university Library

visit (www.islamic-manuscripts.net/)

4۔ ہامبرگ یونیورسٹی لائبریری (Hamburg University Library)

(www.index.com/)

5۔ میونخ پبلک لائبریری (Munich Public Library)

(www.librarytechnology.org/)

۶۔ روس (Russia):

1۔ نیشنل لائبریری (National Library of Russia)

(www.nlr.ru/eng/)

2۔ کازان سٹیٹ یونیورسٹی لائبریری (Kazan Russia State University)

(Library)

(www.aboutkazan.com)

The Collections of Kazan State university Library contain numerous ancient Arabic manuscripts and rare books.

1۔ لائیڈن یونیورسٹی لائبریری

(Leiden University Library, Netherland)

(www.library.leiden.edu/)

2۔ لائیڈن اکیڈمی (Leyden Academy, Netherland)

(www.leydenacademy.nl)

3۔ رائل پبلس لائبریری، امسٹرڈم (Royal Palace Amsterdam)

(www.royalpalace.amsterdam.nl/en/)

۸۔ آسٹریا (Austria):

1۔ پبلک لائبریری، وینا (Public Library, Vienna)

(www.buecher Wien.at/en)

2۔ اوریینٹل اکیڈمی، وینا (Oriental Academy, Vienna)

(www.otw.co.at/otw/index.php/en/112)

4۔ سویڈن (Sweden):

1۔ اپسالا یونیورسٹی لائبریری (Uppsala University Library)

(www.uu.se/en/)

2۔ سٹاک ہولم یونیورسٹی لائبریری (Stockholm University Library)

(www.su.se/english/)

3۔ رائل لائبریری، سٹاک ہولم

(Royal Library, Stockholm: Kungliga Biblioteket)

(www.kb.se/english/)

۱۰۔ ڈنمارک (Denmark)

1۔ رائل لائبریری، کپنہاگن (Royal Library Copenhagen)

(www.bibliotek.dk/plingo-eng)(www.kb.dk/en/)

رپورٹ مجتہدی شغل میں شائع ہوتا ہے۔ یہ جہات میں ان اداروں کی شب و روزی صورت و حالت
تدکروں کے ساتھ ساتھ منطوقات سے دلچسپی رکھنے والوں کے ساتھ مخصوص اور قابل علم سے متعلق
انہی منطوقات کی جہازیں بھی فرہم کی جاتی ہیں۔ نئے اضافے کے جانے والے منطوقات کے ساتھ
منطوقات کی فہرست بھی جاری کی جاتی ہے جو یور تحقیق و تدوین سے آراستہ ہوتے ہیں یا شائع ہوتے
ہوں۔ نیز یہ ادارہ خود بھی بعض قیمتی منطوقات کی تدوین و تخریج کی ذمہ داری لیتا ہے۔

۲۔ امام محمد بن سعود اسلامی یونیورسٹی، ریاض:

سعودی عرب میں "للمیسة العامة للکلیات و المعاهد العلمیة" (نظامت عامہ
برائے کلیات علمیہ) کے زیر قیام و فراخ در انکشاف میں تھیں۔ ان نظامت نے عربی
عرب کے طرف و جانب میں بدستور یہ ممالک میں بھی مدرسین و مدرسین سکول، کالج، یونیورسٹی
دروں کا پالی پیدا کیا۔ ان خصوص سے عربیہ اور اسلامیہ معادہ کے ذریعے ان تعلیمی مقامات میں
نقشب برپا کیا۔ ان سلسلے کی بنیاد پر امام محمد بن سعود اسلامی یونیورسٹی بھی ہے جس کا قیام ریاض میں
1394ھ میں عمل میں آیا۔ اس یونیورسٹی کے تدوین اور بانی بھی کتبہ شریعہ و کتبہ
عربیہ کے بانی تھے۔ بعد ازاں ان کی تعلیمات (Faculties) اور سائنس و ادب کا اضافہ کیا گیا۔ پھر
ان یونیورسٹی کے کیمپس (Abia) و بریدہ (Buraida) میں قائم کئے گئے اور یونیورسٹی کی
حدود بہت وسعت اختیار کر گئیں۔ مختلف شعبوں میں مایہ نچہ کچھ کیشن (Post Graduate) شروع
ہوئی۔ درجہ دو شعبوں کے تحت "Faculty of Library Affairs" کے نام سے ایک
خاص ادارہ قائم کیا گیا جس کا مقصد مختلف کلیات میں لائبریریوں قائم کرنا، اور ان مایہ بریوں کے
ساتھ ساتھ یونیورسٹی کی مرکزی لائبریری کو مصادر و مراجع (Reference Books) فراہم کرنا
تھا، لیکن اس یونیورسٹی کا درجہ کار صرف کتابوں کی ضروریات پوری کرنے تک محدود نہ رہا بلکہ اس میں عربی
منطوقات کے سے ایک خاص شعبہ قائم کیا گیا جس کا مقصد قیمتی منطوقات کی تلاش، حصول و فراہمی
کے علاوہ ان کی حفاظت کے سے سرگرم کے جدید آلات کی دستیابی بھی اس کے ذمے لگائی گئی۔ اس
ادارے نے مختلف عرب ممالک، اسلامی ممالک اور یورپین (European) ممالک سے بہت سے
منطوقات کا مجموعہ جمع کیا ہے، یہاں تک کہ اب اس لائبریری میں منطوقات کا ایک وسیع ذخیرہ موجود

۱۔ دار لکمی نسخے اور منطوقات

۲۔ منطوقات کی فوٹو کاپیاں

۳۔ مختلف حوزوں و فنون میں لکھے گئے اسلامی منطوقات کی مائیکروفلمیں جنہیں انتہائی
ذاتی انداز میں محفوظ کیا گیا ہے اور ان سب کی فہرست تیار کی گئی ہیں۔

۴۔ ادارہ منطوقات کی فوٹو کاپی کرنے، مائیکروفلموں کو بڑا کرنے (Enlarge) ان کے
نسخے سے شعبہ جات بھی موجود ہیں، جن میں منطوقات کو محفوظ کرنے کے مہرین اپنے اپنے انداز
میں اور ان خدمات اسلام سر انجام دے رہے ہیں۔

۵۔ شاہ عبدالعزیز یونیورسٹی

شاہ عبدالعزیز یونیورسٹی میں انسانی علوم (Human Sciences) کی حیثیت
(Faculties) میں بیعت "کتبہ شریعہ" اور اس کے نئی شعبہ "کتبہ شریعہ عربیہ" اور "کتبہ شریعہ
عربیہ" وغیرہ۔ علاوہ ان میں یہاں کاپی شریعت سے 396، 1976ء میں سرگرم بحث
علمی، رجحان اساتذہ اسلامی کے نام سے آج ادارے کی بنیاد رکھی گئی ہے۔ ایک بہت بڑی
اور عمدہ عمارت کا حامل یہ ادارہ بہت سے مہرین اور اساتذہ کی خدمات سے بہرہ ور ہے۔ ان اساتذہ
میں شاہ عبدالعزیز یونیورسٹی کے حاضر سرور اساتذہ کے علاوہ دوسری یونیورسٹیوں کے اساتذہ بھی بحث
و تحقیق میں مصروف رہتے ہیں۔ یہ ادارہ مندرجہ ذیل شعبہ جات پر مشتمل ہے:

۱۔ لائبریری: یہاں اسلامی علوم کے بہت سارے مصادر و مراجع موجود ہیں، جن سے
محققین اور طلبہ اپنی ضروری کے مطابق استفادہ کر سکتے ہیں۔

۲۔ منطوقات کا شعبہ: اس شعبہ میں دس ہزار سے زائد منطوقات کی فوٹو کاپیاں موجود ہیں۔

۳۔ مائیکروفلم کا شعبہ: اس شعبہ میں نادر منطوقات کی ہزاروں مائیکروفلمیں موجود ہیں۔ یہ

شعبہ فلموں کی فہرست، ان کی درجہ بندی، ان کی حفاظت اور محققین کے لئے ان کے استعمال
کو آسان بنانے کا اہتمام کرتا ہے۔ اس شعبے میں مطالعہ کے کمرے (Reading

Rooms) بنائے گئے ہیں، جہاں مائیکروفلم کو پڑھنے کے لئے جدید ترین آلات مہیا کئے

جاء، ورنہیں اس بات کا شعور، یا جاننا ہے۔ اور ان میں سے کسی میں سے کسی کے عظیم کارناموں سے بھری پڑی ہے، بدنامی، دشمنی، جوڑ بڑکارتا، مسرت، قوم سے سرخام دیئے ہیں، کوئی دوسری صفت اس کی، ہمدردی نہیں کر سکتی۔ اس صفت اس بات نہ ہے کہ یہ صرف کے علمی ورثہ اور مخطوطات کی طرف مزید قدماں۔ ان پر علمی تحقیق و تدوین کریں۔ ان نشر و اشاعت اور احیاء کریں اور انہیں آئے دن اس کے ہاتھوں تک پہنچیں۔ امید ہے کہ اس طرح ہم نہ کھویا ہو، بدترین علمی مقام پھر سے حاصل کریں گے، راہی صفت کی عظمت کا پھر سے قیہ کریں گے جیسے کہ ہمارے آباؤ اجداد نے اس کی عظمت کو اوج شریا تک بلند کر دیا تھا۔

(د) تدوین مخطوطات کی بعض اصطلاحات:

مخطوطہ:

”مخطوطہ“ میں مخطوطہ کی یہ تعریف کی گئی ہے ”مخطوط سے مراد وہ کتاب ہے جسے ہاتھ سے لکھا گیا ہو، وہ کتاب طبع شدہ نہ ہو، اور اس کی جمع مخطوطات ہے۔“
مطبوع:

”مطبوعہ“ یا ”مطبوعہ“ کے معنی مطبوع کی تعریف یہ ہے

”مطبوعہ کا لفظ مخطوط کے مقابل ہے مطبوع سے مراد وہ کتاب ہے جو مطبع (Press) کے ذریعے شائع ہو چکی ہو۔“
مطبوع

”مطبوعہ“ م کے کسرہ کے ساتھ۔ کتابیں وغیرہ چھاپے کا۔ اس کی جمع مطابع آتی ہے۔ ”مطبوعہ“ م کی فتح کے ساتھ۔ وہ جگہ جہاں کتابیں چھاپی جاتی ہیں، اس کی جمع مطابع آتی ہے۔
تراث:

”معجم المصطلحات العربیة فی اللغة والأدب“ کے مطابق ”تراث“ سے مراد وہ علمی، فنی اور دینی ورثہ ہے، جو صرف نے اپنے اجداد کے لئے چھوڑا، اور وہ موجودہ دور کی روح اور روایت کی نسبت زیادہ نہیں، عمدہ اور نادر شمار ہوتا ہو۔“

باب نمبر ۱۰۰۔ اس میں اس کتاب کی مراد اس قلمی کتابوں کی ہے جو پہلے لوگوں نے بعد والوں کے لئے ورثے میں چھوڑی تھیں۔

اس

وہ کلمات والفاظ جن سے مخطوطہ تکمیل پاتا ہے۔

مقدم

شروع و حواشی کے علاوہ مخطوطے کا بنیادی و مرکزی حصہ متن کہلاتا ہے۔

واش

وہ کلمات جو کتاب میں (مبارت) سے خارج ہوتے ہیں اور اس حصہ میں ہوتے ہیں، ان کتاب سے شروع ہونے پر اوپر، نیچے، دائیں، بائیں لکھا جاتا ہے۔ اور ان میں مخطوطے کی نص پر تصدیقات و ثبوت درج ہوتے ہیں۔ یہ ہے کہ حواشی قدیم لفظ تھا، آج کل اس کی جگہ ”ہوامش“ کی اصطلاح استعمال ہوتی ہے، جس سے مراد فٹ نوٹ (Footnote) ہے۔
شروع:

شروع سے مراد مخطوطہ کی اصل عبارت کی وضاحت و تشریح کرنے والے الفاظ ہیں اور یہ اصطلاح اس عبارت کا حصہ نہیں ہوتے، اور انہیں ہوامش (Footnote) کی شکل میں درج کیا جاتا ہے۔ کبھی طویل ہونے کی وجہ سے شروع کو ایک مستقل کتاب بھی بنادیا جاتا ہے۔ کبھی کوئی موطا پنی کتاب کی شرح خود لکھتا ہے اور کبھی کوئی محقق شرح تحریر کرتا ہے۔

ضبط:

”المعجم لوسید میں لکھا ہے

”ضبط، کتاب“ اس سے کتاب کی کانت چھٹ کی یا اس کی تصحیح کی یا اس پر حرکات و اعراب کا۔ قدیم علماء کے نزدیک ضبط کا معنی ”جسم طرح یاد کرنا“ لیا جاتا تھا۔ علامہ شریف جرجانی نے اپنی کتاب ”التصویفات“ ص 42 پر لکھا ہے

”ضبط کا لغوی معنی ہے یاد دہانی و پختگی اور اصطلاح میں ضبط سے مراد ہے کہ کلام کو اس

اس عبارت کے بعد وہ سماع کی تاریخ درج کرتا ہے اور اپنے مخطوط اور مہر بھی ثبت ہے تاکہ سماع اور قرأت کی درستگی مسلم رہے۔

اگر کوئی کتاب بڑی ہوتی اور اس کے مطالعہ کے لئے کئی نشستیں درکار ہوتیں، تو استاد ہر مجلس کے بعد کتاب کے حاشیہ میں ہر مجلس میں پڑھی ہوئی مقدار کی تفصیل سماع کی تاریخ اور آیتا کے سماعت کے بہت سے فوائد تھے۔ جن میں سب سے بڑھ کر کتاب کے مولف کی طرف منسوب ہونے کی توثیق اور ائمہ کے سماع کی وجہ سے اس کے نام کی بھی توثیق ہو جایا کرتی تھی۔

مرحلہ اول (۱)

تدوین مخطوطہ کے ابتدائی مراحل

(۱) تدوین کے لئے مخطوطہ کا انتخاب:

۱۔ یہی طور پر مخطوطہ تدوین کا سب سے پہلا مرحلہ ایک اچھے مخطوطہ کا انتخاب ہے۔ لیکن مخطوطہ کا انتخاب نہ کے لئے اس میں تحقیق و تدوین کے چھ مراحل ہیں جن میں سے ہر قسم کا غلط کار کرنا

۲۔ تدوین مخطوطہ کے لئے یہاں سے رہنمائی ملے گی جو ہر دوری سے بصورت دیگر تدوین میں ملاحظہ کی جانی چاہئے۔ یہ مخطوطہ کے تدوین کے دوران مہارت کی کافی ضرورت ہے۔ علم و ادب کے ساتھ ساتھ اراکین و ادارہ کی ترقی کے لئے علمی امور کا موجد ہونا ضروری ہے۔ اس سب سے باہمی فوق ہونا۔ مخطوطہ کی اصل مہارت نیک پہنچ جائے۔

۳۔ اس مخطوطہ کی پہلی تحقیق و تدوین ہوتی ہے۔ جس مخطوطہ پر پہلی کوئی تحقیق و تدوین کا کام ہو چکا ہو اسے دوبارہ ملاحظہ (Review) کے طور پر دیکھا درست نہیں ہوتا اگر کوئی مخطوطہ ناقص تحقیق یا بغیر تحقیق و تدوین کے چھپ گیا ہے تو اسے دوبارہ تحقیق و تدوین کے لئے منتخب کیا جاسکتا ہے۔

یہ بھی واضح رہے کہ اگر کسی مخطوطہ کی پہلی تدوین ہوتی ہے لیکن اس میں بہت سی غلطیاں ہیں تو پھر اس مخطوطہ کو دوبارہ تدوین کے لئے منتخب کیا جاسکتا ہے۔

۴۔ مخطوطہ قیمتی (Valuable) اور معیار بنانا چاہیے۔ یہ مخطوطہ، اسلوب، مواد اور علمی پہلو کے اعتبار سے بہت قیمتی اور تحقیق و تدوین کا مستحق ہو۔

۵۔ اس قاعدہ و شرائط کی روشنی میں مندرجہ ذیل مخطوطات قابل تحقیق و تدوین نہیں ہوتے

☆۔ ہر مخطوطہ جو معمولی علمی مواد و معلومات پر مشتمل ہو۔

☆۔ ایسا مخطوطہ جسے مولف نے کسی مطبوعہ کتاب کے جز کے طور پر لکھا ہو۔

۳۔ ایسا مخطوطہ جو کسی مطبوعہ کتاب کی تلخیص ہو۔

4۔ مخطوطہ کا حجم (Size) مناسب ہو، یعنی اس کا حجم متن سے اور اس پر صفحہ کی پائے کی کوشش سے مناسبت رکھتا ہو۔ بعض نادر تصنیفات ایسے بھی ہیں جن کے صفحات کی تعداد (10) سے زیادہ نہیں ہوتی، لہذا ایسے مخطوطات یہ کہ اس میں کسی دور کی اساتذہ کی تحقیق کا عنوان نہیں بن سکتے۔

جو مخطوطہ مذکورہ بالا شرائط پر پورا نہ اترتا ہو، اس سے صرف نظر کرنا ضروری ہے۔ نیز یہ عنوان کتنا ہی جالب اور پرکشش کیوں نہ نظر آئے، اور خواہ محقق اسے بہت پسند کرتا ہو۔ یہ محقق اسے ضروری نہ کہ وہ مخصوص کتاب میں مدد مانی۔ اس کتاب سے اپنے میں مخصوص کتاب کو اسے اب مٹا دے اور اسے نام سے تاکہ اس کا انتخاب درست ہو۔ اس ضمن میں محقق چاہیے کہ وہ بیوروکریٹوں کی بہار میں مقامات مخطوطہ سے اس بات کی تحقیق کرے کہ وہ مخطوطہ کی رونق میں کسی قسمی درجہ سے بہت زیادہ ہو، ورنہ محقق اس پر پتہ نام نہ دے گا۔ (۱۰)

(ب) مخطوطہ کے دیگر نسخوں کی تلاش

جب محقق کسی مخطوطہ کی تدوین کا ارادہ کرے تو اسے چاہیے کہ سب سے پہلے مخطوطہ کے نام، عنوان اور اس کے مصنف کے بارے میں یقینی طور پر جانے سے اسے سوانح و ترجموں کا مطالعہ کرے۔ جیسے علامہ زرنگی کی کتاب "الاعلام"، ہرمز رضا خان کی "معجم المعاصر"، یا قوت محمدی کی "معجم الادباء"، ابن ندیم کی "کتاب الفہرست"، ورجانی خیفی کی "كشف الظنون" کیونکہ مخطوطہ کے عنوان اور مؤلف کے بارے میں یقینی معلومات رکھنا بہت ضروری ہے کیونکہ کتابوں اور مؤلفین کے ناموں میں بہت مشابہت پائی جاتی ہے۔

جب مخطوطہ کا عنوان اور اس کے مؤلف کے بارے میں تحقیق مکمل ہو جائے تو مندرجہ ذیل مصدروں کی طرف رجوع کر کے اس کے دیگر نسخوں کی جگہیں تلاش کی جائیں

1۔ لائبریریوں اور اعلیٰ مراکز کی فہرستیں دیکھی جائیں جہاں اسلامی اور عربی مخطوطات موجود ہیں۔ جیسے دمشق میں مکتبہ طبریہ کی فہرست، مصر میں دار لکتب الوطنیہ کے مخطوطات کی فہرست، در عرب بیگ کے تحت معبد مخطوطات کی فہرست وغیرہ (گزشتہ صفحات میں یورپ، امریکہ اور عرب ملکوں کی مشہور لائبریریوں و مراکز کی تفصیلی فہرست گزر چکی ہے)

۲۔ "ان الادب العربی" کو مخطوطات کی تلاش کا بہترین ماخذ شمار کیا گیا ہے۔ اس میں مخطوطات کے مقامات اور ان کی دستیابی کے بارے میں تفصیلی معلومات ہیں۔

۳۔ مشہور محقق نو، رشتہ کی کتاب "تاریخ التراث" اسلامی مخطوطات کی تلاش کے لئے بہت اہم کتاب ہے۔ بلکہ یہ وہ کتاب ہے جس میں اس طرح کی کتابیں، اور بعض مورخین میں اس سے زیادہ جامع اور بڑھ کر ہے، کیونکہ اس میں ایسے مخطوطات کا ذکر بھی ہے جن تک وہ کتاب کی رسائی نہیں ہو سکتی تھی۔ اس کتاب کا یہ یقین ہے کہ محمد بن عبدی یونیورسٹی، ریاض سے شائع ہوا ہے۔

۴۔ مصنفین کی کتاب، اور مخطوطات العربیہ میں بہت سے ایسے مخطوطات کا ذکر ہے جن کا تذکرہ وہ کتابوں نے کیا ہے۔ ان کے بارے میں یہ کتابیں بہت اہم ہیں۔

(ج) مخطوطہ کے نسخوں کو جمع کرنا:

مخطوطہ کے نسخوں کی موجودگی کے مقامات سے متعلق معلومات حاصل کرنے سے بعد محقق نہیں حاصل کرنے کی کوشش شروع کرے گا۔ اس سلسلے میں وہ خط و کتابت کے ذریعے یا بذات خود متعلقہ لائبریری کی تک رسائی حاصل کرتا ہے۔ محقق کو معلوم ہونا چاہیے کہ اکثر لائبریریوں میں مخطوطہ کا نسخہ نام یا دیگر ہم کی صورت میں ارسال کرتی ہیں۔ پھر محقق اس کا پتہ لے لیتا ہے۔ محقق اس بات کی تحقیق کر لینی چاہیے کہ مائیکروفلم پر موجود نسخہ ٹیپو (Negative) ہے یا پوزیٹو (Positive) نہیں ہے۔ ان طرح بعض کتاب خانے، لائبریریوں یا فوٹو کاپی کی سہولت مہیا نہیں کرتے۔ محقق بذات خود اس ر لاہریری میں بیٹھ کر دیگر قلمی نسخوں کے ساتھ موازنہ کرنا پڑتا ہے۔

۵۔ لائبریری قلمی نسخوں کو جمع کرنا محنت اور درست فائقہ کا کام ہے۔ محقق کو چاہیے کہ دونوں کی شناخت کرے، تاکہ مطلوبہ نسخوں کو حاصل کر سکے۔ قلمی نسخوں کو جمع کرے گا کون مرقوم و متدوین لکھ رہا ہے، بلکہ محقق خود سامان، بہتر اور مناسب طریقے کا استعمال کرتا ہے۔

۶۔ محقق کو یہ بات بھی ذہن نشین رکھنی چاہیے کہ وہ کسی مخطوطہ کے تدوین کی، لائبریریوں میں موجود تمام نسخے حاصل نہیں کر سکتا، لہذا وہ یا زیادہ نسخوں کو حاصل کرنے کے بعد سے تحقیق و تدوین کا کام

شروع کر دینا چاہیے۔ ہر بات پہلے ایک بار قلمی طور پر لکھی جائے۔ اس کے بعد اس کا حق دہرائے۔

(د) نسخوں کا مطالعہ اور چھان بین:

محقق کو چاہیے کہ وہ پوری قوت و محنت سے تمام نسخوں کا مطالعہ اور چھان بین کرے۔ اس سے اس کو تمام باتوں کا علم ہو جائے گا۔ اس کے بعد وہ اپنی قلمی قیادت و تدوین کے کام میں آئے۔ اس سے اس کو تمام باتوں کا علم ہو جائے گا۔ اس کے بعد وہ اپنی قلمی قیادت و تدوین کے کام میں آئے۔ اس سے اس کو تمام باتوں کا علم ہو جائے گا۔

اس کے بعد وہ اپنی قلمی قیادت و تدوین کے کام میں آئے۔ اس سے اس کو تمام باتوں کا علم ہو جائے گا۔ اس کے بعد وہ اپنی قلمی قیادت و تدوین کے کام میں آئے۔ اس سے اس کو تمام باتوں کا علم ہو جائے گا۔

اس کے بعد وہ اپنی قلمی قیادت و تدوین کے کام میں آئے۔ اس سے اس کو تمام باتوں کا علم ہو جائے گا۔ اس کے بعد وہ اپنی قلمی قیادت و تدوین کے کام میں آئے۔ اس سے اس کو تمام باتوں کا علم ہو جائے گا۔

3۔ محقق کو چاہیے کہ وہ مخطوطہ کے اوراق کی قدامت، اس کے رسم الخط اور روشنی پر غور کرے۔ نیز اس بات کی بھی جانچ پڑتال کرے کہ کیا کتابت میں ایک وسیلہ یا نسخہ یا نسخہ ہے یا دو قلمی نسخے سے تحریر میں لایا گیا ہے؟

یہاں سے محقق کا تجربہ، سمجھ بوجھ، قلمی و رسم الخط کے خوب سے آگاہی نمایاں ہو کر سامنے آئے گی۔ بعد وہ ان میں مندرجہ ذیل باتوں کو ملحوظ خاطر رکھنا چاہیے۔

مولف کے اسلوب کی پہچان:

محقق کے لئے ضروری ہے کہ وہ مولف کے اسلوب سے شناسائی حاصل کرے۔ اس کے لئے اس کو چاہئے کہ وہ موجود قلمی نسخوں کا مطالعہ کرے، تاکہ اسے مولف کے انداز کتابت اور اس کی تحریر کے خصوصیات و اشیائے خاصہ کی پہچان ہو جائے۔ اس لئے کہ ہر مولف کا ایک خاص انداز تحریر اور اسلوب کتابت ہوتا ہے۔ نیز محقق کو چاہئے کہ وہ اس مولف کی تالیف کردہ دیگر کتابوں کا مطالعہ بھی کرے، جن پر پہلے تحقیق ہو چکی ہے یا وہ چھپ چکی ہیں، تاکہ اسے مولف کے اسلوب کی عادت ہو جائے، اس کی عبارت اور الفاظ سے، نوعیت ہو جائے اور اسے ان شخصیات کا علم بھی ہو جائے جن سے وہ نقل کرتا ہے۔

موضوع سے شناسائی:

محقق کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ جس مخطوطہ کی تدوین کرنے جا رہا ہے، اس کے

۱۔ اس سے خوب واقفیت حاصل کرے۔ تاکہ وہ اس کی عبارت کو اچھی طرح سمجھ سکے اور غلطی سے اس سے کوئی بات نہ لے۔ اس کے بعد وہ اپنی قلمی قیادت و تدوین کے کام میں آئے۔ اس سے اس کو تمام باتوں کا علم ہو جائے گا۔ اس کے بعد وہ اپنی قلمی قیادت و تدوین کے کام میں آئے۔ اس سے اس کو تمام باتوں کا علم ہو جائے گا۔

۲۔ اس کے بعد وہ اپنی قلمی قیادت و تدوین کے کام میں آئے۔ اس سے اس کو تمام باتوں کا علم ہو جائے گا۔ اس کے بعد وہ اپنی قلمی قیادت و تدوین کے کام میں آئے۔ اس سے اس کو تمام باتوں کا علم ہو جائے گا۔

عربی لغات سے استفادہ:

مخطوطہ کی تدوین کا کام اس وقت تک مکمل نہیں ہو سکتا، جب تک کہ اس کے لغات و لغات سے استفادہ نہ کیا جائے۔ اس کے بعد وہ اپنی قلمی قیادت و تدوین کے کام میں آئے۔ اس سے اس کو تمام باتوں کا علم ہو جائے گا۔ اس کے بعد وہ اپنی قلمی قیادت و تدوین کے کام میں آئے۔ اس سے اس کو تمام باتوں کا علم ہو جائے گا۔

۳۔ اس کے بعد وہ اپنی قلمی قیادت و تدوین کے کام میں آئے۔ اس سے اس کو تمام باتوں کا علم ہو جائے گا۔ اس کے بعد وہ اپنی قلمی قیادت و تدوین کے کام میں آئے۔ اس سے اس کو تمام باتوں کا علم ہو جائے گا۔

اشارات و علامات:

محقق کو کچھ ایسے اشارات و علامات کو بھی جان لینا چاہئے جن سے اس کو تدوین کے واسطے پڑ سکتا ہے۔ ان کی کچھ مثالیں درج ذیل ہیں:

۱۔ لفظ "و" کی لفظ سے پہلے ہوتا ہے، اس سے اس بات کی طرف اشارہ مقصود ہوتا ہے یہ لفظ ضبط شدہ اور صحیح ہے۔

۲۔ حرف "ض" جسے ضبہ یا علامت تعویب یا علامت ترمیم بھی کہتے ہیں۔ اس سے اس بات کی طرف اشارہ مقصود ہوتا ہے کہ جس خط پر یہ نشان بنا یا گیا ہے اس میں ضعف، غلطی یا غم موجود ہے۔

۳۔ خط () یا نصف دائرہ کے نیچے لکھی ہوئی عبارت متن کا حصہ نہیں ہوتی بلکہ کاتب

قدیم مخطوطات میں اور بعض نسخوں میں کتب میں بہت سے رموز و اشارے استعمال کیے ہیں۔ ان میں سے بعض ان اشاروں کی شکل میں ہیں جو کہ (۱) بعض کتب میں استعمال کیے گئے ہیں۔

(صفحہ نمبر 240)

مہارت حاصل ہو۔ ہندو حاشیہ میں مذکور ہے کہ یہ ایک ایسی بات ہے جو
 اشکات کے راجہ یوجا ملتا ہے۔ لیکن جب اس کی تشریح کی جائے تو یہاں سے معلوم
 کم و کاست نافذ کرنا ممکن نہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ہمارے کتابوں میں بہت سی آیات اور حاشیہ
 ہیں، اور کسی ایسی آیت قرآنی یا حدیث نبوی کو نقل کرنا درست نہیں جس میں غلطیاں موجود ہوں یا وہ
 طرح قرآن مجید کے نسخوں کے واسطے سے ایسی مشابہت پیدا ہو سکی جس سے حدیث قرآن مجید کی کوئی
 حاشیہ نبویہ میں مہارت کو اس قاعدے سے متفق نہ ہو کہ حدیث قرآن مجید میں یہ آیت
 نقل کی جائے۔ حدیث نبوی ہونی چاہیے کہ حدیث قرآن مجید میں نہ آئے۔ یہاں سے معلوم ہوتا ہے کہ
 دونوں صورتوں میں مہارت میں ملتی نہ جاتی تھی۔

2- قلمی نسخوں کا باہمی تقابل

قلمی نسخوں کا جمع ہونا ایک ترتیب دینے اور ایک نسخہ ممانعت کے بعد ممکن ہے۔
 ہے کہ وہ سرکاری نسخے کے ساتھ دیں اور خدمت (متمم) کے ساتھ ساتھ دیں اور یہاں سے معلوم
 درمیان سے ہمارے ہاں (م) اور دوسرے نسخے (م) اور تیسرے نسخے (م) کی خدمت کا نام ہے۔
 ہے۔ چنانچہ وہی خدمت متمم کرنے کا جتن مل گیا ہے جس سے اس نسخے کی موجودگی کا مقام کام
 بھی ہوئے مثلاً مخطوطہ آریگی پشاور اور دوسرے موجود ہیں تو پہلے نسخے (ک) اور (پ) (پ)
 دوسرے (ک) کی خدمت دی جاسکتی ہے۔ ہاتھ متعلق کے سے ضروری ہے کہ تمام نسخوں
 خدمت کی وضاحت اپنے مقدمہ میں کرے تاکہ قارئین کو کچھ سکے۔ تدوین کا اصل نتائج دوسرے یہ
 ہے کہ محقق مخطوطے کی عبارت کو مکمل طور پر نسخہ م سے اپنے پاس رکھے اور چاروں نسخوں کے
 ساتھ تقابل کرے، اور اختلافات (Differences) کو حاشیہ میں درج کرے۔ نسخوں کے باہمی
 تقابل کی غرض وغایت سب سے زیادہ درست اور عمدہ ترین روایت تک رسائی حاصل کرنا ہوتا
 ہے۔ محقق پر لازم ہے کہ وہ اس روایت کو ترجیح دے جسے درست سمجھتا ہو اور وہ اصل (نسخہ م) سے
 مختلف ہی کیوں نہ ہو۔

بہرحال بعض سخت مزاج علمائے تحقیق و تدوین نے روایتی پورچیز نظر یہ کی طرح یہی راہ
 دی ہے کہ مخطوطہ کی عبارت کو بہتر نہ چھیڑا جائے، اسے جوں کا توں چھوڑ دیا جائے، اور اس کی غلطیوں کی
 تصحیح میں نہ جائے۔ البتہ بعض حضرات نے قارئین کی تسلی کے پیش نظر متن و حاشیوں سے

متن میں تبدیلیاں نہ کرنے اور اس کی تفسیر میں تبدیلیاں نہ کرنے کے متعلق سرف مخطوطہ
 میں ہندو حاشیہ میں مذکور ہے کہ یہ ایک ایسی بات ہے جو اشکات کے راجہ یوجا ملتا ہے۔ لیکن جب اس کی تشریح کی جائے تو یہاں سے معلوم
 کم و کاست نافذ کرنا ممکن نہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ہمارے کتابوں میں بہت سی آیات اور حاشیہ
 ہیں، اور کسی ایسی آیت قرآنی یا حدیث نبوی کو نقل کرنا درست نہیں جس میں غلطیاں موجود ہوں یا وہ
 طرح قرآن مجید کے نسخوں کے واسطے سے ایسی مشابہت پیدا ہو سکی جس سے حدیث قرآن مجید کی کوئی
 حاشیہ نبویہ میں مہارت کو اس قاعدے سے متفق نہ ہو کہ حدیث قرآن مجید میں یہ آیت
 نقل کی جائے۔ حدیث نبوی ہونی چاہیے کہ حدیث قرآن مجید میں نہ آئے۔ یہاں سے معلوم ہوتا ہے کہ
 دونوں صورتوں میں مہارت میں ملتی نہ جاتی تھی۔

مخطوطے سے ممبر درمیان کی طرف رجوع کرے گا یہ فائدہ دیتا ہے کہ محقق کو موقف سے
 غلط میں نہ رہے اور وہ ان اظہار و انکار کا پتہ چل جائے۔ یہ موازنہ و تقابل مخطوطے سے متن کی
 صحت تصحیح اور غلطیوں کے میں بہت فائدہ مند ہوتا ہے۔ یہ بات سن کر حاشیہ میں مذکور ہے کہ
 اس کی یہ خدمت میں نئے پائے ہیں۔

۳- شروحات و تعلیقات

شروحات و تعلیقات کا مقدمہ متن کی وضاحت اور اس کو قابل استفادہ بنانا ہوتا ہے۔ تدوین
 کے دوران بہت دفعہ محقق کو بعض مشعل غلطیوں کی وضاحت کرنا پڑتی ہے یا بعض دفعہ اس کی معافی رکھنے
 والے غلطیوں کی پیمائش کی قوری کے سے تمیز کرنا پڑتی ہے۔ اس طرح بعض دفعہ محقق کو تبصرے
 بھی کرنا پڑتے ہیں جب کہ مخطوطہ میں وہی بات نقل کی گئی ہو جو ساری تعلیمات یا سائنسی حقائق یا
 موجودہ دور کے متعلق حلیہ نظریات کے خلاف ہو۔ اس بات کی طرف اشارہ کرنا بھی ضروری ہے کہ محقق
 مخطوطے کے متن کو سب سے زیادہ جاننے والا ہوتا ہے۔ (ہاں متذکرہ موصوف کے نام علماء اس سے
 زیادہ واقف ہو سکتے ہیں) اور وہ مخطوطے کے پوشیدہ و پیچیدہ مقامات سے بھی عام لوگوں کی بہت زیادہ
 آراں رکھتا ہے۔ جدا دس مخطوطے کا امین ہوتا ہے، اور یہ ایک دینی، خدائی اور علمی مانت ہے۔ لہذا
 اس پر لازم ہے کہ مخطوطے کے متن کو اسی طرح پیش کرے جس طرح کہ اس کے مؤلف نے صحیح شکل
 میں پیش کیا تھا۔ اسے چاہیے کہ خوشی اور غموں کے درمیان خدشات کی کثرت سے جتناب کرے
 کیونکہ تحقیق و تدوین کا ہدف مقصد یہ نہیں کہ قلمی نسخوں کے درمیان مفصل مورخہ مقدمہ کر دیا جائے۔
 اسی طرح محقق پر لازم ہے کہ متن کی عبارت میں کسی غلط غلط کا اندراج نہ کرے، جب کہ اس کو صحیح لفظ کا
 علم یقین ہو، یا کہ قارئین کی نگاہ غلطی بجائے درست غلط پر پڑی ہو۔ بہرحال شروحات و

تعلیقات کی الگ الگ وضاحت کرتے ہوئے ان کی انواع واقسام تحریر سے ہیں۔
مخطوط کی تدوین کے دوران شد ضرورت ہوتی ہے۔

(۱) شروحات:

شروحات درج کرنے کے دو مقصد ہوتے ہیں۔

1۔ متعدد مصادر کے ذریعے متن کی درستگی کو یقینی بنانا۔

2۔ متن میں پائے جانے والے اسرار، حقیقتیں، اشارات، اشارات اور اشارات کی وضاحت کرنا۔

بہرحال یہاں بھی محقق کے لئے ضروری ہے کہ وہ ترمیم و ترمیم و ترمیم کیونکہ فارمین شروحات کی لڑت سے انتہا جاتی ہیں واصل مضمون کی ترمیم و ترمیم جاتی ہے۔ عام طور پر شروحات سے مراد مندرجہ ذیل امور لئے جاتے ہیں:

1۔ آیات قرآنی کی تخریج:

محقق کے لئے ضروری ہے کہ وہ آیات قرآنی کی تخریج سے پہلے متن میں آئے ہیں۔ یہاں تک کہ وہ آیات قرآنی کے تحت نیچے حاشیہ میں سورت کا نام اور آیت کا نمبر درج کرے۔ اگر کوئی آیت متن میں پوری درج نہ ہو تو حاشیہ میں اس کی وضاحت کی جائے کہ یہ فلاں آیت کا جز ہے یا حاشیہ میں پوری آیت نقل کر کے اس کا حوالہ درج کیا جائے۔ اگر وہ آیت یا آیت سے آیت میں کوئی غلطی ہوگئی ہو تو قرآن مجید سے دیکھ کر اس غلطی کو درست کرے۔ متن میں آیت درج کی جائے۔

اگر محقق آیات میں پہلے پاس موجود مصنف سے اختلاف پائے تو اسے چاہیے کہ آیت قرآنی اور تفسیر کی طرف رجوع کرے جیسے قرأت سبع، پھر قرأت مشرقی، پھر قرأت اربع عشر پھر قرأت ثمان کی کتابیں بھی دیکھے اور تفسیر میں سے یا خصوص تفسیر قرطبی، اور تفسیر البحر المحیط وغیرہ کا مطالعہ کرے۔ جب سے معلوم ہو جائے کہ مخطوط میں وارد ہونے والی قرأت قرآن مجید کی معتد قرأت میں سے تو حاشیہ میں اس کا حوالہ درج کرے۔

آیات کی تخریج کے لئے مندرجہ ذیل کتابوں سے استفادہ کیا جاسکتا ہے:

1۔ المعجم الممهور للفاظ القرآن، محمد فواد عبدالباقی

2۔ نجوم الفرقان فی اطراف القرآن، جرمن مستشرق فلوہل

3۔ المصحف المحاسن (مصحف امیر المومنین)

۱۰۰

حدیث میں روایات کے اختلاف کی بنا پر محقق پر لازم ہے کہ وہ حدیث کو اسی طرح نقل کرے۔ مخطوط کے متن میں وارد ہوئی ہے۔ بالخصوص جب وہ حدیث کے معتد مجموعوں سے نقل کرے کہ حدیث کے مجموعہ میں کوئی حلق واقع نہیں ہوا۔ اگر متن مخطوط میں وارد ہونے والی حدیث میں اور حدیث کے دیگر مجموعوں میں اختلاف موقوف اسے حاشیہ میں درج کیا جائے اور ان روایت کی قوت و ضعف اور راویوں پر تبصرہ بھی حاشیہ میں ذکر کرے۔

احادیث کی تخریج کے سلسلہ میں مندرجہ ذیل کتابوں سے استفادہ کیا جاسکتا ہے:

1۔ مفتاح کنوز السنة، مستشرق و نسک، عربی ترجمہ محمد فواد عبدالباقی۔

2۔ کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال، شیخ علی متقی ہندی۔

3۔ الجامع الصغير فی احادیث البشير النذير، علامہ سیوطی۔

4۔ مسند تخریج لاحادیث لصحیحة والضعفہ، ابن ابی شیبہ۔

3۔ اشعار کی تخریج:

یونہی اشعار و رباعی اور سہرہ سید روایت کیا گیا ہے کہ ان ضمن میں راویوں میں بہت اختلافات ہیں۔ جب محقق اپنے قلمی نسخے میں کسی شعر کے وزن کو ٹوٹا ہوا دیکھے یا مخطوطے کے مصنف نے صرف ایک مصرع درج کیا ہو یا وہ کسی شعر کے پہلے حصے یا آخری حصے سے مشتبہ دکرے تو اس کا تدارک صورت میں محقق پر لازم ہے کہ وہ شعر کو مکمل صورت میں نقل کرے، اگر اگر مصنف نے شعر کا حصہ لکھا ہے تو اسے تلاش کرے کہ کبھی پوری کوشش کرے، اور حاشیہ میں اس کا حوالہ درج کرے۔

ڈاکٹر شوقی حنیف اشعار کی تدوین و اشاعت کے بارے میں کہتے ہیں:

”اشعار کے دو ادوین اور شاعری کے انتخابات کی اشاعت کے لئے

علم عروض سے اس قدر آگاہی ضروری ہے کہ شعر دیکھتے ہی کسی مصرع میں واقع

ہونے والی عروضی لغزش یا کسی موشع میں موسیقی کی غلطی کا فوراً چل جائے۔

ماضی میں ایسا ہوا کہ کاتبوں کی طرف سے شاعری کے مخطوطات میں عروضی

غلطیاں کی گئیں بلکہ بعض دفعہ وہ محقق بھی غلطی کر جاتے ہیں جنہیں علم عروض سے

واقفیت نہیں یا وہ موسیقی بھری سہمت نہیں رکھتے، یا کم از کم ان میں لغزشوں کو

عرف - و این حدت با و ما چنانچه فوق در میں - و دیکھ یہ معروف ہوں، و در یہ
میں - و ما چنانچہ - جب ان شخصیت کی معرفت نسبت، عقب یہ مشہور نام، و کریہ کیا ہو تو محقق یہ
- اس کا مکمل عرف - - تر جہ و سوانح کی پھر عبارتیں درج آئی ہیں
- الاصابہ فی اسماء الصحابة، اس حجرہ عسقلانی

۴۔ الطبقات الكبرى ، ابن سعد

٣- المعارف ، ابن قتيبة

وفیات کے نام سے کچھ مشہور کتابیں یہ ہیں:

۱۔ بیات الامعان، ابن خلکان، ۲۔ فوات الوفيات، ابن شاكر كنعي، ۳۔ انوائى بالوفيات، صفدى

۴۔ شعراء کے تراجم پر مشتمل آچھي معي جم کے نام درج ذيل ہیں

١ طبقات الشعراء، ابن سلام ٢ طبقات الشعراء، ابن المعتز

٣. معجم الشعراء ، مرزبانى
٤. بقیة الشعر ، الثعالبی .

٥. دمية القصر وعصرة اهل العصر، باخوزى.

٦. جريدة القصر وجريدة العصر ابن عماد.

۷۔ الاغانی، ابو الفرج اصبہانی

☆۔ القاب و کنیات کی کچھ معاجم یہ ہیں:

١ ألقاب الشعراء، ابن حبيب ٢ الموتف والمختف، أحمدى

۳۔ محض مجمع الآداب فی معجم الألقاب، اس قوطی

٣. الكنى واللقاب ، قسى

☆۔ نحوی علماء کے کچھ تذکرے مندرجہ ذیل ہیں۔

١. إنباه الرواة ، قفطي
٢. طبقات النحويين ، زبيدي

[Faint handwritten notes at the bottom of the page]

۱- در مورد این کتاب و این کتابخانه
 ۲- در مورد این کتاب و این کتابخانه
 ۳- در مورد این کتاب و این کتابخانه
 ۴- در مورد این کتاب و این کتابخانه
 ۵- در مورد این کتاب و این کتابخانه
 ۶- در مورد این کتاب و این کتابخانه
 ۷- در مورد این کتاب و این کتابخانه
 ۸- در مورد این کتاب و این کتابخانه
 ۹- در مورد این کتاب و این کتابخانه
 ۱۰- در مورد این کتاب و این کتابخانه

فصل ثانی (۱)

تدوین مخطوطہ کے تکمیلی و اختتامی مراحل

جب محقق مخطوطہ کی تحقیق کے مذکورہ مراحل طے کریتا ہے تو اسے "مقدمہ تحقیق" یا تنقیدی مسودہ اور اختتامی تحقیق لکھنا ہوتا ہے۔ پھر اس تیار ہونے والے مسودے کی میوزنگ، پروف، ریڈنگ، تصحیح، پابلیش، جلد بندی اور ربانی امتحان سے مراحل درپیش ہوتے ہیں۔ اب ہم ان امور کا مرحلہ وار جائزہ

دیتے ہیں۔

۱۔ مقدمہ تحقیق اور تنقیدی مطالعہ

تیسری صدی۔ نصف ثانی لیسے عرب یونیورسٹیوں میں یہ طریقہ اختیار کیا گیا تھا کہ اگر کوئی طالب علم کسی مخطوطہ پر تحقیق کرتا تو اس کے سے ضروری تھا کہ مخطوطہ کے حجم کے برابر ایک مقدمہ مستقل مدد کی شکل میں تحریر کرے، جس میں مخطوطہ کی تمام جہات پر روشنی ڈالے۔ مخطوطہ کے اشیاء مطالعہ پر مشتمل اس طرح کا مقدمہ کھولنے کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ صاحب علم کی شخصیت اور علمی استعداد نمایاں ہو سکے۔ اس کا طریقہ نگارش، اسلوب سببیت، اور سطح تحقیق معلوم ہو سکے۔ اور ان کے خیال میں اس کی وجہ یہ تھی کہ مخطوطہ تو پہلے سے لکھی ہوئی ایک کتاب ہے اس کو محض نقل کرنا اور اس پر حواشی و تعلیقات لکھنا طالب علم کی علمی استعداد کا جائزہ لینے کے لئے کافی نہیں۔ اس خیال کے نتیجے میں انہوں نے مخطوطہ کی تدوین کے بعد اس کا تجزیاتی و تنقیدی مطالعہ (Analytical and Critical Study) تحریر کرنا ضروری قرار دیا۔

اسی طرح بعض اساتذہ و محققین نے اعلیٰ تعلیمی درجات (Higher Studies) میں مخطوطہ کی تدوین کو نامناسب قرار دیا، کیونکہ ان کے خیال میں اس تدوین میں کوئی نیا کام نہیں کیا جاتا اور نہ ہی طالب علم کی استعداد اور علم و معرفت کے درجے کا اندازہ ہوتا ہے۔ چنانچہ انہوں نے نئے موضوعات پر مقالہ تحریر کرنے و مخطوطات کی تدوین سے بہتر جانا، کیونکہ کسی موضوع پر تحقیق طالب علم کی ایک شخص کاوش ہوتی ہے، جس میں اس کی علمی شخصیت نمایاں ہو کر سامنے آتی ہے۔

کچھ عرب یونیورسٹیاں بے طبع کے لئے پی ایچ۔ ڈی میں کسی نئے موضوع پر مقالہ لکھنا

جس میں تحقیق یا تحریف ہو یا اس میں کچھ غلطیوں سے متاثر ہو یا یہ مخطوطہ اس کے قریب و دور ہو اور عبارت کے معانی سے واقف نہیں ہوتا، لہذا وہ خیال کرتا ہے کہ شاید اصل مخطوطہ کی حیرت انگیز سی طرح کی ہے، جب کہ اصل مخطوطہ یا تو ضائع ہو چکا ہو یا یہ اس سے مل نہیں سکا یا اس تک رسائی ناممکن ہے۔ صرف وہی نسخہ ہاتی ہے جو اصل کی ایک بگڑی ہوئی شکل ہے، جس میں بخش قسم کی غوی غلطیاں ہوئی ہیں۔ مخطوطات میں غوی غلطیاں بھی بہت پائی جاتی ہیں۔ یہاں تک کہ تصحیح و رد کی زبان میں فرق نہیں کر پاتا جو غوی غلطیوں کی پابندی نہیں ہوتی۔

اس تمام صورتوں میں محقق کے لئے ضروری ہے کہ وہ ان غوی غلطیوں سے آگاہ رہے اور ان غوی غلطیوں کے قواعد کے مطابق ہمیں درست کرے اور حاشیہ میں اس پر تبصرہ و تفسیر کرے۔

اس میں ملحق ممالک کی پہلی سات کتب تراجم، ترمیم و ترموٹ اور کتب حقیقت کے بنیادی مضامین

میں رہا ہے، ورنہ حوالے میں مندرجہ ذیل امور کا تذکرہ کرتا ہے

1۔ مولف کے زمانے کے سیاسی، ملّی، معاشرتی و ثقافتی حالات

2۔ مولفہ کا نام ونسب

3۔ دولت اور زماںہ

4-خاندان

5۔ پرورش اور تعلیم

۶۔ اساتذہ و شیوخ کا اجمالی تعارف اور بالخصوص وہ جن سے زیادہ متاثر ہے۔

7۔ ملازمتیں، عہدے اور مناصب

8- خاص نظریات و عقائد

9- شاگرد

10-5 لیٹے

11۔ اس کے بارے میں علماء کے اقوال

٥٩١-١٢

محققان تمام چیزوں کو درجہ بدرجہ ذکر کرے، اور ان تمام مصادر و مراجع کا حشیہ ملے خواہ

دے، جن سے ان معلومات کے حصول میں استفادہ کیا ہو۔

(ب) مخطوطہ کی اہمیت:

اس میں مندرجہ ذیل امور ذکر کئے جاتے ہیں

۱۔ مخلوط کی مولف کی طرف نسبت کی توثیق

2۔ مخلوطہ کے نام کی توثیق

3۔ مولف کے نام کی تحقیق

4۔ مخلوط کے امتیازی خصائص و تفردات کا تعارف

۵۔ مخطوط کی تالیف کا منہج اور مولف کا اسلوب

یہ اسلامی مہم میراث اکناف عالم میں مختلف لائبریریوں، عجائب گھروں، زبان

گاہوں میں رکھوں کی تعداد میں منتشر ہے۔ کئی تک رس کا مضرب ثبوت بھی تحقیق بتا دین سے آئے ہیں۔

سہل اور مستحکم یڈیشنوں کی شکل میں منظر عام پر آئیں گی۔ اس میراث سے وابستگی کی نئی نسل سے ہیں۔

معیار کو بند کرنے کی صداقت رکھتی ہے، اور انہیں حقیقی، اسد ملی، علمی زندگی سے آشنا رکھتی ہے۔

مقدمہ تدوین کن امور پر مشتمل ہونا چاہئے؟

محقق کو چاہیے کہ پہلے چار سے پانچ صفحات کا ایک چھوٹا سا مقدمہ لکھے۔ جس میں

مفتلویہ نوید این کے تحت کرنے کے سبب تفصیلی ریکارڈ۔ چرچہ و تہہ منہ منہ سے توجہ دینی و تہہ دینی

مطالعہ پیر سے 10 صفحہ پر خیر۔۔۔ ورس میں مندرجہ ذیل امور کا تحقیقی جائزہ۔۔۔

مخطوطہ کے مولف کا تعارف، مخطوطہ کی علمی قدر، قیمت و اہمیت، چھپ تالیف، مخطوطہ

موضوع، موعظ کی دیگر تالیفات، مبحث تحقیق قلمی نسخوں کی تفصیل، قلمی نسخوں کے نمونے وغیرہ۔

ان امور پر تفصیل سے روشنی ڈالتے ہیں:

۱۔ مقدمہ (چار سے پانچ صفحات)

اس میں محقق پانچ امور کا ذکر کرتا ہے:

۱۔ محفوظہ کو انتخاب کرنے کے احباب۔

2۔ منظومہ کی اہمیت (اختصار کے ساتھ)۔

3۔ مخطوطہ کا موضوع (تقریر کے ساتھ)۔

4۔ تحقیق و تدوین کے دوران استعمال کئے جانے والے مصادر و مراجع کا مختصر جائزہ۔

5۔ اظہارِ تشکر و امتنان۔

2۔ مطالعہ: (50 سے 100 صفحات)

اس میں محقق درج ذیل امور تفصیل کے ساتھ ذکر کرتا ہے:

(۱) مولف مخطوطہ کے حالات زندگی

(ب) مخلوطہ کی اہمیت

(ج) خطوط کے موضوع کا تعارف

(۱) قلمی نسخوں کا تصرف و وصف اور ان کے نمونے

(۵) تحقیق و تدوین کا منہج

6۔ اس فن میں لکھی گئی دوسری کتابوں میں مخطوطہ کا مقام

7۔ مخطوطہ کے معیار

8۔ بعد میں آنے والے لوگوں کا اس مخطوطہ سے استفادہ اور اس پر اعتماد

9۔ مخطوطہ کی شروعات، تلخیصات یا مضافات وغیرہ

(ج) مخطوطہ کے موضوع کا تعارف:

جب علم قیاس، علم حدیث، اصول فقہ، فروع فقہ، علم لغت، علم نحو، فہم وادب میں سے ہر علم کا مخطوطہ کا موضوع ہے، مخطوطہ کے موضوع کا تعارف کرواتا ہے۔ درج ذیل باتوں کا تعارف کے ساتھ ذکر کر کیا جائے گا:

1۔ موضوع کی لغوی و اصطلاحی تعریف اور غرض و غایت

2۔ اس فن کا آغاز اور اس کا موجد اول

3۔ اس فن کا ارتقاء (مولف سے پہلے)

4۔ اس فن میں لکھی گئی مشہور کتابیں اور مؤلفین (مولف سے پہلے)

5۔ اس فن میں مولف کا مقام و کردار

6۔ مولف کے بعد سے لے کر اب تک اس فن کا ارتقاء

(د) قلمی نسخوں کا تعارف و وصف اور ان کے نمونے:

اس میں محقق مخطوطہ کے تمام نسخوں کا ذکر کرے گا جو اسے دستیاب ہو سکے، اور ان کا بھی جن تک اس کی رسائی نہ ہو سکی، لیکن فہم اس میں ان کا ذکر موجود ہے۔ وہ تمام نسخوں کے بارے میں مکمل معلومات، ان کے نمبر، ان کی موجودگی کے مقامات، ان کی قدر و قیمت، ان میں سے اصلی اور قدیم ترین نسخے (نسخہ ام) کا تعین، اور پھر فرعی نسخوں کا تعارف درج کرے۔ وہ ایک ایف کر کے تمام نسخوں کے بارے میں مندرجہ ذیل معلومات تحریر کرے گا:

1۔ دولہ بھیری جہاں یہ نسخہ موجود ہے۔

2۔ لاہوری میں مخطوطہ کا نمبر اور اندراج۔

3۔ اس کے اوراق کی تعداد۔

4۔ اس کا مسطر یعنی ہر صفحے پر سطروں کی تعداد۔

1۔ اس فن میں لکھی گئی دوسری کتابوں میں مخطوطہ کا مقام

2۔ بعد میں آنے والے لوگوں کا اس مخطوطہ سے استفادہ اور اس پر اعتماد

3۔ مخطوطہ کی شروعات، تلخیصات یا مضافات وغیرہ

(ج) مخطوطہ کے موضوع کا تعارف:

4۔ جب علم قیاس، علم حدیث، اصول فقہ، فروع فقہ، علم لغت، علم نحو، فہم وادب میں سے ہر علم کا مخطوطہ کا موضوع ہے، مخطوطہ کے موضوع کا تعارف کرواتا ہے۔ درج ذیل باتوں کا تعارف کے ساتھ ذکر کر کیا جائے گا:

5۔ موضوع کی لغوی و اصطلاحی تعریف اور غرض و غایت

6۔ اس فن کا آغاز اور اس کا موجد اول

7۔ اس فن کا ارتقاء (مولف سے پہلے)

8۔ اس فن میں لکھی گئی مشہور کتابیں اور مؤلفین (مولف سے پہلے)

9۔ اس فن میں مولف کا مقام و کردار

10۔ مولف کے بعد سے لے کر اب تک اس فن کا ارتقاء

(د) قلمی نسخوں کا تعارف و وصف اور ان کے نمونے:

اس میں محقق مخطوطہ کے تمام نسخوں کا ذکر کرے گا جو اسے دستیاب ہو سکے، اور ان کا بھی جن تک اس کی رسائی نہ ہو سکی، لیکن فہم اس میں ان کا ذکر موجود ہے۔ وہ تمام نسخوں کے بارے میں مکمل معلومات، ان کے نمبر، ان کی موجودگی کے مقامات، ان کی قدر و قیمت، ان میں سے اصلی اور قدیم ترین نسخے (نسخہ ام) کا تعین، اور پھر فرعی نسخوں کا تعارف درج کرے۔ وہ ایک ایف کر کے تمام نسخوں کے بارے میں مندرجہ ذیل معلومات تحریر کرے گا:

1۔ دولہ بھیری جہاں یہ نسخہ موجود ہے۔

2۔ لاہوری میں مخطوطہ کا نمبر اور اندراج۔

3۔ اس کے اوراق کی تعداد۔

4۔ اس کا مسطر یعنی ہر صفحے پر سطروں کی تعداد۔

3۔ متقن کی وضاحت کے لئے علامات ترقیم (Punctuation Signs) اور رموز اکتا۔
 استعمال۔ موجودہ دور کے مطابق اداء اور رسم الخط کا استعمال۔ آیات و احادیث اور اقوال۔
 نمایاں کرنے کے لئے مختلف اقوال (Braces) اور وائین (Inverted Comas) وغیرہ کے استعمال کی وضاحت۔

4۔ خطوطِ نص (Text) کو فقرات (Paragraphs) جو اب فیصلہ و ربطت میں لکھ کرنا۔

۹۔ حاشیہ میں مفسر کے بارے میں اربن کی جانب سے دو تصدیقات (Commentaries) آیت، حدیث، امثال اشعار، اقوال و روایات و اہالی (Proverbs) کی باتیں وغیرہ کی تخریق کا طریقہ کار، علام و غنیمت، ماس و جہان، مخطوطہ کے معیار و معانی، مخطوطہ میں وارد ہونے والی اصطلاحات کی تحریف مولف مخطوطہ کی آراء پر بحث و تبہور، مخطوطہ میں سننے والے اقتباسات (Quotations) و روایات کی تردید، یہ مخطوطے میں وارد ہونے والی تمام معلومات کی توثیق، تخریق اور ان کے لیے دلیل و براہین اور تائیدات جمع کرنے کا طریقہ کار وغیرہ۔

۴۔ عام ورن خاص فنی لہا رک اور اشاریہ جات جہیں خطوط کی تفہیم اور اس سے استفادہ کی سہولت کے لئے تیار کیا گیا ہو، کا تعارف ورنج کیا جائے۔

- خاتمه تحقیق (خلاصہ، نتائج، حاصلات، تہی ویزو-فشارشات)

(Summary , Findings, Suggestions and Recommendation)

اس میں محقق مخطوطہ پر صرف کی گئی طویل محنت کا خلاصہ بیان کرنے کے بعد اپنی تحقیق کے نتائج کا ذکر کرتا ہے۔ پھر وہ بتاتا ہے کہ اس تحقیق سے لوگوں کو کیا فائدہ حاصل ہو گا۔ اس تحقیق کی خصوصیات اور تفردات کیا ہیں؟ دیگر تحقیقات میں اس کا متنازع کیا ہے، ور آنے والے محققین کے لئے اس تحقیق سے کیا رہنمائی مل سکتی ہے؟ یہ ختمہ تحقیق ایک یا دو صفحات پر مشتمل ہونا چاہیے۔

فہرہ رس اور اشاریہ جات (Analytical Indexes):

موجودہ دور میں فہارس، علمی مقالات (Theses) اور تدریس کے نئے نئے خطوط

(2) آیات قرآنی اگر تعداد میں کم ہوں تو ان کو مذکورہ طریقے سے ہجائی ترتیب۔

فہرست بنائی جائے۔ لیکن اگر وہ تعداد میں زیادہ ہوں تو سورۃ کی ترتیب کے مطابق آیات مرتبہ جائے مثلاً سب سے پہلے سورۃ فاتحہ کی آیت پھر سورۃ بقرہ اور پھر آیات کی ترتیب (Indexing) کے لحاظ سے ہجائی ترتیب کا حوالہ دیا جائے۔ فہرست تیار کرتے وقت کسی قیادار اختیار کیا جائے۔ چیز چھوٹ نہ جائے اور نہ کوئی عبارت غلط جگہ پر جائے۔

(3) عدد کی فہرست تیار کرتے وقت غرضتہ فی حق میں یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ کچھ رقسام کے مطابق ترتیب دیا جائے پہلے ساکن پھر مفتوحہ پھر مضمومہ پھر مکسورہ۔ تعدد کے تحت آئینہ ولی (ع) و مندرجہ بالا قسم میں سے قسم کی طریقے سے ترتیب دیا جائے۔ نیز شعروں کے اجزاء کے لئے لگ لگ فہرست بنائی جائے گی۔

(4) کتاب کی ایک عمومی فہرست (General Index) بھی تیار کی جائے۔ فہرست پر فہرست موضوعات یا فہرست مضامین بھی کہا جاتا ہے۔ اس فہرست و کتاب کے شان میں عمومی حواشی ہیں اور تحریر بھی۔ لیکن اس وقت عرب محققین حواشی متواتر میں اس فہرست و سب سے تحریر نہیں کرتے ہیں۔

(5) مندرجہ بالا مختلف فہرستوں کو کتاب میں مندرجہ ذیل ترتیب دیا جائے۔ مثلاً کے طور پر "کتاب تراجم و سوانح و تاریخ" کی۔ تو فہرست میں شخصیات کی فہرست کو باقی پر مقدم کیا جائے۔ اگر کتاب کا موضوع قبل سے وقت قبل کی فہرست اور اگر کتاب کا موضوع مثال سے تو امتثال کی فہرست کو باقی پر مقدم درج کیا جائے۔ ہت آیات قرآنی اور احادیث ہونی کی فہرستوں کے عقیم مرتبہ کی بنا پر تمام فہرستوں پر مقدم کیا جائے۔

کسی بھی مخطوط کو تدوین کے بعد عام طور پر مندرجہ ذیل فہرستوں کی ضرورت ہوتی ہے۔

(الف) آیات اور احادیث کی فہرست۔

مخطوطہ میں قرآنی آیات اور احادیث نبوی کی فہرستوں کو محقق کے لئے ضروری ہے کہ وہ آیات و احادیث کی لگ لگ فہرست تیار کرے۔ آیات اور احادیث کے پہلے حرف و ہجاء بناتے ہوئے نہیں حروف تہجی کی ترتیب پر فہرست میں درج کرے یا آیات کی تعداد زیادہ ہونے کی صورت میں سورۃوں کے ناموں کے اعتبار سے بھی ترتیب دے سکتا ہے۔

(ب) موضوعات۔

یہ سب سے زیادہ شائع ہونے والی کتاب کی اشاعت سو وقت تک درست نہیں۔ حسب موضوعات و مضامین کی فہرست تیار کی گئی ہو۔ اس قسم کی فہرست تیار کرنے کے لئے سبق و نتیجہ وغیرہ کا راز (7x15 سم) یا کوئی بھی سبب کا عند ستن کرنا چاہیے، جہاں فہرست اصطلاحات کی تیار کی کا حقیق ہے تو اس ضمن میں سب سے پہلے اس بات کا یقین کر لے گا کہ یہ اصطلاحات فہرست میں شمار کرنے کی چیز پر اصطلاح کی تعریف صادق آتی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ یہ اصطلاحات ایک اصطلاح کا حصہ ہیں، اور اصطلاح فہرست میں درج کرے۔ اور اس طریقے سے تمام اصطلاحات و عبارات پر تیار کرے۔ پھر اس تمام کارڈز کو جمع کرے۔ اور ہجائی ترتیب کے مطابق اصطلاحات و ترتیب دے۔ اور کتاب کے آخر میں اس فہرست کو فہرست اصطلاحات یا اشاریہ اصطلاحات کے عنوان سے درج کرے۔

(ج) فہرست اعلام:

اس فہرست میں شخصیات کے ناموں کا ذکر کیا جائے گا جو مخطوطہ کی فہرست اور متن میں مذکور ہوئے ہیں۔ ان کی ترتیب ان کے مشہور نام کے اعتبار سے رکائی جائے۔ خود وہ لقب، کنیت، نسب، یا شہر، ملک، مذہب، قبیلہ کی طرف نسبت ہو۔ کسی شخصیت کے مشہور نام کا یقین کرنے کے لئے علامہ خیر الدین زرقانی کی کتاب "الاعلام" کو بطور نمونہ ستن کیا جاسکتا ہے۔ اس فہرست کو بھی ہجائی ترتیب کے مطابق تیار کیا جائے، اور موجودہ دور کے عرب محققین کے مطابق ابن، ابو، ام، بنت، ال، عمامہ، شیخ، ابدن، تور، وغیرہ کو ترتیب میں شمار نہ کیا جائے۔

(د) فہرست اماکن:

مخطوطہ میں آنے والے شہروں، ملکوں، پہاڑوں، دریاؤں، سمندروں، مقامات اور علاقوں کو حروف تہجی کے لحاظ سے ترتیب دے کر اس فہرست میں درج کیا جائے۔ در ناموں سے پہلے "اس" کو شمار نہ کیا جائے۔

محقق اپنے مقالے کے مزاج کو مد نظر رکھتے ہوئے اس کے مطابق فہرست تیار کرتا ہے۔ لیکن اس بات کو ہمیشہ پیش نظر رکھنا چاہیے کہ ان فہرستوں کا مقصد یہ ہے کہ قاری کو آسانی، سہولت اور تیزی کے ساتھ مقصود تک پہنچایا جائے، اور اس کے وقت اور محنت کو بچایا جائے۔

مذہب اور اہل فہارس سے ملو و محکم کتابوں کی معلومات سے مطالب میں بہت قوائم میں ملے۔
میں مذکور کتابوں کی فہرست، فنی اصطلاحات کی فہرست، دعویٰ مفردات کی فہرست، سہم واقعات کی
فہرست، ہم ناموں کی فہرست، حیوانات کی فہرست اور نباتات کی فہرست وغیرہ تیار کی جاسکتی تھیں۔
اس بارے میں ارباب تحقیق و تدوین کا اختلاف ہے کہ حواشی و ہوامش کے مضامین و
معلومات کو مخطوطہ کی فہارس میں شامل کیا جائے یا نہیں۔ بعض کا خیال ہے کہ نہیں شامل نہیں کیا
جائے گا۔ لیکن دیگر محققین کے رائے یہ ہے کہ چونکہ متن کے ساتھ اس کا اقتباس درج ہوتا ہے اس لیے
نہیں ہی فہارس میں درج کرنا چاہیے۔ اس کے علاوہ محققین یہ بھی کہتے ہیں کہ اس کی فہارس میں نہ شامل
کیا جائے اس فہرستوں و متن کی فہارس سے جدا کرنا چاہیے۔ ہماری رائے یہ ہے کہ صرف متن میں
درج ہونے والی معلومات پر مبنی تفصیلی و تجزیاتی فہارس تیار کی جائے۔ جب کی مخطوطہ کی حدیں زیادہ
ہوں تو مزید کی ایک نئی فہارس بھی بنائی جاسکتی ہے۔ در آخر میں پوری کتاب کی خشکی فہرستیں بھی تیار
کی جاسکتی ہیں۔ واضح رہے کہ مذکورہ تمام فہارس میں اعلام و امابکن اور معلومات و مضامینات
کے سامنے مقام کا اضافی فہرست لازمی طور پر درج کیا جائے۔

۱۰ باب اول

- 1 (الاسکندریہ: مؤسسة شباب الجامعة، 1980م) ص 103
- 2 (عبد الرحمن صالح) (الدکتور)
- 3 (مؤسسة شباب الجامعة، 1992م) ص 65
- 4 (عبد الرحمن صالح) (الدکتور)
- 5 (عبد الرحمن صالح) (الدکتور)
- 6 (عبد الرحمن صالح) (الدکتور)
- 7 (عبد الرحمن صالح) (الدکتور)
- 8 (عبد الرحمن صالح) (الدکتور)
- 9 (عبد الرحمن صالح) (الدکتور)
- 10 (عبد الرحمن صالح) (الدکتور)
- 11 (عبد الرحمن صالح) (الدکتور)
- 12 (عبد الرحمن صالح) (الدکتور)
- 13 (عبد الرحمن صالح) (الدکتور)

ملحقات وضمیمہ جات

Appendixes

- ۱۔ مقالوں پر تالیفات ناموں
- ۲۔ رسم الخط، رموز اوقاف اور اختصارات
- ۳۔ تحریر و تہت کے بنیائی قواعد
- ۴۔ اسلامی اور ادبی مصادر
- ۵۔ ایمل اور پی ایچ ڈی کے خاکہ جات (Synopsis) کے نمونے

14. نعش، محمد (الدكتور)، مرجع
15. ہارون، عبدالسلام محمد، مرجع سبق ذکرہ، ص 48.
16. نفس المصدر، ص 48
17. ضیف، شوقی (الدكتور) البحث والادبی طبعته، سماجہ، اصنفہ.
مصادره، (ط ۷، القاهرة: دارالمعارف، 1986م)، ص 196.
18. نفس المصدر، ص 199.
19. نعش، محمد (الدكتور)، مرجع سبق ذکرہ، ص 44
20. حمودی، سوری (الدكتور) والعی، سامی مکی (الدكتور). منہج .
تہذیبی و علمی و عددی جمعہ، ۱۹۸۶م، ص ۸۷
21. ضیف، شوقی (الدكتور)، مرجع سبق ذکرہ، ص 202.
22. ابن حجر العسقلانی، شہاب الدین، أبو الفصل، أحمد بن علی المتوفی
۸۵۲ھ، شرح سبعة المعرفی مصطلحات الأثر، (ط ۳، دمشق: مکتبة
الغزالی، 1992م) ص 32.

حق (۱)

مقالہ کی جانچ پڑتال کا نمونہ

Check List For Thesis Evaluation

محقق اپنا مقالہ مکمل کرنے کے بعد نگران استاد (Supervisor) کو پیش کرتا ہے اور وہ اس پر ملاحظہ کرتا ہے۔ ملاحظہ کے بعد اس کا رد دیتا ہے۔ محقق کو یہ تحقیقی مقالہ استاد کو پیش کرنے سے پہلے ان صوبوں کو سامنے رکھنا ہوتا ہے جو اس کی تحقیق کا ہر دو پہلو پر مشتمل ہیں۔ (External Examiners) جب اس مقالہ کی جانچ پڑتال کریں تو بہتر رپورٹ ارسال کریں۔

۱۔ تحقیقی مقالے کی طباعت۔

مقالہ کی ظاہری شکل و صورت اور صلیب عنوان (سرورق):

۱۔ کیا خارجی ٹائٹل (External Cover) جلد ہے؟

۲۔ کیا ٹائٹل پر درج معلومات مندرجہ ذیل طریقہ سے مکمل طور پر موجود ہیں؟
ا۔ مقالہ کا عنوان۔

ب۔ رد۔ صبیہ (ایم۔ اے۔ ایم فل، پی ایچ ڈی)۔

ج۔ محقق کا نام۔

د۔ یونیورسٹی کا سونوگرام۔

ه۔ نگران استاد کا نام، عہدہ وغیرہ۔

و۔ شعبہ عربی زبان و ادب / ادارہ اسلامیات۔ (شعبہ یا ادارہ کا نام)

ز۔ پنجاب یونیورسٹی، لاہور، پاکستان۔ (یونیورسٹی کا نام)

سال _____، م _____، سن _____

۳۔ کیا خارجی ٹائٹل (External Title) کے پشت پر بھی معلومات دی گئی ہیں؟

(ج) عناصر مقارنہ کا تسلسل اور ترتیب:

۱۔ یہ حصہ مقدمہ (Intro) کہلاتا ہے اور تسلسل سے مراد اس کے

درجہ ۲۔ (ب) تسلسل کا پانچوں حصوں کا تسلسل ہے۔

(د) معلومات کی روشنی (حوالہ جات)

۱۔ پانچوں حصوں کے تسلسل سے مراد اس کے

۲۔ پانچوں حصوں کے تسلسل سے مراد اس کے

۳۔ پانچوں حصوں کے تسلسل سے مراد اس کے

۴۔ پانچوں حصوں کے تسلسل سے مراد اس کے

۵۔ پانچوں حصوں کے تسلسل سے مراد اس کے

۶۔ پانچوں حصوں کے تسلسل سے مراد اس کے

۷۔ پانچوں حصوں کے تسلسل سے مراد اس کے

۸۔ پانچوں حصوں کے تسلسل سے مراد اس کے

۹۔ کیا محقق نے ہر اقتباس کا ایک افتتاحیہ و تہیدہ (Intro) لکھا ہے؟ اور کیا محقق نے اس

مضمون کے بعد اس پر تبصرت (Comments) لکھی اور اس سے اس کا نتیجہ اخذ کیا ہے؟

۱۰۔ پانچوں حصوں کے تسلسل سے مراد اس کے

۱۱۔ پانچوں حصوں کے تسلسل سے مراد اس کے

۱۲۔ پانچوں حصوں کے تسلسل سے مراد اس کے

۴۔ ختمہ تحقیق

(ا) خلاصہ

۱۔ پانچوں حصوں کے تسلسل سے مراد اس کے

۲۔ پانچوں حصوں کے تسلسل سے مراد اس کے

(ب) نتائج و حاصلات

۱۔ کیا محقق نتائج تک پہنچا ہے؟

۱۔ کیا محقق نتائج تک پہنچا ہے؟

۲۔ کیا محقق نتائج تک پہنچا ہے؟

۳۔ کیا محقق نتائج تک پہنچا ہے؟

۴۔ کیا محقق نتائج تک پہنچا ہے؟

۵۔ کیا محقق نتائج تک پہنچا ہے؟

۶۔ کیا محقق نتائج تک پہنچا ہے؟

۷۔ کیا محقق نتائج تک پہنچا ہے؟

۸۔ کیا محقق نتائج تک پہنچا ہے؟

۹۔ کیا محقق نتائج تک پہنچا ہے؟

۱۰۔ کیا محقق نتائج تک پہنچا ہے؟

نوٹ:

۱۔ اس مقالہ کا مواد و مندرجات (Contents of Thesis) 15 Marks

۲۔ اس مقالہ کا مواد و مندرجات (Contents of Thesis) 15 Marks

۳۔ اس مقالہ کا مواد و مندرجات (Contents of Thesis) 15 Marks

۴۔ اس مقالہ کا مواد و مندرجات (Contents of Thesis) 15 Marks

۵۔ اس مقالہ کا مواد و مندرجات (Contents of Thesis) 15 Marks

۶۔ اس مقالہ کا مواد و مندرجات (Contents of Thesis) 15 Marks

۷۔ اس مقالہ کا مواد و مندرجات (Contents of Thesis) 15 Marks

۸۔ اس مقالہ کا مواد و مندرجات (Contents of Thesis) 15 Marks

۹۔ اس مقالہ کا مواد و مندرجات (Contents of Thesis) 15 Marks

۱۰۔ اس مقالہ کا مواد و مندرجات (Contents of Thesis) 15 Marks

۱۱۔ اس مقالہ کا مواد و مندرجات (Contents of Thesis) 15 Marks

۱۲۔ اس مقالہ کا مواد و مندرجات (Contents of Thesis) 15 Marks

۱۳۔ اس مقالہ کا مواد و مندرجات (Contents of Thesis) 15 Marks

(the candidate has achieved the objectives in his/her

(thesis

6۔ زبانی امتحان۔ (Viva Voce/Public Defence) Marks 25

ماہق (2):

رسم الخط، رموز اوقاف اور اختصارات

عربی رسم الخط:

رسم الخط سے متعلق ہماری اس تحریر کے دو پہلو ہیں

۱۔ رسم الخط کا انتخاب

۲۔ بعض عربی حروف کو لکھنے کے مخصوص قاعدے

۱۔ رسم الخط کا انتخاب

ماہق کے لیے عربی زبان کے چھ بنیادی اور بڑے خطوط سے آگاہی ضروری ہے، وہ چھ خط

یہ ہیں: ثبات، فتح، دار، راقع، یاء، اول

وَقَضَىٰ رَبِّي أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ ۚ وَالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا

ثبات

إِنَّمَا يَبْقَىٰ عِندَنَا الْكِبَرُ أَحَدُهُمَا أَوْ كِلَاهُمَا ۖ فَلَا تَلْمِزْنَا أَنَا وَلَا نَشْتَرِ عَمَّا

سبح

وَقُلْ لِّهَا قَوْلًا كَرِيمًا ۖ وَانْقَضَ لَهَا جَنَاحُ الذَّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ

درس

وَقُلْ سُبَّارٌ مِّمَّا كَانُوا يَفْسِرُونَ ۚ رُبَّمَا نَعْلَمُ مَا نَفْسُهُمْ

رفعہ

لَا يَكْفُرُونَ لِحَيْبِهِ ۚ فَذَانَهُ مَكْنَعٌ لِلَّذِينَ هُمْ يَغْتَوِرُونَ

دیوبندی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کوفی

2۔ بعض حروف کو لکھنے کے مخصوص قواعد

رسم الخط میں بعض حروف کو لکھنے کے مخصوص قواعد ہیں جیسے ہمزہ، ہاء، قنطول، والے حروف، وصل و فصل، مد و قسہ، زیادہ و کمی وغیرہ۔ روایت کرتے ہیں کہ یہ قواعد صحیحہ میں ثابت چاروں ائمہ نے اتفاق کیا اور سب نے اسے تسلیم کیا۔ جو بعض میں ذکر کرتا تھا۔ کسی روایت میں پیش نظر ہر زمانے کے اہل علم و دانش تحریر کے قواعد مقرر کرتے رہے ہیں۔

رموز اوقاف وترقيم: (Punctuation Signs)

رموز اوقاف و ترقیم کون کتابت کا بنیادی جز شمار کیا جاتا ہے۔ ان کے ذریعے تحریر کے مفہیم
معنی کو سمجھنا سہاں ہو جاتا ہے۔ علمی تحقیق کی مضبوطی اور درجہ و مدارک و اوقاف کے خطبائے بغیر مکمل
نہیں ہو سکتا۔ درج ذیل شعور میں اوقاف و ترقیم کی کچھ رموز کے موقع پر مکمل کیا گیا ہے۔

1- نقطہ (.) Full Stop:

نقطہ یک کھل جلے کے ختام پر لگایا جاتا ہے جیسے

خَمَالُ الرَّحْلِ فَصَحَّةٌ لَهَا

جَيْبُ الصَّدْرِ عَلَى حَتٍّ مِنْ أَحْمَسِ إِلَيْهَا

2۔ درعمودی نقطے (Colon)

یہ نئے مندرجہ ذیل جیسوں پر تکیہ جات ہیں

(۱)۔ یہ لفظ قول کے مشققات و عقل کی جاسے والی بات کے درمیان ٹکائے جاتے ہیں جیسے

في عمره من سنة ١٠ إلى ١٢

(ب) مجال کے بعد اس کی تفصیل سے پہلے جیسے:

ثلاث " لَا يَرْكُنْ إِلَيْهَا، الْذُّيَا، وَالشُّطَّانَ، وَالْمَرْأَةَ

(ج) ایک چیز اور اس کی اقسام کے درمیان، جیسے

بِكَمٍّ ثَلَاثَةٌ قَامَ اسْمٌ وَفِعْلٌ وَحَرْفٌ

(د) تھیں کے اقتضا سے پڑے ہیں

علامت سرفه کثیره ، مثل لقصه ، انفاس و غیرهما

(۱۰۰) - سید علی مدنی صاحب

الحجة ما يرد به الباطل أمر أو نقض.

فاصلہ (,) Comma

فیصلہ کو مندرجہ ذیل ججوں میں استعمال کیا جاتا ہے

(۱) منادواں الفطر کے بعد جسے ہمارے نامہ الحبل،

(ب) ایسے جملوں کے درمیان جن میں حرف عطف ہو، جیسے اقرأ الدرس جيداً، ثم

وَكُنْ لَهُ جَنَّةً

(۲) یہ متناظر کلامی متناظر جملوں کے درمیان جسے اُنٹ، لا عبد اللہ، مَن تَكُنْ،

عزیز میرا ہے یہ سب تو میں نے ہی کیا ہے

۱۹۸۷ء کے ایک اور نمونہ اکبر علی خان باگتوری۔

(۱) کہ جس نے کمالیہ غلط فہمی امر کو برادر نہیں

ہم نے اپنی پوری توانائی اس لیے وقف کر دی ہے

الاسم، فعل، المذكر.

و۔ اسم اور جواب اسم کے درمیان آئیے، یہاں یہ اسم ہے۔

$$F_{n+1} = F_n + F_{n-1} = 1 + F_{n-1} = 1 + F_{n-2} + F_{n-3} = \dots$$

فصلہ سقوطہ (:) Semicolon.

ان دو پہلوؤں کے درمیان اتنا جہنم ہے جتنا ایک دوسرے کے

إذا اشتد الحرّ، فإنّ الناس يذهبون إلى المصايف،

میں کثرت سے آنے والے الفاظ کے لئے اختصارات استعمال کیا کرتے تھے۔ ان کے لئے
 آسان حاصل کرنا اور محلوہ کے تحت ان میں سے کسی میں بھی نہیں تھا۔ یہاں پر
 سامنے صرف تین ہی ترتیب پر بعض اختصارات ذکر کے جا رہے ہیں جو محلوہات میں استعمال ہوئے۔

الخ	الی آخره	خ ل	نسخة بدل
الصہ	الظاهر	رح	رحمة الله عليه
المص	بمصرف	رحہ	رحمة الله
بمقص	بمقصود	رصد ر ص	رضی اللہ عنہ
ب	احمر	البا	انبا
س	سور	اھ	انتهی
س	سطر	نع	تعالی
ش	شرح	لنا	حدثنا
ص	صفحة	ج	حو
ص	اصل	ج	حرء
صح	صحیح	ج	جمع
ح	حسن	ص	سیر
صلعم	صلی اللہ علیہ وسلم	لش	لشرح
صم	صمد	م	للتاریخ المیلادی
ع	علیہ السلام	م	مفرد
عم	علیہ السلام	مج	محدد
لج	لجینہ	مم	مموع
فلانم	فلانسم	ھ	للتاریخ الهجری
ق م	قبل میلاد	ھف	هذا خلف
قتنا	قل حدث	وظ	وهو ظاهر (ا)

شامی، احمد (اندکٹور)، کیف تکسٹ بھٹا، اور مسالہ (ط ۱۳۹۰، قاہرہ: مکہ بھٹہ

مصریہ، ۱۹۹۷ء) ص ۲۱۲-۲۰۹، ۱۳۲۔

مرعشی ابوسف (اندکٹور)، اصول کتابۃ البیحت العنصریہ (ط ۱۳۹۰، لبنان: دارالمعرفہ،

۲۰۰۳ء) ص ۲۷۱، ۲۷۲۔

انہ میں سے بعض کے لئے مختص اختصارات میں اہل علم نے
 ان کے بجائے پورے الفاظ ذکر کرنے کی تاکید کی ہے۔
 یہ مختص اختصارات:

”بعض اختصارات مخصوص کتابوں کے ساتھ خاص ہوتے ہیں جیسے فیروز آبادی نے اپنی شہرہ
 ”تذکرۃ الفقہاء“ میں چند اختصارات استعمال کئے ہیں، جنہیں انہوں نے بے مقدمے میں
 ان میں صورت میں بیان کیا ہے۔

وما فیہ من رمز فخمسة احرف (ف) لمعروف و (عین) لموضع
 و (جیم) لجمع ثم (هاء) لقریة
 وللمیلاد (الدال) التي اهلكت فج
 تدشین کے اختصارات

علامہ سیوطی نے ”المجامع الصغیر“ کے مقدمہ میں درج ذیل اختصارات ذکر کئے ہیں

ح	للبخاری فی صحیحہ	ھ	لا بن ماجہ فی سننہ
حد	للبخاری فی الادب المفرد	۴	للسنن الاربعہ
بح	للبخاری فی التاریخ الکبیر	۳	السنن لابن ماجہ
م	لمسلم فی صحیحہ	حم	لاحمد بن حنبل فی المسند
و	للمتفق علیہ عندا لشیخین	عم	بعید اللہ بن احمد فی روالہ المسند
د	لابی داؤد فی سننہ	ک	لحاکم البیہقوری فی مستدرک
ت	لترمذی فی سننہ	حب	لابن حبان فی صحیحہ
ن	لنسائی فی سننہ	فر	لدرہمی فی مسند الفردوس
طب	للتبرانی فی المعجم الکبیر	حل	لابی نعیم فی حلیۃ الاولیاء
طس	للتبرانی فی الاوسط	ھب	لبیہقی فی شعب الایمان
طص	للتبرانی فی الصغیر	ھق	لبیہقی فی السنن الکبری
ص	لمعید بن منصور فی سننہ	ش	لابن ابی شیبہ فی مسندہ
عن	لعقابی فی الضعفاء	عب	لعبد الرزاق فی مصنفہ
عد	لابن عدی فی الکامل	ع	لابی یعلی فی مسندہ
قط	للدار قطنی فی السن	خط	لخطیب البہدادی فی تاریخ بغداد

حب	تعتقدات البحارى فى صحيحه	كه	لاسى داود فى مسائل ملك
بح	البحارى فى 'الادب المفرد	هم	الترمذى فى 'الشمائل
عج	البحارى فى 'خلق القهار العبد	عس	للنسائى فى 'مسند على
ر	البحارى فى 'حراء القراءه	كر	للنسائى فى مسند ملك
ى	البحارى فى حراء رفع يدين فى صلاة و		لاس ماحه فى السن
فق	لاس ماحه فى التفسير نه	مد	لاسى داود فى 'المراسل
ع	لجماعة لسته 'البحارى و مسلم و الترمذى و النسائى و ابن ماحه		
اصد	لاسى داود فى 'فضائل لانصار'	حد	لاسى داود فى 'الاسح
قد	لاسى داود فى 'المقد'	ف	لاسى داود فى 'المرد'
ل	لاسى داود فى 'المسائل' (١)		

عربی تحریر و کتابت کے بنیادی قواعد (۱)

ہمزہ قطعی:

۱) إذا أُمِنَ إلى من أَسَمَكَ ولا يحسن من حَمَلِكَ.

در هر قطعه، رشت، یک قطعه را بر روی پالتا

ان کے دوست ہیں

مرتبہ چھٹی بجی، ۱۰-۱۱ میں کتابتِ محمد ایمن، احمد محمد

مہر پروردگار عزوجل کی طرف سے ہے۔

۲۔ البیت : البیتان

۱- الف و اسماء

۴۔ اہل بیت

۳۔ اہل ایمان

٦- امرؤ، امرؤان

۵۔ اے (ایس و ایم)،

٨- ثنائيات

۷۔ امرأۃ، امرأتیں

• اياهم الله

۹. لائن

2- حروف کے شروع میں:

(اس کے علاوہ باقی تمام محراب کا ہر در، ہر قطعیے جیسے بسی، بدن، ام، ہما، او، ر

جبکہ (ال) کا ہمزہ وصلی ہے۔

3۔ چار حرفی ماضی، امر اور مصدر کے شروع میں:

جیسے: اُجداد اور اجدادت (ماضی کی مثال)

اُحْسِنُ اور اُتَّكِرْمُ (امر کی مثال)

۱۔ مزید تفصیل کے لیے ملاحظہ کیجئے محمد عمر سلیمان، الإسلام الوظيفي من عبور الطبقتين بالعراية (ط. ۱)۔

الرياض: جامعة الملك سعود، ١٩٩١م) ص ١٣١-١٨٨.

انصاف اور افادۃ (مصدر کی مثال)

4۔ ہمزہ مضارع پر مشتمل مضارع کے شروع میں:

جیسے اوی، القوا، اجری

5۔ ماضی ثلاثی کے شروع میں:

جیسے اکل اور امر

نوٹ ہمزہ قطعی وادف مہموزی صورت میں نہ آتا ہے، مضموم مہموزی صورت میں آتا ہے۔
 وپر دور کسور ہوا لفظ پہنچتا ہے جیسے حسن الی کل من یحسن الی اے۔
 پہلے کوئی حرف نہیں آتا۔ ہمزہ وادف مہموزی صورت میں نہ آتا ہے جیسے لان، فہن

وإذا

ہمزہ وصلی

ہمزہ وصلی درمیان کلام میں نہ آتا ہے، بولتا ہے۔ لہذا ہمزہ وصلی کے شروع میں نہ آتا ہے۔
 مگر غلط پر سمرہ کا نشان نہیں دیا جاتا جیسے اشکو کل من احتار هذه اللة

ہمزہ وصلی مندرجہ ذیل جگہوں پر آتا ہے

1۔ ثلاثی مجرد کافعل امر۔ جیسے اسمع، اسجد، اعبد، افعل۔

2۔ پانچ حرفی ماضی امر و مصدر کے شروع میں۔ جیسے احتکم، احکم، احتکام۔

3۔ چھ حرفی ماضی امر و مصدر کے شروع میں۔ جیسے استعلم، استعلم، استعلام۔

☆۔ ہمزہ وصلی کو ہمزہ سے خالی لفظ کی صورت میں لکھا جاتا ہے۔

ہمزہ قطعی اور ہمزہ وصلی کی پہچان

ہمزہ وصلی در ہمزہ قطعی میں فرق معلوم کرنے کے لئے ہمزہ وادف لفظ سے پہلے (و) یا (فا)

لگائیے۔ اگر اس لفظ کو ادا کرتے وقت ہمزہ نہ ہو جائے تو وہ ہمزہ وصلی ہے۔ جیسے عطف (استطاع)

کے شروع میں (و) یا (فا) داخل کریں تو اسے (و استطاع) یا (ف استطاع) پڑھا جائے گا۔ ماضی ہمزہ نہیں بولا

جائے گا۔ لہذا کتابت میں باقی رہے گا (و استطاع) اور (ف استطاع) لکھا جائے گا۔ لیکن ہمزہ قطعی

میں (و) یا (فا) نہیں آتا ہے۔

لفظ جو لفظ کے شروع سے حذف ہو جاتا ہے:

1۔ لفظ (اسم) شروع (الف) حذف ہو جاتا ہے جب وہ فعل "بسم اللہ الرحمن الرحیم"

میں آتا ہے۔ لیکن وہ اس کے علاوہ ترجیحات میں حذف نہیں جیسے باسم اللہ، باسم الحنفی، باسم

الخالق، باسم الأمة

2۔ لفظ "ابن" اور "ابنہ" کا الف بھی کتابت سے حذف کر دیا جاتا ہے بشرطیکہ یہ لفظ

مصرعہ، جو، وناموں کے درمیان واقع ہو اور شرط شروع میں نہ ہو جیسے محمد بن ابراہیم۔

3۔ (اس) کا الف بھی بعض اوقات کتابت سے حذف کر دیا جاتا ہے بشرطیکہ اس سے پہلے

(بسم) آئے اور جن اسماء پر وادف اصل ہے وہ اسم سے شروع نہ ہوئے۔ اس جیسے بحق لسمعہم

للجامعة

لفظ کے درمیان آنے والے ہمزہ کی کتابت

1۔ ہمزہ جب ساکن ہو:

جب ہمزہ غلط کے درمیان آئے اور ساکن ہو تو اس سے پہلے حرف کی حرکت کے ہم

جنس حرف کے اوپر لکھا جائے گا، جیسے فاس، بنو سؤر۔

"فاس" کا ہمزہ ساکن ہے اور اس سے پہلے حرف مفتوح ہے۔ لہذا کا ہم جنس حرف الف

سے لہذا ہمزہ وادف کے اوپر لکھا جائے گا۔ اس کی مزید کچھ مثالیں ملاحظہ کیجیے۔ فاس، فاس، فاس۔

"بنو" کا ہمزہ ساکن ہے اور اس سے پہلے حرف مکسور ہے، کسورہ کا ہم جنس حرف یاء ہے، لہذا

ہمزہ کو یاء کے اوپر لکھا جائے گا اس کی مزید کچھ مثالیں ملاحظہ کریں۔ بنو، بنو، بنو۔

"سؤر" کا ہمزہ ساکن ہے اس سے پہلے حرف مضموم ہے۔ ضرر کا ہم جنس حرف واؤ ہے، لہذا

ہمزہ کو واؤ کے اوپر لکھا جائے گا اس کی مزید کچھ مثالیں درج ذیل ہیں۔ لوم، لوم، لوم۔

2۔ ہمزہ جب مکسور ہو۔

لفظ کے درمیان میں آنے والے ہمزہ جب مکسور ہو تو اسے یاء پر لکھا جائے گا، جیسے بنو، بنو، بنو۔

3- ہمزہ جب مضموم ہو:

لفظ کے درمیان آنے والا ہمزہ مضموم ہوتا ہے واؤ پر لکھا جائے گا جیسے: ذوق، یوم، قروا
ابتداءً گراس سے پہلے کسرہ قصیرہ یا کسرہ طویلہ ہو تو ایسے ہمزہ کو یاہ پر لکھا جائے گا جیسے:

بریلوں (کسرہ طویلہ کی مثال) بستھڑوں (کسرہ قصیرہ کی مثال)

4- ہمزہ جب مفتوح ہو:

لفظ کے درمیان آنے والا ہمزہ مفتوح ہو تو اسے اس سے پہلے حرف پر آنے والی حرکت کے
ہم جنس حرف پر لکھا جائے گا جیسے: سال، فزاد، ملکہ

اگر اس سے پہلے حرف ساکن ہو تو حرف مدد والا ہمزہ واؤ پر لکھا جائے گا جیسے:

یسال، ییاس، ہیلا

اگر اس سے پہلے حرف مد (الف یا واؤ) آئے تو اسے الگ لکھا جائے گا جیسے: تساءل،

تلاءل، لیسوء، ان وصوء

اگر اس کا قبل مابعد سے ملا ہوا ہو یعنی جب حرف مد یاہ کی صورت میں ہو تو اسے ایسے لکھا

جائے گا۔ بیئہ، عطیئہ

5- درمیان میں آنے والے ہمزہ کی ایک اور قسم:

مجمع اللفظ کا خیال ہے کہ اگر ہمزہ کسی لفظ کے آخر میں آئے یا ان لفظ کے ساتھ ملی

دوسرا یہ لفظ مدد ہو تو اس لفظ میں اس لفظ کا حصہ شمار ہوتا ہے جیسے: سہار، رشتیہ جمع کی حالتیں تو ایسی

صورت میں ہمزہ کو کلمہ کے درمیان میں شمار کیا جائے گا یعنی جو حکامات کلمہ کے درمیان میں آنے والے

ہمزہ کے ہوتے ہیں وہی اس کے بھی ہوں گے جیسے۔ جزاء.... ان ھذا جزاؤ،

بیدا، بیدوون، جزء.... اشتریت جرائین من کتاب خیراتہ الادب

درمیان کلمہ کے وہ حروف جو کتابت میں حذف ہوتے ہیں:

کچھ صورتیں ایسی ہیں جن میں درمیان کلمہ میں آنے والے حروف کو حذف کر دیا جاتا ہے۔

☆ درج ذیل کلمات کے درمیان الف کو حذف کر دیا جاتا ہے:

الفرآن، مرقاة، اللہ، دلک، السموات، إله، هانا، هاندا، یاہیا، یاہل،

۱- ہمزہ جب مضموم ہو:

مندرجہ ذیل کلمات سے نوں کو حذف کر دیا جاتا ہے:

عما (من عما)، عما (عن عما)، ممن (من عمن)، آلا (أن لا)،

جوام دو اوپر مشتمل ہواں سے ایک واؤ کو حذف کر دیا جاتا ہے جیسے: طاروس (طووس) داود

(داوود)

مندرجہ ذیل اسامہ موصولہ کے دوسرے لام کو حذف کر دیا جاتا ہے المدی (المدی)، النبی

(النبی)، الدین (الدین)

☆ حشر میں (فلان) اور (الآن) باقی رہیں گے۔

درمیان کلمہ کے وہ حروف جن کا بغیر نطق کتابت میں اضافہ کیا جاتا ہے

درج ذیل کلمات کے درمیان میں (واؤ) کا کتابت میں اضافہ کر دیا جاتا ہے۔ ساء، ل،

نہیں جاتا۔ اولئک، اولاء، اولو (المرفوعة)، اولی، (المنصوبة، المعجورة) اولات

لفظ کے آخر میں آنے والے بعض حروف کی کتابت

لفظ کے آخر میں ہمزہ:

مجمع اللفظ العربیہ نے لفظ کے آخر میں آنے والے ہمزہ کے درج ذیل قواعد بیان

کئے ہیں۔

☆ اگر ایسے ہمزہ سے پہلے حرکت ہو تو اسے اس حرکت کے ہم جنس حرف پر لکھا جائے گا جیسے

یعجز، یبدأ، یستہزیئ

☆ جب اس سے پہلے والا حرف ساکن ہو تو اسے الگ لکھا جائے گا جیسے: جرء، ھدوء،

جواء، شئیء

☆ جب ایسے ہمزہ سے پہلے کوئی حرف ساکن ہو تو اسے ہمزہ پر نصب کی توین آ رہی ہو یہی

صورت میں اگر ہمزہ اپنے ماقبل سے موصول ہو تو ہمزہ کو الف توین اور نقل حرف کے

درمیان ہمزہ پر لکھا جائے گا جیسے: بطیناء، شیناء

☆۔ اگر مترہ سے پہلے یہ حرف ہو، مگر اس میں معانی تا تو مراد میں ہے۔
گا۔ جیسے۔ بداء

الف لین کو لکھنے کے طریقے اور قواعد

۱۔ الف لین، اگر حروف میں آئے:

الف لین اگر حروف کے آخر میں آئے تو مندرجہ ذیل چار جگہوں سے لکھا جائے گا۔
۱۔ الف لین کے مطابق لکھا جائے گا۔ مندرجہ صورتوں میں اسے یا کی صورت میں لکھا جائے گا۔
جیسے۔ الی، ہلی، علی، حتی

۲۔ الف لین، جب افعال میں آئے

الف لین اگر افعال میں آئے تو اس کے مندرجہ ذیل قواعد ہیں:

الف۔ الف لین جب فعل میں ناقص یا ثانی کے آخر میں آئے تو اسے یا کی صورت میں لکھا جائے گا۔
۱۔ درحقیقت اس کی اصل یہ اس کے فعل مضارع سے معلوم ہوتی ہے۔ جیسے۔ مشی
بمشی، مضمی، مضمی، مزمی، یومی

ب۔ وہ افعال جو ثانی ہوں لیکن ان میں حروف زوائد سے ہوں ایسے افعال کے آخر میں آئے
وے الف کو یہ کی صورت میں لکھا جائے گا لیکن شرط یہ ہے کہ الف سے پہلے یا نہ ہو، جیسے
ارتقی، اہندی

ح۔ اگر کسی الف لین کی اصل وہ ہو تو اسے بھی الف کی صورت میں لکھا جائے گا۔ جیسے۔ دعا
بدعو، علا، بعدو، سما، یسمو

د۔ ثانی کے علاوہ دوسرے فعلوں میں اگر الف لین سے پہلے یہ ہو تو اسے الف کی صورت میں
لی لکھا جائے گا تاکہ یہ کام تکرار لازم نہ آئے۔ جیسے۔ استعجا،...، استعجی،

۳۔ الف لین اگر اسماء میں آئے:

الف لین اگر اسماء میں آئے تو اس کے قواعد درج ذیل ہیں:

۱۔ اسم ثنائی معرب میں الف لین کو الف کی صورت میں لکھا جائے گا بشرطیکہ اس کا الف واو

۲۔ اسم ثنائی معرب کا یاہ سے بدلہ ہوا ہو تو اسے یاہ کی صورت میں لکھا جائے گا جیسے۔
الفتی۔۔۔ اس کا ثنیہ "الفتیان" ہے جس سے اس کی اصل معلوم ہوتی ہے۔

۳۔ غیر ثنائی اسماء کی دو قسمیں ہیں:
۱۔ عربی اسماء:
۲۔ ایہ اسماء سے پہلے یاہ و ثانیہ کی صورت میں لکھا جائے گا جیسے۔ کسری

۳۔ صغری، فتوی، مصطفی، عذاری، انیس، پیت، یو، ورد، نام، مونس، توبہ، ساتھ
لکھا جائے گا جیسے۔ بحبی، ثریا، مامی، من، واثق، ساتھ ساتھ لکھا جائے گا جیسے
ہدایا، زوایا

۲۔ عجمی اسماء،

تیس حروف سے مرکبی اسماء میں الف لین واغ کی صورت میں لکھا جائے گا۔ سو۔ و
چار جگہوں کے وہ چار جگہیں یہ ہیں۔ کسری، عیسی، بخاری، موسی،
۱۔ اسماء میں الف لین واغ کی صورت میں لکھا جائے گا، مندرجہ ذیل پانچ مقامات سے
سے مستثنی ہیں۔ لدی، انی، متی، اولی، (اشاریہ) اولی (موصول)۔

لفظ کے آخر میں بڑھائے جانے والے حروف:

☆۔ لفظ "کای" کے آخر میں نون کا اضافہ کیا جائے گا جیسے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔ ﴿وَکَآئِیْنَ
مَنْ لَیْسَ قَاتِلٌ مَعَهُ رَیُّوْنَ کَثِیْرٌ﴾ (آل عمران ۱۴۶)۔

۲۔ حالت رفق اور حالت جزم میں "عمر" کے آخر میں واو کا اضافہ کیا جاتا ہے جیسے (عمر)
جبکہ حالت نصب میں ایسا نہیں ہوتا بلکہ اسے بغیر واو کے لکھا جاتا ہے جیسے۔ "عمر"

۳۔ واو جمع کے بعد الف بڑھایا جاتا ہے جیسے۔ لقد عدموا، واعرلوا الحق من الباطل،
حتی یسوا

۴۔ ایہ فعل جس کے آخر میں واو ہو لیکن شروع میں نون آ رہا ہو، جیسے۔ "دعو" یہ فعل کے

آخر میں انہیں لکھا جاتا ہے کہ یہ واؤ جمع نہیں بلکہ یہ کلمہ کا حصہ ہے۔ اسی طرح واؤ کے بعد بھی لفظ کا ضاد نہیں کیا جاتا جیسے شاعر کا قول۔ ”فبان ہمو ذہبت احدا مہو ذہبوا“۔

واؤ عست کے بعد بھی لفظ کا اضافہ نہیں کیا جاتا جیسے یدعو المعلمہ سی لاحقہ جمع مذکر سالمہ کے مصارف ہو اور اس (۱) سے قوا صیغہ آتی ہے ان کے بعد واؤ اضافہ نہیں کیا جاتا ہے۔ ”المحسوس من الوقوع فيما يصورہ فیلو العاد واد۔ الشفاء مما ضرہم کثیر و العدد“۔

فق (4)

اسلامی و ادبی مصادر

محدثہ کی سمجھتے ہیں کہ تحقیق اللہ و ساری علوم انہوں جیسے تفسیر، حدیث، فقہ، اصول فقہ، معانی، لغت، فہم، تاریخ، بیرونیات، نسب، اور اجرائی احکام کتب کے متعلق معلومات فراہم کریں۔ ان تحقیق کنندگان کے اعتقاد و رائے ان کے تحقیق کا دستِ سل ہو سکتے ہیں۔ (۱)

تفسیر اور علوم قرآن

(۱) تفسیر ماثور کے اہم مصادر:

جامع البیان عن تاویل آی القرآن:

یہ تفسیر طبری کے نام سے مشہور ہے، اسے مشہور مفسر، مورخ اور محدث ابو جعفر محمد ابن جریر (۱۰۰-۲۵۵ھ) نے تالیف کیا۔ ماثور تھا یہ میں سب سے زیادہ قدیم و معتبر کتاب ہے۔ اس کا چارے کی حاصل ہے۔ یہ تفسیر محققوں نے بھی اہم مصادر میں سے ہے کیونکہ اس میں تفسیر میں اتنی بات اور اقوال کی توثیق و تاریخ ہے جو نمونے بنتے ہیں جن سے حسن نظر و مہارت کی بات ہو سکتی ہے۔ علامہ سیوطی اس تفسیر کے بارے میں فرماتے ہیں:

”تفسیر طبری تمام تفاسیر میں ایک مایہ ناز اور عظیم مقام کی حامل تفسیر ہے۔ اس میں اقوال کی توجیہ و ترجیح کا خاص اہتمام کیا گیا ہے۔ نیز وجوہ اعراب اور استنباط پر خاصی توجہ دی گئی ہے۔ اس اعتبار سے یہ تفسیر حنفیوں کی تمام تفاسیر پر فوقیت رکھتی ہے۔“

امام نووی رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”امت کا اس بات پر اجماع ہے کہ تفسیر طبری جیسی تفسیر آج تک نہیں لکھی گئی۔“

تفسیر طبری بڑے سائز کی تین جلدوں میں شائع کی گئی ہے۔

۱۔ مصادر و مراجع کی یہ فہرست کچھ اضافہ اور حذف و ترمیم کے ساتھ ڈاکٹر محمد قاری الخطیب کی کتاب

”مکتبات محکمۃ البحت والمصادر“ (مطبوعہ مؤسسة الرسالة، بیروت ۱۹۸۳ء)

سے اخذ کی گئی ہے۔

معام منقول مشہور محدث، فقیہ اور مفسر ابو محمد حسین بن مسعود بن محمد قرطبی لغوی (م ۹۱۱ھ) کی مایہ ناز تصنیف ہے۔ امام خازن نے اپنی تفسیر کے مقدمہ میں "معام المنقول" بارے میں لکھا ہے

معام المنقول مفسر میں نکلی مٹی سب سے اعلیٰ مستند، جید اور عمدہ کتاب ہے، اس کے اقوال کو جمع کیا گیا ہے اور یہ شبہ تعریف، جبریل سے خالی ہے۔ اسے احادیث نبویہ اور احکام شرع سے مزین کیا گیا ہے۔ ان کے واقعات و مضامین کی پائپ ہائیں میں ہیں۔ عمدہ اور اثنیہا بیانات کا مجموعہ ہیں۔ اس میں ہمارے واقعات و صورتوں اور فتنہ سبب سے لیا گیا ہے۔

علامہ ابن تیمیہ تفسیر "امثلی" کے بارے میں فرماتے ہیں

"یہ تفسیر بکثرت تفسیر ہے۔ مگر یہ ایک سلف نے ماصوفی احادیث اور حدیثوں میں سے اسے محفوظ رکھا ہے۔" معام المنقول تفسیر ابن کثیر و تفسیر ابن کثیر کے ساتھ شائع ہوئی ہے۔

3- تفسیر القرآن العظیم:

معام المنقول منسوخ عن ابی الدین بواحد، سماعی بن عمرو، بن کثیر صریحی شافعی (774-781ھ) کی یہ تفسیر، مؤثر تفسیر میں بھی کی گئی تھی جس میں تفسیر طبری کے بعد دوسرا نام درج ہے۔ ابن کثیر نے تفسیر القرآن باقرہ اور تفسیر اعراس باحدیث کے ساتھ ساتھ صیہ کرام و اسلاف سے منقول اقوال بھی لئے ہیں۔ ساتھ ساتھ آیات تفسیر میں روایت کردہ روایات کے ضعف کی طرف بھی اشارہ کیا ہے۔ انہوں نے اقوال کو ترجیح دینے کے ساتھ ساتھ دلیل کی وجہات کو بھی بیان کیا ہے۔ انہوں نے ایک منکر روایت اور سرائی روایات وغیرہ کو بھی بیان کیا ہے جس کے درجے مضمر کوئی بات کو سمجھنا اور اسے نقلی، عقلی، لغوی اور شرعی نقطہ نظر سے پرکھنا آسان ہو جاتا ہے۔

اہل علم کے نزدیک اس کتاب کو عظیم مقام حاصل ہے۔ اس کی عظمت اس قدر مسلمہ ہے کہ تفسیر میں دشمنی رکھنے والا شخص اس سے مستثنیٰ نہیں ہو سکتا۔ تفسیر ابن کثیر تفسیر لغوی کے ساتھ بھی شائع ہوئی اور عمدہ بڑے سار کی چار عددوں میں بھی شائع ہوئی ہے۔ دار الفکر عمان نے اسے کی مرتبہ چھاپا ہے۔

۱- امام احمد محمد شاکر نے تفسیر ابن کثیر کا انجہاکی باریک بینی سے انحصار کیا ہے، اور اس میں

۲- ان تصانیف کا یہ پورا نہیں رہا ہے کہ ان کے تفسیر قرآن کے ذریعے اور مست

۳- یہ تصانیف ہیں۔ انہوں نے آیات کے معنی و مقاصد کے بیان میں دین کثیر کی

۴- انہوں نے اس میں روایات اور ضعیف روایات کو حذف کر دیا ہے۔ اس

۵- انہوں نے روایات اور ضعیف روایات کو حذف کر دیا ہے۔ اس

۶- انہوں نے اس میں روایات اور ضعیف روایات کو حذف کر دیا ہے۔ اس

۷- انہوں نے اس میں روایات اور ضعیف روایات کو حذف کر دیا ہے۔ اس

۸- انہوں نے اس میں روایات اور ضعیف روایات کو حذف کر دیا ہے۔ اس

۹- انہوں نے اس میں روایات اور ضعیف روایات کو حذف کر دیا ہے۔ اس

۱۰- انہوں نے اس میں روایات اور ضعیف روایات کو حذف کر دیا ہے۔ اس

۱۱- انہوں نے اس میں روایات اور ضعیف روایات کو حذف کر دیا ہے۔ اس

۱۲- انہوں نے اس میں روایات اور ضعیف روایات کو حذف کر دیا ہے۔ اس

۱- الدر المنثور فی التفسیر بالمأثور:

حافظ ابن الدین عبد الرحمن بن ابی بکر سیوطی شافعی (۱۰۱۱ھ) نے اس تفسیر میں سلف سے منقول اقوال کو بڑی عمدگی سے جمع فرمایا ہے۔ انہوں نے اس سلسلہ میں بخاری، مسلم، نسائی، ترمذی، احمد، ابوداؤد، اور طبری رحمہم اللہ وغیرہ سے منقول روایات کو لیا ہے لیکن انہوں نے روایات میں ترجیح، ترجیح و ضعیف کے امتیاز کو بیان نہیں فرمایا۔ یہ انتہائی جامع کتاب ہے اور مکمل طور پر ایک تفسیر ہے۔ انہوں نے روایات کے ضعف کو بیان کرنے کی ضرورت ابھی باقی ہے۔ یہ کتاب بڑے سار کی چھ جلدوں میں شائع ہو چکی ہے۔

مذکورہ ہونا عباسیہ کے عاودہ تفسیر، ثور میں بہت سی کتابیں لکھی گئی ہیں جن کا تذکرہ اس قدر

تفصیل عیب ہے کہ نہیں یہاں ذکر کرنا ممکن نہیں، ان میں سے کچھ کے نام درج ایل ہیں۔

1- بحر العلوم، الابی الیث السمرقندی (م 283ھ)

2- تفسیر ابی اسحاق الثعلبی النیشابوری (م 427ھ)

3- تفسیر ابن عطیة الاندلسی العرباطی (م 546ھ)

2- تفسیر بارائے (عقلی تفسیر) کے اہم مصادر:

5- الکشاف عن حقائق التنزیل وعبون الاقوال فی وجہ ...

امام ابو القاسم محمود بن عمر خوارزمی رخشری، حرامہ (467-538ھ) ان تفسیر

درمیں تفسیر شریف کے نام سے مشہور ہے۔ یہ معتزلہ و مشوہ ترین تفسیر ہے۔

میں موجود غلطیوں سے باخبر ہو کر، بعض غلطیاں تصحیح کر کے اسے شائع کیا۔

سحر برداشت کو جس طرح علامہ رخشری نے بیان کیا ہے اس طرح شاہد ہی کسی نے بیان کیا۔

علامہ رخشری کو صوم بدعت و بدعتیوں کی رو سے اہل بیت و اہل بیت کے اہل بیت

پہلوں کا مسل تھا۔ انہوں نے اپنی علمی اور دینی مہارت کو بڑی خوبصورتی کے ساتھ تفسیر کشف

تخریر و تفسیر بنیاد پر جس کی وجہ سے علمی نظریں اور مفسرین نے اس کی تفسیر میں

ہوئے ہیں۔

بعد میں آنے والے بہت سے اہل سنت کے علماء نے علامہ رخشری کی اس تفسیر سے استفادہ

کیا ہے، بہت ہی قابل ذکر ہے کہ علامہ رخشری نے اپنی تفسیر میں معتزلہ کی رائے اور اہل

مذہب کی تائید میں بہت کچھ لکھا ہے، اگر اس میں عقائد کے مسائل و روح افغانیہ و دینی ذہنیات

پہنچاؤ اور جدید کی وجہ سے اور حاضری شہادتین تفسیر ہوئی۔ انہوں نے اہل سنت سے معتزلہ

بہت سے اختلافی مسائل میں سنی علماء کو پیروی کے اندر میں خطاب کیا ہے، اور بہت سے مسائل پر راجح

بیان ہے۔ نیز انہوں نے ہر سورت کے آخر میں ہر سورت کی فعلیت اور قاری کے ثواب پر مشتمل

ایک حدیث لکھی ہے لیکن ان میں سے اکثر احادیث ضعیف یا موضوع ہیں۔

یہ تفسیر بڑے سائز کی چار جلدوں میں شائع ہوئی ہے۔ اس کے حاشیہ پر بہت سی کتابیں ہیں

جن میں شیخ الاسلام شہاب الدین ابن حجر عسقلانی (852ھ) کی "الکافی الثانی فی تخریج احادیث

لکشف" قابل ذکر ہے۔ یہ کتاب مصلیٰ حسین حمزہ کی تحقیق کے ساتھ 1946ء میں شائع ہوئی تھی اب

اس کتاب کے مزید ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔

تفسیر ... ابن جریر ... ابو عبد اللہ محمد بن یوسف بن علی (ابن حبان) اندلسی

... (ابن حبان) نے اس سے مشہور ہیں) کی تائید ہے۔ قرآن مجید کے وجود امر

... ان میں سے ایک ہے۔ ابو حبان نے کوئی مسئلہ کو باجی بیان کرنے کے ساتھ بخیر

... کا بھی تذکرہ کیا ہے۔ انہوں نے وجود قرآن، سبب نزول، تاریخ و منسوخ، اقوال

... ان کے مسائل و احکام کی تفسیر کی ہے۔ ان اوقات و احوال کی کتابوں کا حوالہ بھی دیتے

... آیت میں مذکور ہیں اور علم حدیث پر بھی تہہ و تربت ہیں۔ وہ اپنے آیات سے مفردت کو پختہ

... ان کے قوال ہیں۔ انہوں نے کوئی بیان اور فقہی فتوے اس پر بحث کرتے ہیں، پھر پختہ

... احکامات میں سنی تشریح کرتے ہیں۔ یہ وہ اہل سنت و اہل بیت کے اہل بیت ہیں۔

... ان میں سے ہیں۔ اس اعتبار سے ان کی تفسیر ایک جامع تفسیر ہے البتہ اس پر بخوبی رنگ غالب ہے۔

مصابیح العیب

ماہ فخر الدین محمد بن محمد بن حسین بن اسرار (541-606ھ) کی تفسیر ۳۲ جلدوں پر

مشتمل ہے، اس تفسیر بارائے میں سب سے زیادہ تفسیر ہونے کا درجہ بھی اسے ہی حاصل ہے۔ مختلف علوم

میں انتہائی مفصل مباحث کی حامل ہونے کی وجہ سے اس تفسیر کو دوسری تفاسیر پر قیاد کی حیثیت حاصل

ہے۔ ہر رازی ایک سورت کا دوسری سورت، ایک آیت کا دوسری آیت کے ساتھ ربط بیان کرتے

ہیں۔ نیز علوم دینیہ و دنیویہ 16 میں مشکو کرتے ہوئے غلام کے قول اور کرتے ہیں، اور پھر اہل سنت

(شاعر) کے مدح کے مطابق انہیں را کرتے ہیں، اسی طرح ہر رازی آیات کے اسرار و مباحث

کثرت سے بیان کرتے ہیں۔ اس قصہ کے لئے بیشتر اوقات "الاسباب صلات، لعقبہ بسورۃ

کذا" کا عنوان ہوا کرتے ہیں۔ جب آیات احکام میں سے کوئی آیت آتی ہے تو اس پر بحث کا

حق ادا کرتے ہیں اور فقہاء کے مذاہب، ان کے استنباط اور دلائل کا تذکرہ ضرور کرتے ہیں۔ بعض

وقات اصولی و بخوبی اور دینی مسائل میں بحث کو بہت زیادہ طول دیتے ہیں۔ امام رازی مناسب مواقع

پر افراد فرقوں کے نظریات کا تعاقب کرتے ہوئے بھی انہیں دیتے ہیں۔

واضح رہے کہ امام رازی ابھی اس تغیر کو مکمل نہ کر پائے تھے کہ اصل نے انہیں آیا، پھر بعد

میں آنے والے کسی عالم نے اس کے منہج اور سلوب کو سامنے رکھتے ہوئے سنی تحکیم کی۔ بہت تکلف

لکھے: "اے مسلمان! تمہاری زندگی اور املاک میں ایک ایسا پتھر ہے۔ یہ جان لو کہ اس طرح کے واقعے سے راستہ ہوئی اور اس کے ایک لمحے پر ستر ائمہ کی مدینہ اربعہ کی تحقیق ہو جو 1952ء میں شائع ہوا تھا۔"

8. فتح القدير في الجمع بين الرواية والدراية في التفسير

ماہ نامہ محدث مفسر، ورفیقہ محمد بن علی بن محمد شاکانی صنعانی (1173-1250ھ) کی اس تفسیر کا شمار ان تفسیر میں ہوتا ہے جو تفسیر بالروایہ اور تفسیر بالدرایہ کو جمع کرنے والی ہیں۔ اس تفسیر کو اصول تفسیر میں اصل کا درجہ حاصل ہے۔ علامہ شوکانی نے اپنے پتہ پتہ علماء و تلامذہ سے قیاس و روایہ، حدیث و فہم پر ضابطہ وضع کیا۔ بعض مسائل میں انہوں نے اجتہاد بھی کیا ہے اور اس اجتہاد میں علماء و تلامذہ کی مخالفت بھی کی ہے۔

علاحدہ شواہد کافی تھے کہ وہ پہلے آیات و روایات کی معنویت سمجھتے ہیں، جس میں شرط و قیاسی تفسیریں۔ اقوال و روایات میں، پھر وہ قائل عقائد، قرآن و سنت کے ساتھ ساتھ ہیں وہ اہل سنت۔ اقوال و روایات کے ساتھ ساتھ وہ احادیث پر بھی راضی و آست ہیں، و روایات حکام میں فقہاء کے مسلک اور اہل پر تبصرہ کرنے کے بعد نتائج اقوال و روایات کے ساتھ پہچان کر دیتے ہیں۔

بعض آیات کی تفسیر کے تحریر میں روایات سے متعلق حادیث در قوال سلف نقل کرتے ہیں۔ لیکن اس مقام پر علامہ شوکانی نے بعض ضعیف روایات کو بھی ذکر کیا ہے۔ اور راوی کا ذکر کرے پر کتنا کر کے حدیث کا درجہ بیان نہیں کیا۔ یہ کام انبیا نے قاری پر چھوڑ دیا ہے کہ وہ خود ان کے مصدق کی طرف رجوع کر کے درجہ حدیث کو تلاش کرے۔ ایک محدث ہونے کی حیثیت سے ان کے لئے بہتر یہ تھا کہ وہ درجہ حدیث کو بیان کر دیتے تاکہ قاری کے سے سے اس معاملہ میں تسامی ہو جاتی۔ علامہ شوکانی نے بعض ایسی اخبار پر سکوت اختیار کیا ہے جو اہل سنت کے نزدیک ثابت شدہ نہیں در یہ بات اہل علم پر مخفی نہیں۔ اس سب باتوں کے باوجود فتح المقدیر ایک انتہائی شاندار و درہم کتاب ہے، جسے ایک اسلامی لائبریری کی ریخت ہونا چاہیے، کیونکہ اس میں ایسی بہت سی خصوصیات موجود ہیں جو دوسری تفسیر میں نہیں۔ یہ تفسیر پانچ جلدوں میں مصر سے کئی مرتبہ شائع ہو چکی ہے۔

تفسير القاسمي المسمى (محاسن التأويل):

[illegible]

میں نے اس تفسیر کے شروع میں اصول تفسیر کے بارے میں ایک مفید مقدمہ کا اضافہ کیا ہے، جو مابین تائید اور شائبہ و رائے پر مشتمل ہے۔ یہ مقدمہ مضامین کتاب کے لئے چابی کی حیثیت رکھتا ہے، اور اس سمندر کی گہرائی میں غوطہ خوری کرتے اوروں کے لئے رہنما اور حقائق کی تفسیر میں مددگار ہے۔ اس کی وجہ سے تفسیر کے اسرار و دقائق تک رسائی حاصل کی جاسکتی ہے۔“

درحقیقت امام قاضی رحمہ اللہ نے اپنی تفسیر کے بارے میں جو کچھ کہا بالکل ٹھیک کہا۔ اس تفسیر میں انہوں نے دو تقاضیات قرار دیے اسے اسرار کو متکشف نہ کیا، اور حیات حکام کی تفسیر میں فقہاء کے اختلاف کو واضح اسلوب کے ساتھ بیان کیا ہے، اور حدیث کو ان کے روی اور ناقل کی طرف منسوب

یہ ہے۔ اس تفسیر میں جہت اہم سمجھتے ہیں کہ اس کے ساتھ ساتھ اس میں اس کے
قول سے ہیں، ان کی کتابوں کے حوالے بھی پیش کرے ہیں۔ اس میں جو کچھ متفق ہے اسے
نور کے حصول کے لئے نیک رہائی کرنا آسانی وجوہات۔ مذکورہ تصنیف میں جو کچھ
الذیل تفسیر کے میدان میں ایک ممتاز حیثیت کی حامل تفسیر ہے۔ یہ تفسیر درمیان میں نہ جہاں
میں 1376ھ تا 1380ھ میں مصر سے شائع ہوئی ہے۔ اس کی آیات و احادیث کی شرح کا فائدہ
نور عبدالباقی نے سرانجام دیا ہے۔

10. في طلال القرآن:

عام مسلم کے مفہیم سید قطب (1906-1980) کی فیس کیسنگ کارڈ کے میں
میں فی جہت و جدید فنی حاصل ہے۔ سید قطب نے اس فیس میں انتہائی شدید رسوب سے اپنے
معتقوں و قلوب کو جمع کیا کہ اس سے اس کا قرآن مجید نے معافی و مقصد کی طرف بھی چاہا ہے
تے۔ انہوں نے سورۃ و آیات سے ان میں پائے جانے والے روحانی و فنی یا اذکار قرآن مجید کے
مضامین و افکار پر اسے جو انتہائی گہری و راسخ بین تحقیق کا نتیجہ بنا سکتے ہیں۔ انہوں نے اس فیس
میں سر وہ بات ذکر کی ہے جس نے اس کے دل و جان کو متاثر کیا۔ اسی وجہ سے اس فیس کے بارے میں
اہل علم کا اختلاف ہے کہ اسے تقسیم کر مرہمیں داخل کیا جائے یا نہیں۔ سید قطب نے بھی اس بات و
اپنے مقدمہ میں کچھ یوں بیان کیا ہے:

اس تفسیر کو پڑھنے والے بعض حضرات کا خیال یہ ہے کہ یہ تفسیر کا ہی ایک رنگ ہے۔ جبکہ دوسرے بعض حضرات کا خیال یہ ہے کہ قرآنی مضامین پر مشتمل یہ تالیف ہے جس میں اسلام کے عمومی مسائل پر گفتگو گئی ہے۔ جبکہ ایک تیسرے گروہ کا خیال یہ ہے کہ انسانی زندگی اور معاشی مسائل کے لیے الہی دستور یعنی قرآن مجید کی شرح کی ایک کوشش ہے اور اس دستور کی حکمت کا بیان ہے۔ جبکہ چارم خیال ان تینوں آراء سے مختلف ہے۔ میں صرف یہ بھگتا ہوں کہ میں نے بچے خیالات اور اپنے دل کی باتوں کو تحریر کا جامہ پہنایا ہے اور میں اس کے سائے کے نیچے زندگی گزارتا ہوں۔ میں نے اس بات کی پوری کوشش کی ہے کہ غوی، بقی، ورکھائی، مباحث میں غوطہ رنی نہ کروں کیونکہ یہ چیزیں قرآن و میری روح سے اور میری روح و قرآن سے اوجھل کر دیں گی۔ میں نے صرف ان چیزوں پر اپنی توجہ مرکوز رکھی ہے جن سے انسانی معاشرے، انسانی زندگی، اور انسانی روح کو فائدہ پہنچ سکتا ہو۔ کیونکہ قرآن نے

میں۔ بات ہی مکی وائٹن ہے کہ اس تعبیر میں اس کتاب معجز کے فی حسن و جمال اور
تعبیر و تصویر کے ساتھ اس سے اصداق پر بھی روشنی ڈالوں۔ آٹھ سال پہلے (تقریباً 1364ھ) جب
میں اپنی کتاب "تصویر اثنی عشر آں" سے فارغ ہوا، اس وقت سے میری ایک خواہش تھی۔ اس
وقت مجھ پر یہ بات مایاں مونی تھی کہ تصویر خوبصورت قرآنی تعبیر میں ایک واضح قاعدہ ہے۔ میری ایک
خواہش تھی کہ اہل حق مجھے قرآن مجید کو اس روشنی میں پیش کرنے کی سعادت بخشے۔ پھر یہ خواہش
میں نے اندر بائی یا چھپائی، یہاں تک کہ اس فاصلے میں یہ ایک مرتبہ پھر ظاہر ہوئی اور میں نے اس
بات کا فیصلہ کیا۔ آیات کے اسی ربط و واضح آنا و حدید انداز میں یہی آیات و آیات مجمل و غفل
میں اس قرآن صورت میں پیش کروں جن میں مونی خاص ربط و تعلق ہے اور ایک خاص فعل ان پر
سایہ قریب سے قرآن مجید کی آیات قرآن مجید کا ایک رنگ و آمیزش میں۔ میں نے خود کو اس بات کا
پابند پورے قرآن مجید میں نہیں پایا، لہذا میں نے اس بات کا اہتمام ضرور کیا ہے کہ قرآن مجید کے
پورے میں پادروں میں یہ تسلسل ہوتی رہے۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ سید قطب نے اپنی تفسیر میں اسلام کی حقیقی صورت کو سدھی عقائد، شریعت، اخلاق، مقاصد اور مفاہیم کی روشنی میں بڑے احسن انداز میں پیش کیا ہے۔ ان کی اس تفسیر میں انفرادی اور اجتماعی زندگی کے ہر شعبہ میں موجود فضول و سوک و رذالت کا رنگ بھی جھلکتا نظر آتا ہے۔ سید قطب نے اپنی تحقیق کی گہرائی کے ساتھ ساتھ اس کی جامعیت و اوصالت کو بھی مد نظر رکھا ہے۔ انداز بیان انتہائی شاندار و سلیس و انتہائی منفرد ہے۔ اپنی فنی خصوصیت کی بنا پر "فی ظلم" ہے۔ "قرآن" کو عوام و خواص میں انتہائی مقبولیت حاصل ہوئی۔ یہ تفسیر درمیانے سائز کی تیس جلدوں میں چھ مرتبہ شائع ہو چکی ہے۔

11. التفسير الحديث:

جدید دور کے اسلامی ادیب محمد عزاہ دروزہ نے اس تفسیر کو قرآن مجید کی نزول ترتیب کے مطابق لکھا ہے۔ وہ اس کے مقدمہ میں لکھتے ہیں:

"ہماری رائے اس بات پر غمخیز ہے کہ ہم اس تفسیر کو سورتوں کی نزولی ترتیب کے مطابق لکھیں۔ وہ اس طرح کہ سب سے پہلے سورۃ النحل کی تفسیر کی جائے، پھر سورۃ النمل،

الطیفر اعدہ بش' میں محمد عہدہ کا ملحق یہ ہے کہ وہ پہلے سورت ہ مختصہ تعارف کرتے ہیں، وراں
پہلی خطوط کا، کر کرتے ہیں جس — گرد سورت گھومری ہے۔ جس کی بحیثیت خصوصیات ترتیب و اول
رس میں موجود کی وردہ قیامت و قاتاتے ہیں۔ پھر وہ آیات کے ایک مجموعے کو بیان کرتے ہیں جس
تفسیر کرنا مقصود ہوتا ہے۔ کبھی تو یہ مجموعہ دریدہ آیات پر مشتمل ہوتا ہے اور کبھی تھوڑی آیات پر، وہ اسے
بمنسوب ق کالی، نہ کر معنی و رسیاق کے اعتبار سے ان کی تشریح کرتے ہیں۔ کلمات نابرد کی مختصہ شرح
رہنے کے ساتھ ساتھ فقوی استعمال اور استنباط کا تذکرہ بھی کرتے ہیں۔ جب کوئی عبارت اپنے معانی
ذہیم کو پوری طرح بیان کر رہی ہو تو اس کی تشریح میں مشغول نہیں ہوتے۔ آیات کے شان نزول کے

3۔ آیات احکام کی تفسیر (فقہی تفسیر) کے اہم مصادر:

- یہ نئے ابو بکر احمد بن علی رازی تھی (755-770ھ) کی ہے جو جصاص کے نام سے مشہور ہیں۔ جصاص نے قرآن مجید کی تمام مسودوں میں سے صرف ان آیت کا انتخاب کیا ہے جو احکا

سے متعلق ہیں۔ امام جصاص آیات قرآنیہ سے مستنبط کیا ہے۔ اس کے نام و ناموں سے ہیں۔ ان مسائل میں اختلاف ائمہ کو دلائل کے ساتھ بیان کرتے ہیں۔ علامہ جصاص نے فقہی مسائل میں پائے جانے والے اختلاف اور دلائل کو اس کثرت اور طوالت سے بیان کیا ہے کہ دوسرا۔ آپ کو یہ حساس ہو۔ لگتا ہے کہ آپ تفسیر نہیں بلکہ تفسیری فقہ کی کتاب پا رہے ہیں۔ یہ بڑے سائز کی تین جلدوں میں ۱۹۴۷ء میں مصر کے المطبعة الہدیہ مصریہ سے شائع ہوئی ہے۔

13۔ احکام القرآن

امام ابو عبد اللہ محمد بن ابراہیم شافعی (150 214ھ) نے فقہی قواعد و احکام پر امام حسین بن علی شافعی نیشاپوری (م 458ھ) نے ترتیب دیا ہے۔ امام شافعی فرماتے ہیں کہ امام شافعی کی احکام القرآن میں ایک کتاب تھی لیکن وہ ہم تک نہیں پہنچی۔ اس کتاب کو شافعی نے اس خصوص سے جمع کیا ہے جو امام شافعی اور ان کے شاگردوں جیسے ماہرین و مفسرین اور بزرگ تائیدوں میں موجود تھیں۔

امام شافعی نے احکام القرآن کو پہلے نقل کیا، پھر نہیں سنت سے مکتوب کیا۔ چنانچہ وہ پہلی آیت کو ذکر کرتے ہیں پھر اس سے مستنبط ہونے والے احکام بیان کرتے ہیں، اور اس سلسلہ میں امام شافعی سے منقول احکام کا تذکرہ بڑے واضح اسلوب میں کرتے ہیں۔ اس دوران غشیوں کے باعث و نرمی اور انصاف کے ساتھ رد بھی کرتے ہیں۔ آیات احکام کی روشنی میں مذہب شافعی کے حوالے سے یہ کتاب فقہ میں ایک عظیم مقام کی حامل ہے۔ تفسیر یافتہ میں انجیبی رکھنے والے شخص اس سے مستغنی نہیں ہو سکتا۔ احکام القرآن درمیانے سائز کی دو جلدوں میں 1372ھ میں سید عزت اللہ رنجیسی کی تخریاتی میں مصر سے شائع ہوئی تھی۔ اس پر شیخ عبدالحی عبدالحی کی وسیع اور طویل تحقیق بھی موجود ہے۔

14۔ احکام القرآن:

یہ کتاب امام قاضی ابوبکر محمد بن عبد اللہ محمد معفری اندلی شیلی مالکی (468 543ھ) کی تالیف ہے جو "ابن احرابی" کی کنیت سے مشہور ہیں۔ ابن احرابی پہلے قرآن مجید کی کسی سورت کو ذکر کرتے ہیں، پھر اس میں موجود آیات احکام کی تعداد دیتے ہیں، پھر ایک ایک آیت کو لے کر اس کی تشریح کرتے ہیں، اور یہ بھی بتاتے ہیں کہ اس آیت میں کل سے مسائل ہیں، پھر ہر مسئلے کا الگ الگ

تفسیر کرتے ہیں۔ اس کتاب میں ابن احرابی کی احکام غرضت میں جامع کتاب ہے۔ بہت ہی مختصر و مفید ہے۔ اس میں احرابی نے بعض مسائل میں اپنے حلی میں قرآن میں انہوں نے سخت سب و سجدہ کیا ہے، بعض دفعات غیر جانبداری کی حد پار کر رہا ہے اور قصص جانتا ہے۔ آیات سے اس میں بعض نے تنبیہ کے لئے ابن احرابی نے لغوی استفسارات کو بھی پیش کیا ہے۔ انہوں نے مذہب اہل اہل بیت و ائمہ اربعہ کی احادیث ضعیفہ و یوں آیات بعد ان کے ذکر کو نامناسب خیال کیا ہے۔ یہ کتاب چار جلدوں میں علی محمد باوی کی تحقیق سے 1957ء میں قاہرہ سے شائع ہوئی تھی۔

15۔ الجامع لأحكام القرآن

امام مسند احمد بن محمد بن احمد اسد بن علی قاضی (م 674ھ) کی آیات احکام میں ہیں۔ اسی کتاب جامع آیت بتاتے ہیں۔ انہوں نے اسباب نزول، اقراءات، وجود و اعراب، تخریج احادیث، قرآن کے ظہور میں شرح، اشعار عربی سے استشہاد اور ایسی بہت سے چیزوں کو ذکر کیا ہے جن کی وجہ سے احکام کے تسلط اور وضاحت میں آسانی ہو سکتی ہے۔ کتاب کی عبارت انتہائی عمدہ اور واضح ہے۔ خلاف قوی و ضعیف سے پیش کیا گیا ہے اور ہر قول کے قائل کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔ علامہ قاضی نے اپنی اس تفسیر میں ابن احرابی کی احکام القرآن سے بھی استفادہ کیا ہے۔ علامہ قاضی نے مذہب و مذہب کرتے ہیں، اور ساتھ ہی ان کے دلائل بیان کرتے ہیں اور پھر آیات کی عمدہ اندر میں تفسیر کرتے ہیں، اور احادیث اور ضعیف احادیث سے جتنا بڑھتے ہیں اور اندر زمین میں قصب و برقی نہیں بلکہ انصاف، نرمی اور علی شان کے مطابق لکھتے چلے جاتے ہیں۔

یہ کتاب بڑے سائز کی بیس جلدوں میں قاہرہ کے دارالکتب المصریہ سے 1935ء اور 1950ء میں شائع ہوئی تھی۔ جداراں الدر القومیہ للطباعة و النشر سے بھی شائع کی گئی تھی۔

4۔ علوم القرآن کے اہم مصادر اور مراجع

1۔ البرہان فی علوم القرآن:

امام بدر الدین محمد بن عبد اللہ رشیدی (745 794ھ) کی یہ تالیف علوم قرآن میں ناگہانی جامع ترین کتاب ہے۔ اس میں انہوں نے سہف کی کتابوں کا خلاصہ کیا اور اس پر بہت سے امور کا اضافہ بھی فرمایا۔ قرآن کریم سے متعلق بہت سے مسائل کی تحقیق کی بہت قلیل اور متعلق باتوں کو حل کیا اور مختلف علوم سے متعلق پیروانے والے شکایات و دور فرمایا۔ علامہ رشیدی کی یہ کتاب ستائیس ابواب پر

یہ ہیں جو کہ اپنے آپ کو "مفسرین" کہتے ہیں۔ ان کے خیال میں قرآن مجید کا تفسیر صرف ان کے ہاتھ میں ہے۔ ان کے خیال میں قرآن مجید کا تفسیر صرف ان کے ہاتھ میں ہے۔ ان کے خیال میں قرآن مجید کا تفسیر صرف ان کے ہاتھ میں ہے۔

ماہنامہ خلافت و کفر جس میں مدینہ محمد رحمتی نے بیرونی (1849ء) اور مدینہ رحمتی نے
 لکھی تھی پبلشرز جمیع کتابت کے۔ ان کے نام کتابوں (80) اور میں تعلیم یافتہ
 پہلی ورگ کی 11 مدنی ہزاروں کی معرفت میں ہزاروں میں منسریں کے طقات کے۔
 میں ہے۔ احمد قادیانی نہیں مسلمانوں کی جانب سے نہیں حرام ہے۔ اسوں نے وہ ورگ 6 پورا پورے
 دیکھ کر مسلمانوں کی "احمد قادیانی" پر کے سارے کی دو ہزاروں میں بہت کے کتابتوں کے شرع
 ہو چکی ہے۔ ان میں امتداد اخباریہ بھی شامل ہے۔ اس کے حاشیہ پر بیرونی قادیانی اور احمد قادیانی
 شائع کی گئی ہے۔ یہ حال قادیانیوں کی طرف اور استغناء کے کی موت کے سے اس کتاب پر مزید محنت
 و تحقیق کی ضرورت ہے۔

یہ کتاب یہ مختلف ماموشیہ جزیریہ (1268-1338ھ) کی تالیف ہے۔ انہوں نے اس کتاب میں سوم قرآن سے متعلق تمام ضروری بحث جمع کر دی ہے، اور انہیں بھی یقین اور عمیق تحقیق فراہم ہے۔ علوم قرآن اور تفسیر، و تہذیب رکھنے، شمس اس کتاب سے مستفید نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ قرآن مجید کا سرور و حکام کی بڑی عمدگی سے اس میں بیان کیا گیا ہے۔ علامہ جزیری کا خیال یہ تھا کہ نئی یہ کتاب اس تفسیر کا مقدمہ بنے گی جس کی تالیف کا وہ پہلے سے ارادہ فرما چکے تھے۔ یہ کتاب درمیا سے ساری ایک جلد میں مصر کے مطبعہ المنار سے 1344ھ میں شائع ہوئی تھی۔

جامعہ اہل حق کے یہ ناز اور معصوم شیخ محمد عبد حقیق زرقانی نے اس کتاب میں علوم قرآن کی تاریخ کو موضوع بنایا ہے۔ نبیوں نے تخریل قرآن اور سبب نروس سے متعلق مکتوبات و قرآن مجید کے سات حروف پر مارل ہونے کے موضوع پر تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔ علامہ زرقانی نے بنی محمد ﷺ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ و حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے عہد میں جمع قرآن و تفصیل

5۔ المدخل بدراسة قرآن کریم

یہ کتاب پروفیسر سید محمد اویس شاہ کی تالیف، جو علامہ مصطفیٰ حسین علیہ السلام نے لکھی۔ اس کتاب میں مولف قرآن سے متعلق تمام اہم مباحث کو جمع فرمایا ہے۔ اس نے اپنی کتاب قرآن مجید کے قوافل، شرائع، آیات اور مقررات کے بیان پر سے لے کر قرآن سے متعلق پانچ سو سے زائد مسائل کا حل اس کتاب میں موجود ہے۔ مباحث کے درمیان بہت سی شاندار علمی تحقیقات قرآنی کے پڑھنے سے میسر آتی ہیں۔ اس کتاب کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ اس میں مستشرقین اور مسیحی مشاہیر کی جانب سے لکھے گئے اعتراضات و غلط فہمیاں درج کی گئی ہیں۔ ان کے جوابات بھی اس کتاب میں موجود ہیں۔

1968ء میں شائع ہوئی تھی۔

مہرین کے مشہور عالم دین و دانشمندی سید نے اس کتاب میں علوم قرآن کے ہم مسل کو حق و باطل میں بڑی عمدگی اور سادہ سادگی کے ساتھ منع کر دیا ہے۔ قرآن و علوم قرآن کے متعلق کئے جانے والے اشکالات کے جواب بھی اس کتاب میں موجود ہیں۔ یہ کتاب پہلی مرتبہ بڑے سادہ سادگی کے ساتھ شائع ہوئی تھی، اس کے بعد اس کے کئی ایڈیشنز آئے ہیں۔

میں نے اس کے لئے ایک اور نام بھی دیا ہے۔ اس کا نام ہے "عقلمند"۔

مطالعہ قرآن سے متعلق اہم مصادر:

1 - إعراب القرآن:

قاضی ابو جرحہ من طیبہ، قتل (م 403ھ) کی یہ تالیف ہے جسے ساز کی ایک جلد میں سید محمد بن جعفر نے ساتھ دار المعرفہ میں شرح بھی لکھی۔

اعجاز القرآن کے بارے میں تین اہم رسائل:

خبرہ سے متعلق کہے گئے تین اہم رسائل محمد خلیفہ اللہ اور محمد زکریا علیہ السلام کی تحقیق کے
تھو ایک مجموعہ میں مصر سے شائع ہوئے تھے۔

بيان اعجاز القرآن الأبي سليمان حمد بن محمد الخطابي (319-344 هـ)

النكت في اعجاز القرآن، لأبي الحسن علي بن عيسى الرماني (296-386 هـ)

الرسالة الشافية، لأبي بكر عبد القاهر الجرجاني (471 هـ)

عجائب القرآن والبلاغة النبوية :

مفتی باقر رافعی (۱۲۹۷ھ - ۱۳۵۶ھ) کی یہ کتاب ایک جہد میں کئی مرتبہ شائع ہو چکی ہے۔

4 - تأويل مشكل القرآن

ابو محمد عبد بن مسلم بن قتیبه (213-276ھ) کی یہ کتاب سید احمد مقر کی تحقیق کے ساتھ
ایک جلد میں قاہرہ کے دارالاحیاء الکتب العربیہ سے شائع ہوئی تھی۔

۹۔ تشابہ القرآن:

قاضی مہدی عیار بن احمد معقزی (م 116ھ) کی جامع کتب و حصوں میں ذکر مدائن
رزور کی تحقیق کے ساتھ دارالتراث، قاہرہ سے شائع ہو چکی ہے۔

6- دفع ایہہ ما اضطراب عن بیت الکتاب

شیخ محمد امین حبشی شفق علی نے اس کتاب میں ان آیات کے درمیان تطبیق و توافق کی صورتوں کو بیان کیا ہے جن میں بظاہر تعارض نظر آتا ہے۔ آیات کو سورتوں کے مطابق ترتیب دیا گیا ہے۔ یہ کتاب

درمیانے سائز کی ایک جلد میں 1375ھ میں ریاض سے شائع ہوئی تھی۔

قرآنی آیات کے اسباب نزول کے بارے میں لکھی گئی سب سے قدیم کتاب "۱۔

النسروں "شیخ" مام ابو الحسن علی بن حمزہ حدیثی پوری (ج 4 ص 44) کی ہے۔ میں نے اس میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور تابعین کے نقل کر، سب زوال کو ذکر کیا ہے۔ یہ 1279ھ میں مصر سے درمیانے ساز کی ایک جلد میں شائع ہوئی تھی۔

8- باب العقول في أسباب النزول:

ماہنامہ جہان بہار میں عبد الرحمن بن ابی بکر سیوطی (849-911ھ) نے اپنی اس
میں احادیث و تفاسیر کا پنچواں ذکر کر دیا ہے، جیسا کہ اس کتاب کے مقدمہ میں انہوں نے مذکور ہے۔
بات کا اظہار کیا ہے۔ ایک مناسب سائنز کی جلد میں یہ کتاب کئی مرتبہ شائع ہو چکی ہے۔

9- حمزة الأمازي في القراءات السبع.

ہام انقراء محمد قاسم بن فیہ اس صاحب ریختی شمس علی (۱۹۶۸-۱۹۶۹) کی کتاب۔
تصنیف وفس تجوید وقرأت میں سب سے قدیم ۱۰۰۰ کے کا درجہ حاصل ہے۔ سنی ہے۔
شرح معانی القاری رحمہ اللہ ہادی نے لکھی ہے جو ہندوستان ۱۳۴۹ھ میں شائع ہوئی تھی۔

10- النشر في القراءات العشر

یہ کتاب حافظ ابوالخیر محمد بن محمد دمشقی شافعی (م 823ھ) کی تالیف ہے جو ان حرمین نام سے مشہور ہیں۔ اس کتاب میں علوم قرآن، اقراءات اور تجوید کے مباحث و اس شاندار مدائن جمع کیا گیا ہے کہ قرآن اور علوم قرآن میں دلچسپی رکھنے والا کوئی شخص اس سے مستغنی نہیں ہو سکتا۔ یہ کتاب دو جلدوں میں ملتی ہے صبار کی مگر فی میں مصرعے شائع ہوئی تھی۔ مذکورہ کتاب نے حاویہ جاریہ جزری کی چند در تصنیفات بھی علوم قرآن کے میدان میں خاصی اہمیت کی حامل ہیں۔

١- التمهيد في عدم التجريد ٢- منجد المفكرين

سـ متى الجردية،

یہ تجوید و قرأت میں ایک منظوم رسالہ ہے جس کی تشریح شیخ علی اعقادی نے لکھی ہے۔

11- التبييت في آداب حملة القرآن:

قرآن مجید کے آداب کے بارے میں تالیف کی گئی سب سے زیادہ جامع اور مایہ ناز کتاب اہم

21- من مهمل الألف المحل.

۱۔ یہ ادارہ "سے" کے بعد عدم شائع ہوئی، پھر گویت نے دار تقصیر سے کسی

۲۔ یہ عدم شائع رہا تھا

دسبور. لاحلاق في القرآن

میرزا محمد سید محمد رازی یہ کتاب قرآن مجید میں مودونو طری حلق کے تقابلی
تفسیر ہے۔ اس میں ابوبکر سے قرآن مجید کی آیات کی تفسیر بھی کی ہے جو عملی حلق کا
اولیٰ ہے۔ اس کی سلاطین حقیقی ہیں۔ یہ شاندار اور جامع کتاب پہلی مرتبہ فرانس سے 1950ء
میں پرنسٹون یونیورسٹی میں شائع ہوئی تھی۔ پھر پروفیسر آسمہ عبدالمجید سورشہاں نے اس کی
میں تخریج کیا۔ اس کتاب کو پروفیسر آسمہ سید محمد بدوی نے اس کی مرہمت کی۔ عربی زبان میں اس
کی پرنسٹون 1973ء میں پرنسٹون یونیورسٹی میں شائع ہوئی۔ اس کتاب کی مرہمت ہے۔

30۔ "أحسن الحديث:

۱۰۔ محمد حیدر مصباح دہلی نے یہ کتاب قرآن مجید کے تالیف و ادبی و ادبی ہوتے پر مشتمل ہے اس
کے مصنفہ اسامی سے 1968ء میں شائع کیا تھا۔

١٠ - التفسير العلمي للآيات الكونية

اور خاصہ ہے ایک عالم علی محمد کی یہ کتاب مسر کے دارالعارف سے دومرتبہ شائع ہوئی ہے۔ اس کتاب کا ہندی مقصد آیات و نصیحتیں و شریعت کے ذریعے رسول اللہ ﷺ کی رسالت کا ثبوت ہے۔ نیز آیات و آیہ کے اطلاق معانی کے استخراج کے ذریعے قرآن مجید کے سائنس و ریاضی و عجائبات جس اس کتاب میں واضح کیا ہے۔ یہ آیات میں جو کائنات کے اسرار کے متعلق علم و آشکار کرتی ہیں۔ اس سے اہل ایمان کے ایمان میں اضافہ ہوتا ہے اور قرآن مجید کی حقانیت پر شک کرنے والوں کو اندازہ شمس جواب دہتا ہے۔ نیز سائنس و نجوم ہر اہل کی بھی فہم ہوتی ہے جو یہ سمجھتے ہیں کہ قرآن مجید میں کائنات کے متعلق کوئی غمرو ہو نہیں سکتا۔ عالم لوگوں کے مشہور باتیں ہیں۔

32 - القرآن الكريم وأثره في الدراسات المحوية:

یہ کتاب دورِ حاضر کے ایک عام ڈاکٹر عبد الحل سامعہ مرکی ہے۔ انہوں نے اس کتاب میں بہت سے سوالات کے جواب دیے ہیں، اور بصرہ، کوفہ، بغداد، اندلس، مصر اور شام کے شہری

یہ کتاب قرآن مجید کی دینی شخصیات کے ذریعہ سے تفسیر اور تفسیر کے مضامین پر مشتمل ہے۔ یہ کتاب ایک چھوٹی جلد میں 1964ء میں پیر ویسٹ کے دار الفکر سے شائع ہوئی تھی۔

22- نظرة العجلاں فی أعراس القرآن

شیخ محمد بن کمال الخطیب نے اس کتاب میں آیات و احادیث کی مرسلہ و مرویہ -
موضوع و بیہود کیا ہے۔ یہ کتاب درمیانے سال ۱۱۱۶ھ میں دمشق سے طبع ہوئی۔
اسے شرح وافی تھی۔

23۔ قصص القرآن

یہ کتاب محمد احمد خاں دکنوی جو شخص برائے علی محمد خاں دکنوی در سید شحاتہ بن مایف ت
کتاب ۵ پانچواں بیٹن درمیانے سہار کی یک جلد میں ۱۳۶۳ھ میں قلم ہے مضمون مستعار۔
شائع ہوا۔

24- الفرق القصص في القرآن الكريم

۱۔ علامہ احمد خلیف ندوی کی اس کتاب کا ویرایڈیشن مناسب سرائیکی ایک صد میں تیار ہو۔
مکتبۃ البھصۃ سے ۱۹۶۷ء میں شائع ہو گیا۔

25- القرآن والعلم الحديث

عہد لرزاق نویس کی س مختصر کتاب کا پہلا ایڈیشن ۱۹۶۹ء میں مصر کے دار معارف سے شائع ہوا تھا۔

26- نظرات في القرآن:

(دور حاضر کے ایک عالمِ مغربی کی اس کتاب کا پہلا ایڈیشن 1958ء میں مصر کے منووسہ لیبی کی شائع ہوا تھا۔

27- مهج القرآن في التربية:

دور حاضر کے ایک محقق محمد شہید کی یہ کتاب مصر کے مکتبہ ادب سے شائع ہوئی تھی۔

28- المأ العظيم

ڈاکٹر محمد عبد الباقی (م 1958ء) کی یہ گرانقدر کتاب قرآن مجید سے متعلق جدید نظریات

حدیث اور علوم حدیث

نہ میٹ کی مشہور کتابیں اور ان کی شروحات۔

۱ صحیح البخاری

۱۔ کتاب کا نام یہ ہے۔ الجامع لصحیح لکھنؤ میں مکتبہ دار العلوم
کے زیر نگرانی شائع ہوا ہے۔ اس کی تالیف کا نام حافظ امیر المومنین فی الحدیث
کا ہے۔ اس کا پہلا جلد (1941-42ء) حاصل ہو گیا۔ اس کی حدیث صحیح میں تصنیف
کی جہتی کتاب ہے۔ اس کی جہتی سے ابوبکر بنی تریب پر تصنیف کیا اور بنی حدیث اور ترجمہ
کے میں بنی تریب کا نام نہ لیا گیا ہے۔ اس کتاب میں جو حدیث سے علمی استنباطات اور فوائد
میں لکھے گئے ہیں، ان میں سے بعض حدیثیں صحیح ہیں۔ انہوں نے رجال اور
حدیث متعلقہ میں تحقیق اور یہ حال حاصل کیا ہے کہ بعض حدیثیں صحیح ہیں، بعض حدیثیں
حدیث حدیث سے زیادہ مستند اور معتبر کتاب میں پائی جاتی ہیں۔ ان حدیثوں کے علاوہ
حدیثوں کا ترجمہ کیا اور بنی تریب سے حدیثوں کی شواہد میں اور بنی تریب سے حدیثوں
کا رد بیان کیا۔ امام بخاری کی یہ کتاب اپنے علمی رجال کی حد سے ہر دور میں امت مسلمہ کی طرف
سے توجہ دہندہ اور حترم و تقدس سے ہمہ دوری ہے۔ یہ کتاب ہے کہ اس پر مزید محنت کی جائے
اور ان حدیثوں کے لئے اسے محفوظ رکھا جائے۔

2. صحيح مسلم:

حجت الاسلام ابو الحسین مسلم بن الحجاج قشیری انیشاپوری (204-261ھ) نے اپنی اس جامع تصنیف کو ابواب فقہ کی ترتیب پر مرتب فرمایا ہے، انہوں نے اپنی کتاب کو تین لاکھ احادیث سے منتخب فرمایا ہے اور جہاں وقتوں پر بھی وہ جب تحقیق کی ہے۔ امام مسلم ایسے احادیث سے مختلف طرق و روایات جمع کیا کر رہے ہیں کہ ان کی طرف رجوع و راسخ سے حکام و ستنبہ آہاں ہو سکے۔ صحیح مسلم صحیح بخاری کے بعد دوسرا مقدم مرتبہ ہے۔ اہل علم حضرات کا اس بات پر یقین ہے کہ ان دونوں کتابوں میں موجود تمام روایتیں یقینی طور پر متصل، محفوظ اور صحیح ہیں اور یہ دونوں حدیث کی صحیح ترین کتابیں ہیں۔

یہاں اس امر کا تذکرہ بھی ضروری ہے کہ امام بخاری اور امام مسلم نے اپنی کتابوں میں صحیح احادیث کا انتخاب کرنے کی کوشش نہیں کی، جیسا کہ خود امام بخاری فرماتے ہیں:

[illegible]

33- متشابه القرآن، دراسة موضوعية:

ڈاکٹر عدنان زردور کی یہ کتاب دمشق کے درمیان ۱۹۶۹ء میں شائع ہوئی تھی۔

34- **أضواء من القرآن على الإنسان ونشأة الكون:**

عہد اغنی لکھیب کی یہ کتاب بھی دمشق کے دارالفتح سے شائع ہوئی تھی۔

٣٦ - التعريف بالقراء والحديث

علامہ شیخ محمد رفیع رحمہ اللہ نے یہ کتاب قرآن مجید اور احادیث سے متعلق ایک مفید متن
تیار کیا ہے جس میں انہوں نے قرآن مجید کے ترجمہ، ہر اس تارنق کے معنی، ہر آیت اور آیت کے
مفہوموں پر لکھا ہے۔ نیز حدیث کی تارنق میں بھی ہر حدیث کے معنی اور آیت کے معنی
تاریخ میں روشنی ڈالی ہے۔ اس کا پہلا ایڈیشن 1959ء میں قاہرہ سے اردو پبلیکیشن 1979ء میں
حکومت کے مکتبہ الفلاح سے شائع ہوا تھا۔

علوم قرآن فی مذکورہ اہل کتب سے تذکرہ یہ کتب و یا جہات سے ہونا۔ قرآن مجید کی رحمت سے درجہ اول سے متعلق کبھی کبھی کتابوں کی تعداد اعلیٰ سے ہوتی ہے۔ اہل علم و دانش کا نظر خدمت قرآن میں مشغول ہیں اور قرآن انہی کے لئے ہے۔ قرآن کتاب و وحی ہے۔ اس کی ہر جگہ ہے کہ اس کتابوں کا موضوع اور مفعول ایک یہاں نہیں ملتا۔ اس لئے کہ اس کا مقصد ہے اور اس کا جہاں کبھی ہر مذہب نہیں پڑتا۔ اہل علم جب بھی اس سے سیرابی حاصل کرتا چاہتے ہیں اس کا حلق اس کتاب عظیم سے اور بڑھ جاتا ہے۔

میں نے ہی جامع ترمذی میں اس حدیث کی روایت کی ہے۔
یہ صحیح احادیث کو میں نے طوالت کے خوف سے چھوڑ دیا ہے۔

نام مسلم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

”یہ بات نہیں کہ میرے نزدیک جو احادیث صحیح درجے میں تھیں وہ ساری کی
ساری میں نے اس کتاب میں جمع کر دیں بلکہ میں نے اس کتاب میں صرف وہ
احادیث آئیں ہیں جن کی صحت پر ملطافہ اجماع ہے۔“

مرا یہ ہے کہ میں نے وہ احادیث لیں جن میں صحیح درجہ کی حدیث کا ذکر ملتا ہے۔
حقیقت یہ ہے کہ صحیح سند میں احادیث کا ایک مخصوص اور مختصر مجموعہ ہے اور یہ مجموعہ سنن
مسند و صحیح روایات کے ساتھ اس کی تائید میں بھی موجود ہے۔ جیسے صحیح میں (۱۱۱۱)۔
کتاب میں مسند ذوالمرقعہ طیفی طیفی تحقیق کے ساتھ یہ وقت کے مکتب اسلامی سے ۱۹۷۱ء میں
شائع ہوئی تھی۔ اس میں صحیح میں (۱۱۱۱) کا پہلا حصہ شیخ محمد شامی کی تحقیق کے
ساتھ ۱۹۷۳ء میں مصر کے دارالعرفان سے شائع ہوا تھا۔ اس طرح ابو عبد اللہ کی احادیث پر اس
(۳۲، ۴۰۵) کی کتاب ’المستدرک علی الصحیحین‘ بھی اتنی قبیل سے ہے۔ یہ کتاب
بیروت سے کئی مرتبہ شائع ہو چکی ہے۔

3. سنن ابی داؤد

امام سید احتفاظ علیہ السلام بن اشعث سجستانی (202-275ھ) نے اس کتاب کو ابوبکر
ترتیب پر مرتب کیا ہے۔ انہوں نے اس کتاب میں صرف سنن و احکام کو آریا ہے اور نقص، مواظ،
الخبر، رقائق اور فضائل اہل سے تعرض نہیں فرمایا۔

لہذا اس کی کتاب حدیث احکام کے ساتھ خاص ہے۔ انہوں نے صرف صحیح حدیث کی
تخریج کرنے کی کوشش نہیں کی بلکہ صحیح جس درجہ کے علاوہ دوسری حدیث بھی لکھ کر دی ہیں۔ بعض
وقات کی حدیث کے ضعف کی طرف اشارہ بھی کر دیتے ہیں۔ سنن ابی داؤد کی مرتبہ دو جلدوں میں
شرح ہو چکی ہے۔ قلم کار کے مکتبہ التجار سے چار جلدوں میں محمد نجی مدین عبد الحمید کی تحقیق کے ساتھ
شائع ہوئی تھی۔ پھر موصوف سنن کے ہمرہ پرنٹس غزوات دعاس کی تحقیق کے ساتھ پانچ جلدوں
میں 1974ء میں شائع ہوئی تھی۔

4. سنن نسائی

سنن النسائی امام حافظ ابو عبد الرحمن احمد بن شعیب النسائی (215-303ھ) کی تالیف
ہے۔ سنن میں ایسے روایات سے کوئی روایت نہیں کی جس کے متروک ہوئے پر تمام
محققان اتفاق ہے۔ انہوں نے یہ کتاب کو روایات پر ترتیب دی ہے۔ سنن نسائی کی یہ خصوصیت
ہے کہ اس انداز میں لکھی گئی کتابوں میں سب سے کم ضعیف احادیث اس میں آئی ہیں۔ یہ کتاب سنن
نسائی کی قریب ترین مددگار تھی۔ سنن النسائی کی مرتبہ 18 جلدوں میں شائع ہوئی ہے۔ اس کا سب
بڑا فرق سنن الترمذی سے ہے۔ سنن النسائی کی تصنیف ’مسند النسائی‘ ہے۔ اس کا سب سے بڑا فرق
کی تحقیق کے ساتھ پاکستان کے مطبعہ سلفیہ لاہور سے 1376ء میں شائع ہوا تھا۔

5. سنن الترمذی أو جامع الترمذی:

امام احمد بن محمد بن ترمذی (۲۰۲-۲۷۹ھ) نے اپنی سنن و روایات
ترتیب پر مرتب کیا ہے۔ سنن ترمذی کی احادیث کے اعتبار سے یہ کتاب تمام کتب حدیث پر
لاحق تھاتی ہے۔ امام ترمذی نے اپنی سنن میں صحیح حسن ضعیف و غریب احادیث کو بھی درج کیا ہے۔
آپ مکتب حدیث کو بھی ذکر کرتے ہیں اور چرچ کی حد بیان کرتے ہیں۔ حدیث پر مکتب ہونے کا
اعتراف کرتے ہیں اور بے نکاری و تشکار کرتے ہیں۔ آپ نقد حدیث، مذاہب سلف و راویوں کے
بارے میں بھی کلام فرماتے ہیں۔ یہ کتاب کئی مرتبہ شائع ہوئی ہے۔ اس کا ایک نسخہ پرنٹس غزوات
دعاس کی تحقیق کے ساتھ جمع سے 1378ء میں شائع ہوا تھا۔

ڈاکٹر نور الدین مہر نے ’الإمام الترمذی والموازاة بین جامعہ وہین
الصحیحین‘ کے نام سے ایک کتاب لکھی جسے مصر کے ایک مطبعہ لجنۃ التالیف والنشر
والنشر نے 1970ء میں شائع کیا تھا۔

6. سنن ابن ماجہ:

امام حافظ ابو عبد اللہ محمد بن یزید قزوینی، ابن ماجہ (209-273ھ) کی یہ کتاب دو حصوں پر
مشتمل ہے، جسے ابواب نقد پر ترتیب دیا گیا ہے۔ امام ابن ماجہ نے اس میں صحیح حدیث سے مانے کا
الزام نہیں کیا بلکہ صحیح حسن ضعیف اور ہر طرح کی احادیث اس میں جمع کی ہیں۔ اس کتاب میں ایسی
بہت سی احادیث ہیں جو صحیحین اور سنن میں نہیں۔ اس خصوصیت کی وجہ سے علماء نے اسے صحیح سند میں

امام مالک ایک حدیث روایت کرتے تھے ”طلاق دینے پر مجبور کئے جانے والے شخص کی طلاق نہیں ہوتی“۔ اس حدیث کی روشنی میں امام مالک زبردستی لی جانے والی طلاق کے وقوع کے قائل نہیں تھے۔ بعض بدخواہوں، حاسدوں اور مفاد پرستوں نے اسی پر قیاس کرتے ہوئے مشہور کر دیا کہ

آپ سے روایت کرنے والے حضرت کی تعداد بھی بہت زیادہ ہے۔ آپ کے جس استاد نے آپ سے احادیث لی ہیں، ان میں ابن شہاب زہری، اور یحییٰ بن سعید انصاری وغیرہ شامل ہیں۔ ان کے ہم عصر محدثین میں امام یوسف بن سعید، امام مصنف، وراثن مینہ سے ان سے روایت کی ہے۔ ان سے روایت کرنے والے اکابر میں امام ابو حنیفہ بھی ہیں، جن سے ان کے چند بڑے عہدہ مناظرے بھی ہوئے۔ ان فقہی مناظروں سے دونوں جہتوں سے درپردہ عہدہ کے دلوں کو ٹھنڈک نصیب ہوئی اور ان

امام مالک زہریؒ نے اپنے والد بزرگوار حضرت حمادؒ کی مجلس میں امام مالکؒ سے کہا کہ میں نے مدینہ میں خروج کیا تو اس دور کے والے وقت مشہور کی گئی جب شخص رکیہؒ بن عبداللہ بن حسن نے مدینہ میں خروج کیا تو اس دور کے والے مدینہ کو کسی نے امام مالکؒ کے خلاف خوب کھڑکایا کہ امام مالکؒ کی بیعت حضرت عثمانؓ سے تھی جس کے نتیجہ میں امام مالکؒ اپنے گھر میں بند ہو کر رہ گئے۔ مدینہ کے والے حضرت سلیمانؓ سے یہودیہ کو گئے۔ یہودیہ شخص رکیہؒ بن عبداللہ سے قتل (40) ہوا۔ اس کے بعد یہ ایک سال ہو گیا ہے۔ والی مدینہ کی اس حرکت کی وجہ سے اہل مدینہ وہاں سے ہجرت کر گئے۔ حضرت عثمانؓ سے یہودیہ کو گئے۔ انہوں نے امام مالکؒ کی بیعت میں شہداء کو قتل کیا۔ ان سے حد و جغہ منصوص ہے۔ سو اب اس کے کوئی چارہ نہ تھا کہ امام مالکؒ سے معافی مانگے۔ چنانچہ جب اونچی سے امام مالکؒ سے ملا تو امام مالکؒ سے معافی مانگی اور ان کی حالت کے اور مدینہ کے دور و اطوار کی روشنی دی۔ ابو جعفر منصورؒ نے اس موقع پر امام مالکؒ سے کہا:

"میں نے اس بات کا علم دیا کہ مدینہ کے دور کو قید یہاں سے آئیں یہاں سے اور اس کے تہذیب سے کسی کو یہودیہ سے ان کی باتوں سے آپ کو کافی ہے۔"

یہ سن کر امام مالکؒ نے کہا

"اے امیر مومنین! بندہ تو آپ کو عافیت دعا فرماتا ہے۔ آپ کے مقام و مرتبہ کو مزید بلند بنائے، میں رسول اللہ ﷺ اور آپ کی قربت کی وجہ سے اسے معاف کر چکا ہوں۔"

ابو جعفر منصورؒ نے کہا

"اللہ تعالیٰ آپ کو معاف فرمائے اور آپ کو جنت عطا فرمائے۔"

یہ واقعہ امام مالکؒ کی وسیع فطرت اور سلی کردار پر دست کرتا ہے۔ امام مالکؒ رحمہ اللہ کا انتقال 179ھ کو مدینہ منورہ میں ہوا۔ اور آپ کو جنت البقیع میں دفن کیا گیا۔ علماء کی نظر میں امام مالکؒ کا مقام و مرتبہ انتہائی بلند اور رفیع ہے۔ علماء آپ کے علم، ایداری اور اعتقادات کے معترف ہیں۔ آپ حدیث و درجہ حدیث، جرح و تعدیل بھی بہ کرام و رتائیں کی فکر کے مایہ ناز عالم تھے، ورحمہ اللہ ورحمۃ واسعۃ۔

امام مالکؒ نے اپنی کتاب "موطا" کو ابواب کے مطابق ترتیب دیا ہے۔ اس میں انہوں نے اہل حجاز کی نقل کردہ قوی احادیث کو درج کیا ہے۔ آپ نے صرف مرفوع احادیث پر کتب نہیں کیا

میں۔ اس کے علاوہ اس نے اپنی کتاب کے لئے اپنی یادداشت میں احادیث و روایات سے اس بزرگوار حدیث کا انتخاب کیا۔ پھر ان دس ہزار احادیث میں بھی کانٹ لگاتے رہے۔ یہاں تک کہ وہ موجودہ حدیث میں رہ گئی۔ آپ نے اس کتاب کی تصنیف اور تصحیح پر بہت سارا مال صرف کیا تھا۔ ایک مرتبہ امام مالکؒ کے شاگرد عمر بن عبد الواحدؒ نے چالیس دن میں موطا امام مالکؒ یا دیگر لی تو امام مالکؒ نے ان سے فرمایا:

"اس کتاب کو میں نے چالیس سال میں تصنیف کیا ہے۔ تم نے اسے چالیس دن میں حاصل کر لیا۔ ہر ایک وقت اللہ تعالیٰ تمہیں عیب بتائے۔"

امام مالکؒ نے اپنی یہ کتاب اپنے حیدر مدینہ منورہ کے فقہاء کے ساتھ رکھی۔ اس سب نے اس کا دیدن، اسی وجہ سے اس کا نام "موطا" (سیر کی ہوئی کتاب) رکھا گیا۔

امام مالکؒ کو مدینہ منورہ کا پہلا معنف کہا جاتا ہے، کیونکہ آپ کے زمانے میں عالم اسلام کے مختلف گوشوں میں ثابت کا آغاز ہوا تھا۔ لیکن مدینہ منورہ میں موطا سے پہلے بولی و تصنیف نظر میں آتی۔

اس کتاب کی تالیف کا سبب یہ تھا کہ ایک مرتبہ ابو جعفر منصورؒ نے امام مالکؒ سے عرض کیا کہ ایک ایسی کتاب لکھیں جس پر تمام لوگ عمل کریں اور ان سے اختلاف کا نہ ہو سکے۔ ابو جعفر منصورؒ نے کہا تھا

"اجعل العلم یا ابا عبد اللہ علما واحدا" "اے ابو عبد اللہ! علم کو ایک علم بنا دیجئے۔"

امام مالکؒ نے فرمایا:

"نبی کریم ﷺ کے بھی مختلف شروں میں پھیل گئے تھے ورنہ انہوں نے اپنے زمانے میں اپنی رائے کے مطابق قوی کیا تھا، اس سے اب لوگوں کو یک چہر پر عمل کرنا ممکن نہیں ہے۔"

اسی طرح ایک مرتبہ ہارون رشیدؒ سے امام مالکؒ سے کہا تھا کہ میں چاہتا ہوں کہ تمام لوگوں کو موطا پر عمل کرنے والے بنادوں، جس طرح حضرت عثمانؓ نے لوگوں کو قرآن پر جمع کیا تھا۔ اس پر امام مالکؒ نے فرمایا:

"لوگوں کو موطا پر جمع کرنا ممکن نہیں، کیونکہ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد آپ کے بھی یہ

مختلف عدوتوں میں پھیل گئے تھے، اور ہر عدوتے میں انہوں نے احادیث بیان کیں، اب ہر شہر کے پاس اپنے اپنے علم پر احادیث موجود ہیں۔“

ایک روایت میں یہ ہے کہ آپ نے فرمایا:

”صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے فروع میں اختلاف کیا اور مختلف علاقوں
تشریف لے گئے، دوران میں سے ہر ایک راہِ حق پر ہے۔“

6-7-1944

”ولفک اللہ یا ابا عبد اللہ“ ”اے ابو عبد اللہ، اللہ آپ کو بھلائی کے کاموں کی توفیق دیتا رہے۔“

۱۰۔ لک کا تمام چار اسلامیہ میں تمام مسلمانوں کو موعا کی پابندی کروانے سے انکار کرے۔
آپ کے ورغ و تقویٰ کی نشاندہی کرتا ہے۔

اس کتاب میں ہر ایک کا ضرور اسلوب یہ ہے کہ وہ اپنے باب کا عنوان لکھتے ہیں۔ پھر ان احادیث کو بیان کرتے ہیں جن کی اسناد نبی کریم ﷺ تک پہنچتی ہیں۔ چوتھی جماعت صحابہ و صحابیات عظام کے نقل مراد و لغات و آثار کرتے ہیں۔ پھر وقت و مقام و اسباب میں بتا کر دیتے ہیں۔ پھر کتاب لفظیہ میں آپ نے فی المسحاحۃ کا باب، اندھ، اس کی طرح کتاب جمعہ میں آپ نے باب ما حاء فی لاصات بروم الجمعة والإمام بحصب کا باب، اندھ۔ یہ طرز عمل اس کتاب میں جاری نظر آتا ہے۔ اس وجہ سے یہ محمد بن عمر کو کافی کہتے ہیں۔

”مطوٰا، لک میں تین ٹروس کل ہیں اور سات سوا حدیث ہیں۔“

پیشہ و مسدود ہاں خبر مسدود فرماتے ہیں

”موطا امام مالک، صاحب کتاب اور ان کے مقصدین کے نزدیک ایک صحیح کتاب ہے
 ہر جو اس کے کہ اس میں مرسل منقطع وغیرہ کو بھی حجت بنایا گیا ہے۔ لیکن اُمر شراط کی روشنی میں
 یکمیں تو یہ نظر نہیں آتا۔ امام مالک اور امام بخاری کی ذکر کردہ منقطع احادیث میں فرق یہ ہے کہ موطا
 کی منقطع اشرف وقات امام مالک کی مسود ہوتی ہیں اور ان کے نزدیک حجت ہیں۔ جبکہ صحیح بخاری
 میں منقطع کی اس قدر تخفیف کی عرض سے حذف کیا جاتا ہے۔ بشرطیکہ اس کا ذکر کسی دوسری جگہ وصل کے

ایک نسخہ میں مذکور ہے کہ مولانا ابوالخیر محمد بن ابی بکر بن ابی شیبہ نے اس کتاب کو تصنیف کیا ہے۔ یہ کتاب مولانا ابوالخیر محمد بن ابی بکر بن ابی شیبہ نے تصنیف کی ہے۔ یہ کتاب مولانا ابوالخیر محمد بن ابی بکر بن ابی شیبہ نے تصنیف کی ہے۔

مطالعہ کے مرتبہ کے بارے میں اہل علم کا اختلاف ہے۔ بعض حضرات کا خیال ہے کہ یہ بیسیں
 ہجری سے بعض، اے ن کے برابر قرار دیتے ہیں۔ بعض حضرات کا کہنا ہے کہ اس میں موجود مرفوع
 بعض صحیحین کی احادیث کی طرح میں جہت کے علاوہ دوسری احادیث کا درجہ وہی ہوگا جو وہ
 ہیں۔ ایک جماعت کی رائے یہ ہے کہ صحاح امام مالک کا درجہ صحیح مسلم کے بعد ہے۔ یہ تحری قول ریادہ
 ہجری اور رائج ہے۔ بہر حال حدیث کے میدان میں دوسری صدی کے حسب دس میں پہلی کی کتابوں
 میں سب سے قدیم کتاب ہونے کا درجہ مطالعہ امام مالک کو حاصل ہے۔ بیستہ یا مروجہ کتاب بنی عسکین
 بن علی بن ابی طالب کا مجموعہ حدیث جو پہلی صدی سے تھرا اور دوسری صدی کے شروع میں منسب شہزادہ
 آباد اسے تالیف حدیث میں قدامت حاصل ہے۔

مطالعہ امام، ملک کا شمار اس زمانے کی جامع ترین کتابوں میں ہوتا تھا یہاں تک کہ امام شافعی رحمہ اللہ فرمایا: ”روئے زمین پر کتاب اللہ کے بعد سب سے صحیح کتاب امام، ملک کی موطا ہے۔“

امام، ملک سے موطا کو نقل کرنے والوں میں مدینہ، مکہ، مصر، عراق، بحر کش، سندس، قیروان، تیونس و بلاد شام کے بہت سے محدثین شامل ہیں۔ یہ کتاب اسلامی دنیا میں پچھلی دو ایک حق خدا نے اس سے استعارہ دیا۔ اس کی بہت سی شروحات بھی لکھی گئی ہیں۔ موطا امام، ملک اپنی مرتبہ شامع ہو چکی ہے۔ اس کا سب سے عمدہ نسخہ محمد نواز عبد ہانی کی تحقیق کے ساتھ بڑے سار کی دو جلدوں میں 1351ء میں قاہرہ کے ادارہ المکتب العربیہ سے شائع ہوا تھا۔

8. مصنف عبدالرزاق:

حافظ ابو بکر عبدالرزاق بن ہمام بن نافع صیروی منجانی ثقہ علماء میں سے ایک ہیں۔ آپ کی پیدائش 136ھ میں ہوئی۔ آپ نے بیس سال کی عمر میں علم حاصل کرنا شروع کیا، آپ نے سات سال تک صومعہ بن راشد کی ہم نشینی اختیار کی۔ آپ تجارت کے لیے باداشم میں تشریف لے گئے اور پھر حج کی سعادت بھی حاصل کی۔ اس دوران آپ کو ابن حریق، عبداللہ بن عمر، عبید اللہ بن عمر، عبداللہ بن سعید بن

جن ہندوؤں نے یزید، وزاعی، مامک، سفین، قاری، سفین بن عبیدہ اور بہت سے علماء کے قتل ہوئے کا موقع ملے۔ آپ کے شیوخ میں سے بن عبیدہ اور آپ سے ہم عصر حضرات میں واقعہ ان کے آپ سے روایت کی ہے۔ آپ سے روایت کرنے والوں میں امام احمد بن حنبل، رقی بن رباح، علی بن مدینی، بوشیمہ اور بہت سے لوگ شامل ہیں۔ ہر دور و زمانہ سے آپ سے پاس حاصل ہو کر رہے تھے۔ ایک مرتبہ کسی مام احمد بن حنبل سے پوچھا کہ یہ آپ نے حدیث کے معانی میں مہدار رقی سے بہتر کسی کو دیکھا ہے؟ انہوں نے فرمایا: ”نہیں“۔

محمود بن احمد مہدار رقی سے روایت میں فرماتے ہیں

”مہدار رقی اس قدر ترقی میں تھے کہ ان کے پاس ہر دور و زمانہ سے پاس حاصل ہونے والے تھے۔“

ابن اسیری فرماتے تھے

”میں عبد الرزاق تک پہنچنے کے لئے اپنی سواری کو تھکا دوں گا۔“

بعض لوگوں نے عبد رزاق پر تشیع کا الزام لگایا ہے اور انہیں اس مسئلہ پر بدست حالی قرار دیا ہے۔ جبکہ علماء نے ان سے اس الزام کو دور کیا ہے۔ ایک مرتبہ عبد بن عبد بن احمد نے اپنے والد مام احمد سے مہدار رقی کے بارے میں پوچھا تو شیخ نے تعلق رکھتے تھے اور اس بارے میں افراط کا شکار تھے اس پر مام احمد نے کہا کہ میں نے قون سے اس قسم کی کوئی بات نہیں سنی۔

حضرت سلمہ بن شیبہ فرماتے ہیں کہ میں نے مہدار رقی کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ نہ کی قسم ابھی میرے دل میں یہ بات پیدا نہیں ہوئی کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما سے افضل تھے۔ لہذا حق حضرت ابو بکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم پر حرم فرمائے جو شخص ان سے محبت نہ کرے وہ مومن نہیں ہو سکتا۔ وہ یہ بھی فرمایا کرتے تھے کہ مجھے اپنے تمام علم میں سب سے زیادہ پھر وہاں حضرت کی محبت پر ہے۔

ابو ابراہیم کہتے ہیں کہ میں نے عبد الرزاق کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ شیخیں کی فضیلت اس وجہ سے ہے کہ حضرت علی نے خود انہیں اپنے اوپر فضیلت دی، اگر حضرت علی انہیں اپنے اوپر فضیلت نہ دیتے تو میں بھی انہیں حضرت علی سے افضل نہ سمجھتا۔ میرے گلیں پس کے لئے یہی بات کافی ہوتی کہ میں حضرت علی سے محبت کا دعویٰ نہ کر سکوں اور ان کے قول کی مخالفت بھی نہ کروں۔

ابن اسیری فرماتے ہیں کہ بہت سی حدیث منقول ہیں۔ بہت سے ثقہ محدثین ان سے روایت کی ہیں۔ ابیہ بعض اہل علم نے انہیں تشیع کی طرف منسوب کیا ہے۔ مام احمد بن حنبل سے روایت کی ہے۔ ہانی بن قیس۔ زند بن کے آخری ایام میں ان کی بیانی ختم ہو گئی تھی۔ ان کی جہاں سے فرما جانے کے بعد ان کی بیان کردہ احادیث کو محدثین نے ضعیف قرار دیا۔ مام احمد بن حنبل نے ان کے چند منکر حدیث سے ان سے منقول سب روایت کو ملنے کے قابل بحث قرار دیا ہے۔ مام احمد بن حنبل کا انتقال ۱۹۱ھ میں ہوا۔

امام مہدار رقی کا شمار ان لوگوں میں ہوتا ہے جنہوں نے احادیث کو جمع کیا، انہیں یاد کیا، انہیں محفوظ کیا اور انہیں کتابوں میں منظم کیا۔ مام احمد بن حنبل فرماتے ہیں کہ مہدار رقی جب حجاز میں تھے تو انہوں نے کاپی ہندی سے متاثر ہو کر یہ کہتے تھے۔ مام احمد بن حنبل کہتے ہیں کہ مہدار رقی نے یہ بیانی اور جامع کتاب تالیف کی۔ مام احمد بن حنبل کا خزانہ ہے۔

مہدار رزاق نے اپنی ”مستطاب“ واجب علم پر ترتیب دیا ہے۔ کتاب میں سب سے پہلے کتاب الطہارۃ، بعد کتاب النہی، پھر کتاب صلاۃ ہے۔ آخر میں یہ کتاب ’ایضاح‘ ہے۔ ہر کتاب سے بہت سے ابواب ہیں اور ہر باب میں نبی کریم ﷺ کی حدیث مرفوعہ، صحابہ کرام کے اقوال و افعال اور بہ اوقات تابعین کے قول و افعال مکمل سند کے ساتھ نقل کیے گئے ہیں۔

بالا ختم، اشب یہ کتاب انتہائی مفید اور جامع کتاب ہے، جس میں حدیث اور آثار کا ایک ذخیرہ درج ہے۔ اس میں (21023) احادیث درج ہیں۔ یہ کتاب گیارہ جلدوں میں شائع ہوئی ہے۔ اس پر محدث عظیم حبیب الرحمن اعظمی کی تحقیق و تخریق اور تحقیق موجود ہے۔ اسے محسن علمی، بیروت نے شائع کیا ہے۔

9. مسند امام احمد بن حنبل:

امام احمد بن حنبل کا پورا نام ابو عبد اللہ محمد بن محمد بن حنبل بن ہلال بن اسد شیبانی مروزی بعد دی ہے۔ جب آپ کی والدہ حاجت حمل میں تھیں تو ”مسرو“ سے بغداد تشریف لے گئیں۔ دور آپ کی پیدائش بغداد میں ربیع الاول کے مہینے میں 164ھ میں ہوئی۔ آپ نے بغداد میں پرورش پائی اور وہیں علم حاصل کیا۔ آپ کے والد آپ کے بچپن میں ہی انتقال کر گئے تھے۔ بغداد میں آپ کو بہت سے اہل علم سے استفادہ کا موقع ملا کیونکہ ان دنوں بغداد عباسی سلطنت کا دار الخلافہ و رسم و دانش کا مرکز

تھا۔ امام احمد نے صرف بغداد کے علماء سے کسب فیض پر کتفا نہیں کیا بلکہ دوسرے علاقوں کے محدثین کے پاس بھی حاضر ہوئے۔ آپ نے حدیث کی طلب میں کوفہ، بصرہ، مکہ، مدینہ، جزیرہ، دریں، خرمسان وغیرہ کا سفر کیا اور پانچ مرتبہ حج کی سعادت حاصل ہوئی جس میں سے تین مرتبہ آپ نے پیر جعفر فرمایا۔ اس سفر کے دوران آپ کو بہت سے محدثین سے کسب فیض کا موقع ملا۔ میں بشر بن مفصل، اسماعیل بن سنیہ، غیاث بن عیینہ، یحییٰ بن سعید القطان، ابو داؤد الطیالسی، امام داؤد اور دوسرے حضرات شامل ہیں۔ آپ سے روایت کرنے والوں میں سے امام بن ربیع، امام داؤد، امام شافعی، پرید بن ہاشم، یحییٰ بن معین، علی بن مدینی، صالح بن علی، احمد بن حنبل، یوسف بن یزید، یحییٰ بن خالد اور دوسرے حضرات شامل ہیں۔ امام احمد بن حنبل انہی میں سے ہیں جو کتب عام سے محبت کرنے والے عالم دین تھے۔ یحییٰ بن یونس نے ان کا نام "مندیہ" دیا ہے۔

اور ایک مرتبہ فرمایا

امام احمد بن حنبل اس امت کے بڑے جہاد و شہداء میں سے ایک تھے۔ امام شافعی جتے تھے۔ میں بغداد سے اس حال میں نکلا کہ وہاں کوئی شخص امام احمد بن حنبل سے روایت نہ کر سکتا تھا اور امام احمد بن حنبل فرماتے تھے کہ امام احمد بن حنبل نبی کی سنت اور بعدی کے کاموں میں دشمنی رکھنے والے امام اہل رض تھے۔ امام محمد بن ہارون قدس فرماتے ہیں کہ امام احمد بن حنبل اپنے تقویٰ و بزرگوں میں سے اس مقام پر کھڑے تھے۔ آپ کو اس کا کھانا دینا نہ ہوا تھا۔

ابن حبان فرماتے ہیں کہ امام احمد بن حنبل مضبوط حافظہ والے، مہارت والے، فقیہ تھے اور انہی کی عبادت گزرتے تھے۔ اسی دنیا میں امام احمد بن حنبل کو عظیم مقام حاصل ہوا جس کی وجہ سے دس دور دراز کے فاصلے طے کر کے آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے۔ یہاں تک کہ امام ابو یوسف محمد بن جریر طبری، امام احمد سے سماع کے لیے بغداد کی طرف روانہ ہوئے لیکن راستہ میں ان کا امام احمد بن حنبل کی اطلاع ملی۔ امام احمد بن حنبل ایک سختی رہبر متواضع و خوش مزاج انسان تھے۔ آپ کو عہدہ قضایٰ پیش کی گئی لیکن آپ نے اس سے انکار کر دیا۔ آپ اقل اقتدار کے ہوا اور تنہا کو قبول نہیں کرتے تھے۔ ہمیشہ حق بات کہتے و حق کہنے میں کسی نہ پروا نہ کرتے تھے۔ قرآن مجید و کلام اللہ کہے و اس کے مقلوب ہونے سے انکار پر آپ کو بظہر ظہر و شفقت کا سامنا کرنا پڑا، چونکہ خیرہ وقت ناموں اس مسئلہ میں آپ سے مختلف رائے رکھتا تھا۔ امام احمد اپنے مسلک پر قائم رہے اور بہت

اس میں سے ان کے لیے ایک قید و بند اور محدودیتیں بھی برداشت کرنا پڑیں، آپ نے یہ سب سہیما و سہیما سے رد کر دیا۔ آپ کے اس موقف کا ہم علم سے بہت سراہا اور آپ نے قند و منہ میں پسند سے رد کر دیا۔ یہاں تک کہ علی بن المدینی فرمایا کرتے تھے کہ امام احمد بن حنبل نے ابو بکر رضی اللہ عنہما کے مقابلے میں اور امام احمد بن حنبل کو اس فتنہ کے مقابلے میں امت کو حاکم بنی۔ متوکل کے زمانہ خلافت میں امام احمد بن حنبل نے آپ سے اس آزمائش کو دور کر دیا و رضیفہ۔ آپ کے مقام و مرتبہ کے مطابق آپ کے ساتھ سلوک کیا۔

امام احمد بن حنبل کا انتقال ۲۴۱ھ میں بغداد میں ہوا۔ آپ کے جنازہ میں دس کھلماء و عابد و عوام نے شرکت کی۔ امام احمد بن حنبل نے اپنی روزگار و حقیقتیں مار لی تھیں۔ امام احمد بن حنبل کی تاریخائے حیات میں سب سے زیادہ مشہور کتاب "مسند" ہے۔ مسند احمد بن حنبل عام اسلام میں تالیف کی گئی ہے۔ بڑی کتاب اور تیسری صدی کے شروع تک تالیف کی کتاب احادیث میں سب سے زیادہ احادیث پر مشتمل کتاب ہے۔ امام احمد بن حنبل نے اس کتاب کی ترتیب میں دوسرے محدثین نے مختلف سووب اختیار کیا ہے۔ انہوں نے اپنی کتاب کو صحابہ کرام کے ناموں کے اعتبار سے ترتیب دیا ہے جیسا کہ ہاقی مسند میں ہوتا ہے۔ امام احمد بن حنبل کی مسند مالک ذکر کیا ہے۔ مسند احمد بن حنبل اچھی مسند و احادیث ہے۔ اس کتاب کے ترتیب دیا اور اس میں تیس ہزار کے ایک جگہ احادیث ہیں۔ جس صحابہ نامی مسند میں اس میں موجود ہیں۔ یہ قند و منہ سو کے قریب ہے۔ یہ مقابلہ کرتے کہ امام احمد نے اپنی کتاب میں صحابہ نامی تالیف کی نقد و ذکر نہیں کیا جیسا کہ امام مالک نے اپنے سوطا میں کیا ہے۔

مسند احمد میں صحیح حسن اور ضعیف تینوں طرح کی احادیث موجود ہیں۔ اس میں ایسی احادیث بھی ہیں جنہیں صحیح سن میں نقل کیا گیا اور اس میں ایسی صحیح حدیث بھی ہیں جو صحاح ستہ میں موجود نہیں۔ اس میں موجود حسن اور ضعیف احادیث بھی قابل محنت ہیں۔ امام سیوطی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مسند احمد میں موجود احادیث مقبول ہے کیونکہ مسند احمد کی ضعیف حدیث بھی حسن کے قریب ہے۔

یہ بات قابل ذکر ہے کہ امام احمد بن حنبل نے اپنی مسند کی احادیث جمع کرنے میں انتہائی محنت فرمائی ہے۔ انہوں نے صرف اس راویوں کی روایات لی ہیں جن کی صداقت و دیانت ان کے ہاں ثابت شدہ تھی۔ احادیث کے انتخاب میں باریک بینی اور رجس کے احوال کے تتبع نے مسند احمد کو کتب

امام حافظ محمد الدین ابوالسعد ابومبارک بن محمد بن شیر حرزی (544-606ھ) نے اس کتاب میں احادیث کی بنیادی کتابوں کو جمع کر دیا ہے، جن میں صوط امام مالک، صحیح بخاری، صحیح مسلم، سنن ابی داؤد، سنن انسائی، سنن ترمذی شامل ہیں۔ انہوں نے اس مجموعے میں سنن ابن ماجہ کو نہیں لیا۔ ابن اثیر نے احادیث کی پوری اس فہرست میں کس جگہ صحیحی راوی کے نام پر لکھ دیا ہے، اور احادیث کو ابواب فقہ کی ترتیب پر لکھ دیا ہے اور کتاب میں موجود مختلف کتب کی حروف تہجی کی ترتیب پر درجہ بندی کی۔ ہر حرف کے تحت کئی کتابیں ہیں مثلاً۔ حرف ہمزہ کے تحت دس کتابیں ہیں، جو کتاب

صوبہ کے تقریباً ایک رابع کو تم کر دیا تھا۔

3. الترغيب والترهيب:

4. رياض الصالحين:

مجھے نہیں جو کہ میں ہادیث صحیحہ پر مشتمل یہ مختصر مجموعہ تالیف کروں جو یک مسلمان سے لئے آخرت کی راہ دکھانے والا ہو۔ اس میں ظاہری اور باطنی آداب جمع ہوں۔ ترغیب و ترہیب پر مشتمل احادیث کا جامع ہو۔ اس میں ساری کتب کے تمام آداب جیسے زہد، ریاضت نفوس، تہذیب الاخلاق،

یہاں پہلی جلد میں موجود اہانت شیر کے عظیم الشان مقدمہ کا ذکر بھی ضروری ہے جس میں
مہربان نے اصول حدیث و احکام حدیث کو بڑی وضاحت سے بیان کیا ہے۔ اس طرح علوم حدیث،
انواع حدیث و طرق حدیث کا مفصل بیان اس میں آگیا ہے۔ نیز انہوں نے کتب متہ کے مؤلفین
کے حالات و رات تک اپنی اسناد پر تحقیقی روشنی ڈالی ہے۔ کوئی محقق طالب علم اس مقدمہ سے مستغنی نہیں
ہو سکتا۔ جامع اصول 1974ء میں شیخ عبدالغادر رنا واد کی تحقیق کے ساتھ چارہ جلدوں میں دمشق
سے شائع ہوئی تھی۔

قاضی اعظم شرف الدین بہتہ مدد بن عبد الرحیم ابن باری قاضی حماد (629 738ھ) نے "تخریج اصول فی احادیث الرسول" کے نام سے جامع اصول کی کانٹ چھانٹ کی اور بعض ابواب کو دوسرے ابواب میں ضم کر دیا، اس میں تین وائے تکرر کو ختم کیا، اور شرح الغریب اور اغراب

یہ ہے جو کہ ایک نیا دور ہے۔ یہ ہے جو کہ ایک نیا دور ہے۔ یہ ہے جو کہ ایک نیا دور ہے۔

2 أحكام الأحكام شرح عمدة الأحكام

میں نے (159) احادیث ہیں۔ یہ کتاب ارمیو نے سفر کی یہ جہ میں محمد حامد اسی کی تحقیق کے
تہ 1351ھ میں شائع ہوئی تھی۔

3. المستقى من احبار المصطفى

6. بیل الاوطار شرح منقذی الأحبار من أحادیث سید الاحبار
 ۱۱۱۱ کے چیت جس میں محمد بن علی بن محمد شاکر (م ۱۲۵۶ھ) کی یہ کتاب دراصل بن
 تیمیہ کی کتاب 'مستی' کی شرح ہے۔ درمشافہ اپنی کتاب کے مقدمہ میں لکھتے ہیں

بلوغ المرام من أدلة الأحكام:

”میں نے اس کتاب کی شرح میں اختصار کا راستہ اختیار کیا ہے اور بہت سی ایسی تحریفات اور مباحث کو ذرا نہیں یا جو طوطا کا، عث بن سکتی تھیں۔ حاس طور پر یہ مقامات میں جہاں اختلافات ملے ہیں۔ اب اس مقامات جہاں وہ اور وہاں مختلف کثرت ہے وہاں میں سے بھی خوب بحث تجلیص اور طوطا سے کام لیا۔ آپ کی خدمت میں یہ یہی کتاب پیش کی جارہی ہے جو سینوں کے استاد کا سب ہوگی اور دلیل و برہان کے راستوں پر جاوہ پیا ہوگی۔ خواہ جمہور کو اس سے اختلاف ہی کیا نہ ہو۔ جس چیز کو میں حق سمجھتا ہوں جہاں تک مجھ سے ہو سکا میں نے اس کی تائید و نصرت کی ہے۔ میں نے اس کو اس بات پر آمادہ کرنے کی کوشش کی ہے کہ تعصب سے ہر تر رہے جو کہ ہمارے کا

پیش خمیدہ ہے۔ متن مقامات پر اختلاف علامہ نہیں وہاں میں نے حدیث کی حالت بیان کی ہے۔
 احادیث کی تشریح پر کثافت کیے ورنہ کتاب میں وارد دوسری احادیث سے اس کے لیے یہ کتاب
 کتاب میں مذکور نہیں۔ کیونکہ میں جانتا ہوں کہ اس سے اکثر عقل حائس حدیث و سنت و دین
 میں نے ویوں کا تصرف کرانے میں طوط سے کام نہیں لیا۔ بہت سی جگہ پر تفسیر کے لیے
 روکی کا نام دیا ہے کہ انھوں کا تذکرہ کرتی جاتا ہے۔ خاص طور پر ان میں جہاں تحریف، تحریف
 کا مذہب و... جس جگہ کسی کا مرقع نہ نامہ وری تھا میں نے اس کے ساتھ نقل کیا۔
 مختلف و مضرت تھی تو میں نے اس کے ساتھ یہ تصدیق دیا ہے۔ وہاں کا نقل ہے کہ
 بعد میں کا عقب کرنے میں نہ وقت تھی وہیں اس کا عقب کی بات اور میں نے اس کا
 کلام کیا ہے جہاں سکوت بہتر تھا۔

حاصل کلام یہ کہ اس کتاب میں احادیث احکام سے متعلق تمام اہم احادیث اور روایات کو
 جگہ دی گئی ہے۔ حدیث غریبہ کی تفسیر، فقہ حدیث، روایات کے مدد سے، اصول احادیث، احادیث
 فرعی احادیث اور ان کے اقوال جو منظور پر کتاب میں نہیں ملتے یہ سب سچا اس کتاب میں آیا
 ہے۔ یہ کتاب کئی مرتبہ آٹھ صدوں میں شائع ہو چکی ہے۔

7. الموجز فی احادیث الأحکام:

ڈاکٹر محمد عیاض خطیب کی یہ کتاب 1975ء میں دمشق یونیورسٹی سے شائع ہوئی تھی۔ اس
 عیاض خطیب دمشق یونیورسٹی کے کایہ شریعہ میں علوم حدیث کے پروفیسر ہیں۔ اس کتاب میں کتاب
 نکاح، کتاب طلاق، کتاب یتیم، کتاب اجمالیات، کتاب الزکوٰۃ، کتاب الجہاد، کتاب
 الطہارہ، کتاب الصیاد، کتاب الذبائح، کتاب النہای، کتاب الایمان، کتاب الفہم، کتاب
 الفقہ، کتاب الشہادات، کتاب مدعاوی، در کتاب الہدایات سے متعلق احادیث کو جمع کیا گیا ہے۔
 اس مقدم پر مناسب معلوم ہوتا ہے کہ حدیث کی اہمیت، کتب کی اس شروعات کا ذکر فرمایا جائے۔
 احادیث احکام و دوسری حدیث کی شرح میں بیادو نے فائدہ حاصل ہے۔ ان میں ایک تو امام
 ودی کی شرح صحیح مسلم ہے و دوسری ابن حجر مقدسی کی فتح مبارکی شرح صحیح البخاری ہے۔ یہ دونوں
 کتابیں مٹی اور اسلامی سائیکلو پیڈیا کی حیثیت رکھتی ہیں ورنہ اس سورت پر احادیث احکام میں مشغول
 ہونے والا باعث ان سے مستغنی نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح حدیث اور فقہ سے متعلقہ سیر حاصل معلومات

میں موجود ہیں۔ ان میں بہت سے قیمتی علمی قواعد و دقیق مسائل اور ایسی شاندار مباحث موجود ہیں
 اور روایت کی جامع ہیں۔

(۱) الفاظ حدیث کی مشہور معاجم:

الجامع الصغير من حدیث البشير النذير:

اس کا فقہ حاکم ابن عبدین مہدی الخلیف بن ابی بکر سیوطی (849-911ھ) کی یہ کتاب معجم
 حدیث میں سب سے جامع کتاب ہے۔ امام سیوطی نے اسے حوالہ دیا ہے کہ ترتیب یہ ہے۔ انھوں نے
 اس کتاب کو تیس کتابوں میں تقسیم کیا ہے۔ اور اس میں اس حدیث کو جو اس نے حدیث
 سے جدا کر دیا ہے۔ نقل میں صرف اس حدیث کی ہے۔ یہ کتاب بڑے سادہ و سلیس انداز میں تیار فرمایا
 دہلی ہے۔ اور اس سے حوالہ دیا ہے اس کی شروعات میں کہیں ہیں۔ یہ ان کی مشہور اور آسان کتاب
 ہے۔ دینی جامع کا ہے جس سے مستغنی نہیں ہو سکتا۔

ذخائر الموارث فی الدلالة علی مواضع الحدیث:

شیخ امام حارف مد مدینہ منی، امیل، ہمسی خلی و شقی (1050-1143ھ) نے اس

کتاب میں اس میں سات کتابوں میں موجود احادیث کی طرف توجہ دینا ہے		
۱۔ موعظہ امام مکی	۲۔ صحیح بخاری	۳۔ صحیح مسلم
۴۔ سنن ابی یزید	۵۔ سنن ترمذی	۶۔ سنن ابن ماجہ
۷۔ سنن ابی داود		

انہوں نے اس کتاب کو صحابہ کرام کی مسانید کے اعتبار سے ترتیب دیا ہے۔ اور ہر صحابی
 کے بارے میں تعداد سات کتابوں میں موجود ان احادیث کی اطراف ذکر کی ہیں جو اس صحابی سے
 منقول ہیں۔ وہ سب سے پہلے حدیث کا پہلا حصہ ذکر کرتے ہیں پھر اس کی تخریج کرنے والے کا
 نام اور پھر اس کے حوالے سے کتاب و روایت ذکر کرتے ہیں۔ یہ کتاب درمیانے سائز کی
 چار جلدوں میں تیار کی گئی ہے۔ اس کا ایک پرنٹنگ ۱۹۷۴ء میں قاہرہ کی جعیتہ النشر
 و التایفہ نے شائع کیا تھا۔ اس کتاب میں بارہ ہزار فقہین و ائمہ (17302) اطراف
 احادیث ہیں۔ یہ انتہائی اہم کتاب ہے۔ تمام حدیث میں مشغول کوئی شخص اس سے یہ نہیں
 ہو سکتا۔

میں۔ اس کتاب کا اختتام پید شہد رانا تھا۔ یہ کتاب میں بارہ کتابوں کے بارے میں معنویت آئی۔ اور اس کے درجہ کا اثر کیا ہے۔ یہ شمس تہا یہ اور ائمہ میں صرف تہا یہ تھا۔ یہ بھی ذکر کیا ہے۔ انہوں نے بعض احادیث موضوعہ کو اب فقہ نیران سے متعلق صحیح، ضعیف، اور مذبذب احادیثہ بھی ذکر کیا ہے۔ یہ کتاب بڑے بڑے محدثوں میں اندیشہ قیاسی سے ناواقف اور بارہ کتاب شائع ہوئی تھی۔ اس کے آخر میں حروف الفبا سے لے کر آخر تک کی کتاب شائع ہوئی ہے۔

(و) موضوع احادیث دوران کے وضعین کے بارے میں لکھی گئی مشہور کتابیں

1. تذکرۃ الموضوعات:

ابوالفضل محمد بن طبرقندی (448-507ھ) نے یہ کتاب مرتب کی۔ یہ کتاب احادیث حدیث کو ذکر کرتے ہیں۔ انہوں نے اس کے راوی پر جرح کرنے والے امام کا ذکر کرتے ہیں۔ یہ کتاب ۱۲۶۰ میں شائع ہوئی تھی۔

2. اللآلی المصنوعة فی الاحادیث الموضوعية:

حافظ عبد الدین سیوطی (849-911ھ) نے اس کتاب کو ابواب فقہ اور موضوعات کے اعتبار سے تالیف کیا ہے۔ وہ پہلی حدیث ذکر کرتے ہیں۔ انہوں نے اس کے بارے میں پانچ جہات سے نوں عمدہ تہا یہ کرتے ہیں۔ پھر وہ اس کے وضع اور وضع کے مزاج کا بھی کرتے ہیں۔ یہ کتاب سی مرتبہ دو جلدوں میں شائع ہو چکی ہے۔

3. تنزیہ الشریعة المرفوعة عن الأخبار الشنیعة الموضوعية:

ابو حسن علی بن محمد (بن عراق) (۹۲۶ھ) نے یہ کتاب ابواب کے مطابق ترتیب دی گئی ہے۔ یہ کتاب دو جلدوں میں مصر سے 1378ھ میں شائع ہوئی تھی۔

4. المصنوع فی معرفة الموضوع:

محدث شیخ طاعی القاری (م 1014ھ) کی اس کتاب کو "الموضوعات الصغریٰ" بھی کہتے ہیں۔ یہ کتاب دمیہ کے سرکاری ایک جلد میں شیخ عبد الغنی بن عبد الغنی کے ساتھ 1969ء

میں۔ اس کتاب میں بارہ کتابوں کے بارے میں شائع ہوئی تھی۔ طاعی القاری نے "الاسرار الموطوعة فی اخبار الموضوع" کے نام سے بھی ایک کتاب لکھی ہے جو اس وقت تک شائع نہیں ہوئی ہے۔ یہ کتاب محمد الصباح بن خلیل کے ساتھ 1971ء میں بیروت کے دارالادبہ اور موسسہ الرسالہ سے شائع ہوئی تھی۔

(ز) اختلاف احادیث پر لکھی گئی مشہور کتابیں

1. تأویل مختلف الحديث:

امام ابو عبد اللہ بن مسلم بن قتیبة (13۰-276ھ) نے اس کتاب میں مفسرین احادیث کے اختلافات کا بیان کیا ہے جس کا یہ الزام ہے کہ اصحاب حدیث نے متعارض و متناقض احادیث کو نقل کیا ہے۔ علامہ دینوری نے ان احادیث کو جمع کیا ہے جن میں بظاہر تعارض نظر آتا ہے۔ پھر اس کی صورت بتائی اور شبہات کا ازالہ فرمایا۔ اور ان صحیحہ و مسلک کو بھی حل کیا ہے۔ انہیں صحیحہ و متفقہ نظر آتا ہے۔ یہ کتاب دمیہ کے بارہ جلدوں میں ۱۲۶۰ھ میں مصر سے شائع ہوئی تھی۔

2. مشکل الآثار:

محدث فقیہ ابو حفص احمد بن محمد حمادی (23۰-۳2۱ھ) نے یہ کتاب ۱3۶۳ھ میں ہندوستان سے شائع ہوئی تھی۔

3. مشکل الحديث وبیانه:

امام محدث ابو عبد اللہ بن کثیر (بن ابی زید) عساری اصہب (م 40۲ھ) نے یہ کتاب درمیانے سائز کی ایک جلد میں 1362ھ میں ہندوستان سے شائع ہوئی تھی۔

(ح) حدیث کے نسخ و منسوخ کے بارے میں لکھی گئی اہم کتاب

1. الإعتبار فی الماسخ والمنسوخ من الآثار:

امام حافظ ابو عبد اللہ بن مہدی حارثی ہمدانی (۹48-۹84ھ) نے یہ کتاب اپنی موضوع میں لکھی گئی جامع ترین کتاب ہے۔ اس کتاب کو ابواب فقہ کے مطابق ترتیب دیا گیا ہے۔ اور ہر باب میں ایسی احادیث ذکر کی گئی ہیں جن میں بظاہر تعارض نظر آتا ہے، ان کے بارے میں علماء کے قواسم و دیگر

کرنے کے ساتھ ساتھ ناخ و منسوخ حادیث کی نشاندہی بھی کی گئی ہے۔ عام طور پر صاحب کتاب اپنے رائے پیش کرتے ہیں۔ درقواں کے درمیان ترجیح کا فیصلہ ہی اسے دینا ہے۔ صاحب کتاب دایب قیمتی علمی مقدمہ سے شہادت کیا ہے جس میں اس مقدمہ کا شمار درمیانہ درجہ پر واقع ہو گیا ہے۔ یہ خصوص ترجیح و اہمیت سے درجہ ترقی کو بھی بیان کیا ہے۔ یہ کتابانی مقدمہ شائع ہو چکا ہے۔ اس کا سب سے عمدہ پیدائش کا رعب طبع صلیبی کی کتابت ہے۔ سال 1946ء میں حادیث سے شائع و نشر۔

[illegible]

(ک) علل حدیث کی انہم کتاب

1 کتاب علی الحدیث

حافظ عبدالرحمن بن ابی حاتم الرازی (240-327ھ) نے اس کتاب کو ابواب پر ترتیب دیا ہے اور اسے طے حدیث میں سے کتاب یہ کتاب سب سے جامع کتاب ہے۔ یہ کتاب ائمہ دین میں سے 343 احادیث میں شائع ہونے والی ہے۔ اس میں موطا احادیث کی تعداد دو سو و آٹھ سو چالیس (2840) ہے۔

(ل) رواة کے بارے اہم کتب:

١. تذكرة الحفاظ.

امام حافظ محمد بن احمد بن عثمان الذہبی (673-748ھ) نے اس کتاب کو راویوں کے طبقات کے اعتبار سے تصنیف کیا ہے۔ انہوں نے پہلے سی پر مروجہ تابعین پھر بعد میں آنے والے حضرات پر مشتمل کئی بارہ حقیقت رائے، جو مسلم کے بعد ان زمانے سے آئے، حفاظ جہاں الدین یوسف بن عبد الرحمن حرلی (654-742ھ) تک کے تذکرے پر مشتمل ہے۔ انہوں نے اس کتاب میں اپنے شیوخ کا تذکرہ بھی کیا ہے۔ اس طرح ان کی اس کتاب میں مذکور شخصیات کی

امام محمد الدین بواسعادات مبارک بن محمد (ابن الاثیر جزری) (544-606ھ) کی یہ کتاب غریب حدیث میں جامع ترین و مشہور ترین کتاب ہے۔ اس میں انہوں نے اپنے سے پہلے ماہرین محدثوں کے ساتھ اپنی عظیم کاوش و کوشش کے سہم و بخشی جمع کر دی ہے۔ اسے انہوں نے حرف حق کے مطابق ترتیب دیا ہے۔ اسے پیچھے غریب حدیث کے معنی میں وہ کو ذکر کرتے ہیں۔ پھر اس حدیث کو اترتے ہیں جس میں وہ غلط استعمل ہو۔ پھر اس کا معنی بیان کرتے ہیں اور حدیث و حجت سے اس کے ثواب پر روشنی ڈالتے ہیں۔ ان امور کی وجہ سے یہ کتاب بہت سے علمی فوائد کی جامع ہو گئی ہے۔ یہ کتاب فی مرتبہ چار

۱۔ "تذکرہ" میں ہے۔ "وراس کا نام" المعنی عن حمل الأسفار فی الأسفار
فی بحر بیح ما فی الإحياء من الأحبار "رکھ ہے۔ جہاں اس نے بحر قی سے روپا نے
ان احادیث کی بھی تخریج کی ہے۔

6 مناهل الصفا فی تخریج احادیث الشفا:

۱۔ حافظ جمال الدین سیوطی نے اس کتاب میں قاضی عیاض (م ۷۵۹ھ) کی "صفا فی
۲۔ حنفی مصنف کی تخریج کی ہے۔ اور یہ کتاب دو جزاء میں ہندوستان سے شائع ہوئی
ت۔ دور کتاب کے۔ ۱۰۰۰ جنوری مدایہ البرولة إلى تخریج المصایح والمشکاة "اور تخریج
حرف بحرف "جی تو ہیں" ہیں۔

(س) سنت و حدیث کی اہمیت و مرتبہ اور اس سے متعلق اعتراضات کے

جواب پڑھنی اہم مصادر

1. کتاب الرد علی الجهمیة:

۱۔ "رد علی الجهمیہ" میں کتاب "رد علی ملہ بشر مرکی" بھی کہا جاتا ہے اور یہ کتاب
ایک ٹیس جزو میں 1358ھ میں مصر سے شائع ہوئی تھی۔

2. الروض الباسم فی الذب عن سنة أبي القاسم:

۲۔ امام محمد بن عبد اللہ محمد بن ابراہیم، وزیر ایم (م 775ھ) کی یہ کتاب دو جلدوں میں مصر
سے شائع ہوئی تھی۔

3. الأجوبة الفاضلة للأسئلة العشرة الكاملة:

۳۔ امام محمد بن عبد اللہ محمد بن ابراہیم، وزیر ایم (م 775ھ) کی یہ کتاب دو جلدوں میں مصر
سے شائع ہوئی تھی۔

4. تحقیق معنی السنة و بیان الحاجة إليها:

۴۔ سید سلیمان ندوی کی یہ کتاب ایک جزو لطیف میں مصر سے شائع ہوئی تھی۔

5. السنة ومكانتها فی التشريع الإسلامی:

۵۔ ڈاکٹر مصطفیٰ السہامی (1384ھ / 1964ء) کی یہ کتاب بڑے سائز کی ایک جلد میں

شمارت تصنیف ہے۔ اس میں نے اس میں تخریج و تفسیر کے ساتھ ساتھ
اصول و انتہائی مدنی سے ذکر کیا ہے اور اس میں تخریج و تفسیر کے ساتھ ساتھ
امور دینیہ کے ہیں جن سے اس میں مشعلوں سے لے کر تفسیر و تفسیر کے ساتھ ساتھ
بہاؤ صوفیوں کو بھی یا سب جن کی بابت حدیث و تفسیر کے ساتھ ساتھ
تفسیر کے ساتھ ساتھ حدیث و تفسیر کے ساتھ ساتھ حدیث و تفسیر کے ساتھ ساتھ
کی ہے۔ یہ کتاب اردو کے ساری نیک حدیث و تفسیر کے ساتھ ساتھ حدیث و تفسیر کے ساتھ ساتھ
1383ھ میں حلب سے شائع ہوئی تھی۔

(ن) تخریج احادیث کے اہم مصادر:

1. نصب الراية لأحاديث الهداية:

۱۔ امام حافظ جمال الدین عبد اللہ بن یوسف زبیدی حنفی (م ۷۶۰ھ) نے اس کتاب میں حدیث
کے بنیادی مصادر میں سے ایک "الہدیۃ" میں موجود احادیث کی تخریج کی اور اس سے اردو میں
اردو میں شائع ہوئی۔ یہ کتاب ایک ٹیس جزو میں شائع ہوئی تھی۔
۲۔ "نصب الراية" ۱۳۸۸ھ میں بڑے سائز کی چار جلدوں میں ہندوستان سے شائع ہوئی تھی۔

2. الدرابة فی تخریج احادیث الهداية:

۲۔ "الدرابة فی تخریج احادیث الهداية" میں کتاب "الدرابة فی تخریج احادیث الهداية" میں
۱۲۹۰ھ میں دہلی سے شائع ہوئی۔ اس کا ایک حدیثیہ نسخہ سید محمد ہاشم یحییٰ مدنی نے
تحقیق کیا تھا 1964ء میں قاہرہ سے شائع ہوا تھا۔

3. تلخیص الحبر:

۳۔ ابن حجر عسقلانی نے اس کتاب میں امام ابو القاسم رافعی کی شرح الوجیز میں موجود احادیث کی
تخریج کی ہے۔ یہ کتاب درمیانے سائز کی چار جلدوں پر مشتمل ہے، اور عبد اللہ ہاشم یحییٰ نے تحقیق کے
ساتھ مصر سے شائع ہوئی ہے۔ اس طرح یہ، منووی کی الحکم کے ساتھ ساتھ شائع ہو چکی ہے۔

4. تخریج احادیث إحياء علوم الدين للإمام الغزالي:

۴۔ حافظ زین العابدین عبد الرحیم بن حسین العراقي (م 806ھ) نے امام غزالی کی "احیاء

1961ء میں مصر سے شائع ہوئی تھی۔

6. الأسوار الكاشفة لما في كتاب أصول علي السه من الرسل و التضييل والمجرفة.

شیخ عبد الرحمن بن محمد مغللی یرانی کی یہ کتاب درمیان سال 1388ھ میں مصر کے مسیحیہ سے شائع ہوئی تھی۔

7. الحديث والمحدثون:

ڈاکٹر محمد ابو زہرہ کی یہ کتاب پہلی مرتبہ مصر سے 1958ء میں شائع ہوئی تھی۔

8. ظلمات ابی ربه:

محمد عبدالرزاق ترمذی کی یہ کتاب 1379ھ میں مصر کے مطبعہ سلفیہ سے شائع ہوئی تھی۔

9. السنة قبل التدوين:

محمد بن الخطیب کی یہ کتاب پہلی مرتبہ سال 1383ھ میں اور دوسری مرتبہ ہمدان کے دار الفکر سے 1391ھ میں شائع ہوئی تھی۔

10. أبو هريرة راوية الإسلام:

محمد بن الخطیب نے اس کتاب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما آپ کی روایات سے متعلق پڑے جانے والے شبہات کا جواب دیا ہے۔ یہ کتاب 1963ء میں مصر سے شائع ہوئی۔

11. دفاع عن السنة ورد شبه المستشرقين والكتاب المعاصرين:

ڈاکٹر محمد ابو ہریرہ کی یہ کتاب مصر کے مجمع النجاشی الاسلامیہ نے شائع کی ہے۔

12. بحوث في تاريخ السنة المشرفة:

ڈاکٹر کرم فیاض عمری کی اس کتاب کا دوسرا ایڈیشن 1972ء میں بغداد سے شائع ہوا تھا۔

13. سنت کئی آئینی حیثیت:

سید ابوالاعلیٰ مودودی کی یہ کتاب اسلامک پبلیکیشنز لاہور سے (1981ء) شائع ہوئی تھی۔

14. سنت خیر الانام:

جسٹس محمد کرم شاہ الدہری کی یہ کتاب ضیاء القرآن پبلیشرز لاہور سے شائع ہوئی۔

15. حجت حدیث

مولانا محمد ادریس کاندھلوی کی یہ کتاب ریلوے روڈ لاہور سے شائع ہوئی۔

16. حجت حدیث:

جسٹس محمد قی عثمانی کی یہ کتاب ادارہ اسلامیات لاہور سے 1991ء میں شائع ہوئی تھی۔

(ع) علوم حدیث سے متعلق اہم مصادر:

1. المحدث الفاضل بین الراوی والواعی:

قاضی حسن بن عبدالرحمن بن غلام امیر مزی (م 360ھ) کی یہ کتاب اصول حدیث کے بارے میں تصنیف کی سب سے قدیم کتاب ہے۔ یہ کتاب سال 1388ھ میں مصر کے مطبعہ حاجی الخطیب کی تحقیق کے ساتھ ہمدان کے دار الفکر سے 1971ء میں شائع ہوئی تھی۔

2. معرفة علوم الحديث:

امام ابو عبد محمد بن عبد اللہ بن ابی نعیم حاکم (م 404ھ) نے اس کتاب میں علوم حدیث کی بنیادیں ڈالی ہیں۔ یہ کتاب اکثر معظم مسین کی تحقیق کے ساتھ 1377ھ میں مصر سے شائع ہوئی ہے۔

3. الکفایة فی علم الروایة:

حافظ ابو بکر احمد بن علی خطیب بغدادی کی یہ کتاب (م 1357ھ) میں ہندوستان سے شائع ہوئی تھی۔ انہوں نے اس میں علوم حدیث کے اصول و دقائق کو جمع کیا ہے، اور یہ کتاب بہت سے فوائد پر مشتمل ہے۔ اس کتاب کو علوم حدیث کا اہم مرجع شمار کیا جاتا ہے۔ خطیب بغدادی نے "معجم الاثر" میں اس کتاب کے نام سے بھی ایک کتاب لکھی جس پر ڈاکٹر محمد یونس الخطیب کی تحقیق موجود ہے۔

4. الالمام إلى معرفة أصول الروایة و تقييد السماع:

قاضی و غنفل ریاض بن موسیٰ بن محمد (م 476-554ھ) کی یہ جامع کتاب سن سے پہلے مؤلفین کے اقوال پر مشتمل ہے۔ انہوں نے اس میں اپنی تحقیقات کا اضافہ بھی کیا ہے۔ یہ کتاب سید محمد صقر کی تحقیق کے ساتھ 1970ء میں مصر کے دار الفکر سے شائع ہوئی ہے۔

5. امام ابو عمرو عثمان بن عبد الرحمن شہر زوری ابن الصلاح (577-643ھ) کی یہ کتاب چھٹی ورسہ توین جہری میں بھیگی جامع ورمیش ترین کتاب ہے۔ یہ کتاب متعدد متن صلا کے نام سے مشہور ہے، ورنہوں سے اس میں علوم حدیث کی 660 ذات وری یا۔۔۔ یہ کتاب فی مرتبہ شائع ہو چلی ہے اور اس کا یہ یہیشن، شہر زوری میں متی تحقیق سے 1966ء میں شائع ہوا تھا۔

6. تدریب الراوی فی شرح تقریب النوای:

امام جلال الدین سیوطی نے اس کتاب میں امام نووی کی "التقریب والتیسیر لمعرفة احادیث البشیر والنبیر" کی شرح کی ہے۔ اس میں علوم حدیث سے وقت و وقت کے شہادت فرماتے ہیں۔ یہ کتاب 1966ء میں پروفیسر عبدالمہدی محمد حنیف کی تحقیق سے ساتھ دہلی میں مصر سے شائع ہوئی تھی۔

7. توصیح الافکار لمعانی تنقیح الأنظار:

امام محمد بن اسماعیل امیر الصوفی (1182ھ) کی یہ کتاب چند قابل اعتراض مسائل سے وابہ ایبہ کتاب ہے۔ یہ کتاب محمد بن بدین مہدائید کی تحقیق سے ساتھ 1966ء میں مصر سے شائع ہوئی تھی۔

8. قواعد التحدیث من فنون مصطلح الحديث:

جلادشام کے محدث محمد جہاں الدین قاسمی (1283-1333ھ) کی یہ کتاب انتہائی عمدہ فوائد پر مشتمل ہے۔ اس میں علوم حدیث کے بنیادی مسائل ووقت و وقت میں عامہ کی تراویک مسائل انداز میں لکھ کر دیا گیا۔ اس کتاب کا ایک ایڈیشن 1961ء میں قاہرہ سے شائع ہوا تھا۔

9. توجیہ النظر إلى أصول الأثر.

امام محقق شہر زوری (1268-1338ھ) کی یہ کتاب علوم حدیث کی ایک دہیہ نادر اور قابل قدر کتاب ہے۔ اس میں بہترین مسائل و نکات اور مسائل تحقیق کی کتابوں میں موجود نادر کثیرہ جمع کیا گیا ہے۔ یہ کتاب دسویں صدی کے بعد اس موضوع پر لکھی گئی بہترین کتاب شمار کی جاتی ہے۔ یہ کتاب 1329ھ میں مصر سے اور ایک مرتبہ لبنان سے بھی شائع ہوئی ہے۔

10. قواعد فی علوم الحديث

پاکستان سے دہیہ نام محقق امامہ خیر احمد عثمانی تھانوی کی یہ کتاب حدیث کے اصولی قواعد اور علوم پر مشتمل ایک دہیہ نادر کتاب ہے۔ اس کا تیسرا ایڈیشن شیخ عبد الستار بوعده کی تحقیق سے ساتھ 1972ء میں حلب کے کتب المطبوعات الاسلامیہ سے شائع ہوا تھا۔

11. علوم الحديث ومصطلحه:

ڈاکٹر صبحی صالح نے اس کتاب میں علوم حدیث کو عمدہ بھی انداز میں پیش کیا ہے یہ کتاب 1989ء میں جامعہ دمشق سے شائع ہوئی تھی۔ یہ کتاب کی مرتبہ دہلی سے بھی شائع ہو چکی ہے۔

12. أصول الحديث (علومه ومصطلحه):

ڈاکٹر محمد عیج الخلیف نے موجودہ زمانے کی ضرورت کے مطابق اس کتاب میں علوم حدیث و انتہائی عمدہ اور انداز میں پیش کیا ہے۔ اس کتاب میں اس علم کے اہم مسائل و مسائل موجودہ تحقیق و تحقیق یا کیا ہے۔ اس میں حدیث کی فصاحت اور معانی اس میں مددگار ہیں۔ مثال کے طور پر چھی راوی کی یہ ہے۔ ڈاکٹر محمد یونس نے پٹی کتاب کا حلقہ علوم حدیث کی اہم بہداشت پر کیا ہے۔ یہ کتاب 1971ء میں لبنان کے دار الفکر سے شائع ہوئی تھی۔

13. کتاب الشہاوی فی مصطلح الحديث:

پروفیسر ابراہیم دسوقی شہادی کی یہ کتاب 1966ء میں شائع ہوئی تھی۔

14. لمحات فی اصول الحديث والبلاغة النبویة:

ڈاکٹر محمد ادریب صالح کی اس کتاب کا پہلا جز (970ء) میں دمشق سے شائع ہوا تھا۔

15. منهج النقد فی علوم الحديث:

ڈاکٹر نور الدین عتر کی یہ کتاب ارمیہ سے سہارن کی یک جلد میں 1972ء میں شام کے دار الفکر سے شائع ہوئی تھی۔

(۱) فقہ حنفی:

(۱) فقہ حنفی:

1. المبسوط:

عش امام ابو بکر محمد بن محمد بن سہیل اسمرخی (م 483ھ) کی یہ کتاب 1324ھ میں قاہرہ کے مکتبہ "مطبع السعاده" نے تیس صدوں میں شرح ہونے لگی۔ دراصل امام سہیل سے مسودہ اور اصناف و انصاف محمد بن محمد مروری معوقف ۱۰۰۰ شہید محمد ابنہ (م ۱۰۱۹ھ) کی کتاب انصاف کی شرح کے طور پر تصانیف۔ اس کتاب میں ان کے تفسیر کے تمام باب کا خلاصہ یہ ہے۔ اس کتاب میں اسمرخی کا طریقہ کاریہ ہے کہ وہ اپنے مسئلہ درست ہیں، اور پھر ائمہ فقیہ سے مطابق اس کے دلیل بیان کرتے ہیں، پھر دوسرے مذاہب اور ان کے دلائل بیان کرتے ہیں، پھر دلائل کے درمیان موازنہ کرتے ہوئے اس مسئلہ کی وجوہ ترجیحات بیان کرتے ہیں جو ان کے نزدیک راسخ و ثابت۔ بعض اوقات فقہ حنفی کے علاوہ دوسرے مسائل کو بھی راجع قرار دیتے ہیں۔ اور پھر اس کی وجوہ ترجیحات بھی بیان کرتے ہیں۔ بعض اوقات حنفی اور دوسرے مذاہب کے دلیل کے درمیان ایسی مدقت و تحقیق بیان کرتے ہیں کہ قاری ختم ہو جاتا ہے۔ حنفی کے علاوہ اکثر مذاہب اور امام شافعی کا مسلک ذکر کرتے ہیں۔ اور بعض اوقات امام احمد بن حنبل اور اصحاب خود کا مسلک بھی نقل فرماتے ہیں۔

یہ کتاب فقہ میں مدون کی گئی کتابوں میں ایک، حواہی کتاب ہونے کے ساتھ ساتھ فقہی کی سب سے بڑی کتاب ہے۔ بعد میں نے اسے محققین نے امام سرخسی کی کتاب سے بہت زیادہ استفادہ کیا ہے۔ جب ہمیں علماء عرب کی زبانی اس کتاب کے متعلق ایک عجیب بات معلوم ہوئی ہے تو اس کتاب و رس کے مؤلف کی قیمت اور قدر و منزلت اور بھی بڑھ جاتی ہے، وہ یہ کہ امام سرخسی نے اس پروری کتاب کو یا اس کے اکثر حصہ کو زبانی اپنے حافظہ کے بل بوتے پر اس وقت لکھو یا جب وہ فائدہ کے عقدہ و زنجیر کے ایک پرانے کنوئیں میں قید تھے۔ فقہ کی تعمیر حاصل کر کے اسے خط کنوئیں کے کنارے پر بیٹھ جاتے تھے اور امام سرخسی گہرے کنوئیں میں بیٹھ کر مطلب کو ادا کر دیا کرتے تھے۔

تحفة المقهاء:

علاء الدین محمد بن احمد سمرقندی (م 540ھ) کی کتاب ہے۔ یہ کتاب 19۶8 میں دمشق

۱۔ ہر مرد و عورت کو چاہیے کہ وہ اپنے دل سے اپنے رب سے محبت کرے۔
۲۔ ہر مرد و عورت کو چاہیے کہ وہ اپنے رب سے اپنے آپ کو وقف کرے۔

بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع:

ماہنامہ دین اور انسان، معارف اسلامیہ کاشانی (۱۹۸۷ء) کی کتاب ہے۔ مؤلف مذکور فقہ حنفی
 ہمارے میں سے ہیں اور حلب کے رہنے والے ہیں۔ آپ کو ”ملک العلماء“ (علماء کا بادشاہ) کے
 لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔ انہوں نے یہ کتاب علامہ سمرقندی کی کتاب تحفۃ الفقہاء کی شرح کے طور پر لکھی
 تھی۔ یہ فقہی کتاب جامع اور سب سے ترقین کتاب ہے۔ ۱۳۸۲ھ میں دمشق سے سات بڑی جلدوں میں
 شائع ہوئی تھی۔

١٠٠

علی بن ابوبکر مرغینانی کی یہ کتاب 1355ھ میں مصر سے چار ہندوں میں شائع ہوئی تھی۔ ہدایہ بہت سی شواہد تفسیری میں جن میں ماموں بن محمد (م 811ھ) نے ہدایہ میں شرح وضع کردی ہے۔ ماموں تفسیری میں قائل ہے کہ آپ ہ نقاب و عیبا و چہ خس مدین حمد بن قور جو کہ تفسیر دوک نامہ سے معروف ہیں، انہوں نے اس کا عمدہ مآخذ جس کا نام "مستطاب" رکھا ہے۔ یہ کتاب آٹھ ہندوں میں (چند ایسی جہاں میں اور وقت میں زبوں) کتاب کے مکتبہ تجارتیہ سے شائع ہوئی تھی۔

5. رد المختار على الدر المختار على متن تنوير الأبصار:

شیخ محمد امین بن عمر عابدین (۱۰۹۸-۱۱۵۲ھ) کی کتاب سے مواف مذکور فقہ حنفی کے مئم
میں سے ہیں۔ یہ کتاب "حاشیہ بن عابدین" کے نام سے معروف ہے و مصر سے ۱۳۲۶ھ میں پائی
ہوئی جہدوں میں شائع ہوئی تھی۔ مواف بن حاشیہ کو چار اثر نے سے پہلے ہی انتقال فرما گئے تھے اہل
ن سے فرزند رجند شیخ محمد بن لدین (م ۱۳۰۶ھ) نے دو جہدوں میں اس کتاب کا تکریمہ لکھا جس کا
نام "قرہ عیون الاخبار لتکملة رد المحتار" رکھا۔ یہ تکریمہ ۱۳۲۶ھ میں مصر سے شائع ہوا تھا۔
(ب) فقہ مالکی:

المدة الكبرى

امام مالک بن انس اصبحی (93-179ھ) کی مشہور زند کتاب ہے۔ امام مالک

کے شاگرد عبد الرحمن بن قاسم سے اس کتاب کو نقل کرنے والے امام عبد الرحمن بن عیسیٰ بن عوف
 ثقفی (60، 240ھ) میں جو انھوں نے کے عقب سے یاد کئے جاتے ہیں اور جو مصر میں
 ریاست قائم کے تھے۔ یہ کتاب قاہرہ کے مطبعہ السعدیہ ۱۲۲۹ھ میں آٹھ ہجری صدی
 میں شائع ہوئی تھی۔ مدونہ کبریٰ میں فقہ کے تمام باب کو جمع کیا گیا ہے۔ اس کتاب کا نام
 یہی ہے کہ امام انھوں نے امام عبد الرحمن بن قاسم سے سوائے اس کے کہ جس میں تمام
 سوالات سے وہ جواب دئے جو انھوں نے امام عبد الرحمن بن قاسم سے سوائے اس کے کہ جس میں تمام
 مسائل کا جواب دئے۔ و تاویلی طرف سے جواب دیتے اور جواب کو اپنی طرف سے جواب دیتے
 بعض اوقات مسائل فقہیہ جو اس کتاب کے اندر آتے ہیں وہ بھی اس کتاب میں درج ہیں۔
 فقہیہ (قرآن، سنت، آثار صریحہ، فقہاء اہل مدینہ) کو بھی ذکر کرتے ہیں۔ امام عبد الرحمن
 کتاب کو بہت اہمیت دی اور اس کی بہت سی شراحتیں لکھی ہیں۔ اس کتاب سے مشہور شراح
 الطراز نے خوش سہولت عن مصری کی مکتبی مکتبی سے اس طرح دو اشعار علی بن محمد عبد الحق
 بارہ جلدوں میں اس کی ایک شرح لکھی ہے۔ مدونہ کا ایک حاشیہ مقدمتہ لکھتے ہیں کہ یہ
 قرطبہ کے قاضی ابو اسید محمد بن رشید (450-520ھ) کا تفسیر ہوا ہے اور یہ حاشیہ مدونہ کے ساتھ
 مطبوعہ شکل میں مل جاتا ہے۔

2. بداية المجتهد و نهاية المقتصد:

محمد بن محمد بن رشید قرطبی (520-595ھ) کی کتاب ہے اور جلدوں میں مصر سے شائع
 ہو چکی ہے۔

3. القوالین الفقہیہ:

محمد بن محمد بن جزئی کلبی غسانی کی کتاب ہے جو ۱۲44ھ میں تیونس سے ایک خوبصورت
 جلد میں شائع ہوئی تھی۔ بعد میں لبنان سے بھی شائع ہوئی۔

4. مواہب الحلیل لشرح مختصر خلیل:

محمد بن محمد مغربی (م 954ھ) کی کتاب ہے مولف "طاب" کے عقب سے مشہور ہے۔ یہ کتاب
 علامہ ضیل بن عقیق بن موسیٰ (م 767ھ) کی مختصر کی شرح ہے۔ یہ شرح (1328ھ) میں مصر میں چھ
 جلدوں میں شائع ہوئی تھی۔

۱. السراج المصور علی مختصر حبیب صبح القدیر

علامہ محمد بن احمد عدوان معروف بہ درانی (م 1۲0ھ) کی یہ کتاب 3۱9ھ میں مصر
 سے چھ جلدوں میں شائع ہو چکی ہے۔ علامہ شمس الدین محمد بن محمد بن عرفہ دسوقی (23۱ھ) نے
 علامہ درانی اس کتاب پر حاشیہ لکھی ہے۔ یہ کتاب علامہ شیخ محمد عیش مالکی کی تقریبات کے ساتھ مصر
 سے تالیف راہبہ البتہ احمدیہ سے ۱۲۳۵ھ میں چھ جلدوں میں شائع ہو چکی ہے۔
 (ج) فقہ شافعی.

۱. کتاب الام

علامہ شافعی رحمۃ اللہ علیہ (1۵۱-2۱4ھ) کی یہ کتاب قاہرہ سے مصر سے یہ 1۳21ھ
 میں شائع ہوئی۔ اس کتاب میں شافعیوں کی اس کے حاشیہ میں شامل ہیں۔ اس کتاب میں شافعیوں کی
 اور امام شافعی کی کتاب اختلاف حدیث ہے۔ کتاب مصر سے دوسری مرتبہ شافعیوں
 تھی۔ علامہ درانی نے اس کتاب کو دو جلدوں میں شائع کیا ہے۔ امام شافعی نے اس
 کتاب دو کتاب ترتیب دیا ہے اور ہر کتاب کے تحت کئی ابواب ذکر کئے ہیں۔ یہ ابواب شافعیوں
 آیت یا حدیث سے شروع ہوتے ہیں جنہیں اس باب کی اصل قرار دیا جاتا ہے۔ باب دوم درانی کے
 بعد امام شافعی اپنے باب کے حکایت و عمدہ و رواۃ شافعیہ میں بیان کرتے ہیں۔

2. المہذب:

ابو اسحاق ابراہیم بن علی شیرازی (م 27ھ) کی یہ کتاب مصر سے کئی بار چھپ چکی ہے

3. المجموع شرح المہذب:

امام بیہقی بن شرف انواری (م 627ھ) کی یہ کتاب فقہ شافعی کی سب سے جامع کتاب
 ہے۔ البتہ اس کتاب کو مکمل کرنے سے پہلے مولف انتقال فرما گئے۔ یہ کتاب قاہرہ سے بڑے سائز کی نو
 جلدوں میں شائع ہوئی تھی۔ امام درانی کی "محتاج" میں دواۃ المقتضی بھی فقہ شافعی میں بھی لکھی
 کتابوں میں ممتاز حیثیت کی حامل ہے۔ یہ کتاب 1338ھ میں مصر سے شائع ہوئی تھی۔ بہت سے علماء
 نے اس کتاب کی شراحت لکھی ہیں، جن میں سب سے زیادہ مشہور محمد بن حجر عسقلانی (974ھ) کی "تحفۃ
 المحتاج شرح المحتاج" ہے۔ یہ مصر سے آٹھ جلدوں میں شائع ہوئی تھی۔ اس طرح حلال مدین محمد بن
 احمد بن محمد مکی (791-864ھ) کی بھی دو کتب برائیں ہیں جن میں شافعیوں کی شائع ہوئی تھی۔ علامہ

محمد بن مفلح المقدسی (762ھ) کی تحریر کردہ یہ کتاب مصر سے شائع ہوئی تھی۔

یہ کتاب عربی کے مکتبہ العربیہ سے شائع ہوئی تھی۔ ڈاکٹر
موریس ایب نے اس میں ہدی ایسی ہی تصویرات انحصاراً لکھنے والی تھیں،
سراویح، العیالیں، المسافر، الاستسقاء، الکسوف، المحاربین، المریض،
سحارہ، الاستحارہ، لمسیح اور غیر سے (۱۳۶۰ھ) میں شائع ہوئی تھی۔ مولف مذہبی کی ایک
کتاب "مداد عن المرأة" بھی ہے جو تب کے مکتبہ اہدی سے (۱۳۶۰ھ) میں شائع ہوئی تھی۔

(6) محاضرات في العقيدة المقارنة:

17 فقه الزكاة:

18. احكام الأولاد فی الاسلام، شیخ زکریا ہری:

20. الميراث والوصية في الاسلام، محمد زكريا برديسي:

شیخ محمد ابو زہرہ کی یہ کتاب 1384ھ میں مصر سے شائع ہوئی۔

1. الرسالة.

کے ساتھ مصر سے شائع ہوئی ہے۔

مبداء الحزب ج ۱ (۳۳۰ ص) کی یہ کتاب ۳۰۷ء میں چار جلدوں میں شائع ہوئی تھی۔

ڈاکٹر نور الدین عسکری ایک انتہائی عمدہ اور جامع کتاب ہے، جس میں جغرافیائی تصویروں

17. أصول الفقه:

شیخ محمد ابو زہرہ کی یہ کتاب مصر سے 1377ھ میں شائع ہوئی۔

18. أصول التشريع الإسلامي:

استاذ اعلیٰ حسب اللہ کی یہ کتاب کئی مرتبہ شائع ہو چکی ہے۔ اس کا تیسرا ایڈیشن مصر سے دار المعرفہ سے 1383ھ میں شائع ہوا۔

19. محاضرات فی تاریخ الفقه الإسلامي:

ڈاکٹر محمد یوسف موسیٰ نے یہ ٹیچرز معتمدات العربیہ العالیہ کے طلبہ کو جامعہ الدولہ مرینیہ میں دیتے ہوئے 1356ھ میں شائع ہوا۔ اسے 10 سال بعد دوبارہ شائع کیا گیا۔ الفقه الاسلامی کی ساس ہے جو قاہرہ کے دارالکتب سے 1378ھ میں شائع ہوئی تھی۔

20. محاضرات فی أسباب اختلاف الفقہاء

ترویج علی الفقیہ کے یہ ٹیچرز کا مجموعہ ہے جو انہوں نے جامعہ الدولہ العربیہ کے طلبہ کو دیتے تھے۔ یہ کتاب 1379ھ میں قاہرہ سے امیہ دارالکتب میں شائع ہوئی۔

21. الشريعة الإسلامية صالحة لكل زمان ومكان

جامعہ ازہر کے شیخ محمد ذہر حسیں (1874-1958ء) نے اس کتاب میں انتہائی دقیق اور علمی بحثیں کی ہیں۔ اس میں انہوں نے سن جہدہ دور کے موضوعات کے سلسلہ میں موضوعات پر قلم اٹھایا ہے۔

الإحتیاد فی احکام الشريعة

۲ بناء الشريعة على حفظ المصالح ودرء المفاسد

۳ الأصول النظرية الشرعية القياس، الإستصحاب، مراعاة العرف، سد

الدرع، المصالح، الاستحسان

۴ حکمة التشريع

۵ نسخ فی الشريعة

۶ صحيح البخاري وأثره في حفظ الشريعة

یہ کتاب ابن کے مطبعہ تعاونیہ سے 1391ھ میں علی رضا تونسکی کے تعاون سے شائع ہوئی۔

تھی۔

النسخ فی القرآن الکریم:

ڈاکٹر مصطفیٰ زید جو جامعہ قاہرہ کے کلیہ دارالعلوم میں استاد ہیں، ان کی یہ جامع کتاب مصر کے دار المعرفہ سے 1383ھ میں شائع ہوئی۔

22. مدخل الفقه الإسلامي:

ڈاکٹر محمد سلام مذکور جو جامعہ قاہرہ کے حقوق کے استاذ ہیں، انہوں نے اس کتاب میں شریعت اسلامیہ اور اسلامی اصولیات پر بحث کرتے ہوئے فقہاء کی سے طور و مصلحت اور فقہ سعدی میں مصری حکام اور اس سے دہلی کے فقہاء کے طریقوں پر بحث کی ہے۔ اس کتاب کا ایسا باب احکامات شریعہ کی نفاذی مصلحت اور فقہاء کی بات پر بحث کیا گیا ہے۔ یہ کتاب قاہرہ دارالافتاء لایپاپہ، المنشر سے 1374ھ میں شائع ہوئی۔

23. تفسير المصو ص فی الشريعة الإسلامية

جامعہ دمشق کے شیخ عبد الستار محمد ابی سنان کی یہ کتاب اتق و عمیق تحقیق کی حامل ہے اور اس میں اصولیوں کے فرایب الغایوں پر بحث کی گئی ہے۔ یہ کتاب 1386ھ میں دمشق سے شائع ہوئی تھی۔

24. مصادر التشريع الإسلامي ومناهج الاستنباط

موفق مذکور کی یہ کتاب 1967ء میں دمشق سے مطبعہ قادیہ سے شائع ہوئی تھی۔

25. صواب المصلحة فی الشريعة الإسلامية

جامعہ دمشق کے استاد محمد سعید رمضان بھی کی یہ کتاب دمشق کے مکتبہ المصنوعہ سے 1386ھ میں شائع ہوئی تھی۔

26. أصول الفقه:

جامعہ دمشق کے استاد محمد عبد الرحمن صابونی کی یہ کتاب جامعہ حلب کے کلیہ حقوق کے طلبہ کے لئے شائع ہوئی تھی۔

Arabic Dictionaries

1. كتاب العين:

خلیل بن احمد قرطبی (م ۱۰۱۱ھ) کی یہ کتاب عربی زبان کی سب سے پہلی ہاشمیہ ہے۔ مؤلف نے اس بحث میں ہاشمیہ کی تمام متنازعہ بیعتوں کا بیان کیا ہے۔

اصول اول) انداخت کی حروف کے مطابق ترتیب

[illegible]

اصولِ انسانی) یہ صرفی ہر فرد کا تصور ہے۔ جنہی نمائند کے صفوں کا اصول ہے۔ اس کا
کبھی ثانی ہوتے ہیں، کبھی خلائی، کبھی رہائی اور کبھی انسانی۔

اصول ثالث، یہ مبدا تقلیب سے۔ جنی حروف مادہ کی حکمت تبدیل کر دینا مثلاً "کتب" کے مادہ کی تقلیب کے بعد مندرجہ ذیل ترکیب و حوالہ میں آتی ہیں کتب، بکت، بکب، نکب، بک کتاب، عین کے متعلق علماء نے مختلف قسم کا کام کیا ہے، اور اس سے بارے میں مختلف قسم کی رائے ہیں۔ اس بارے میں بھی بحث ہے کہ یہ ماہضیں کی کتاب سے یا ان کے شراذیث بن منفرد کی۔ بہر حال عربی زبان میں لکھی گئی احاد پر کتاب احمین کا گہر شرم حوالہ ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ عربی زبان کی سب سے پہلی لغت ہے۔

2. حمزة اللغة

اس کتاب کو جو بکر محمد بن حسن بن دریدا ازلی (م 321ھ) نے تالیف کیا ہے۔ موشف

[illegible]

3. مقاييس اللغة:

ابوالحسن احمد بن فارس بن زکریا (م 395ھ) کی یہ تالیف ہے۔ صوفی ابن فارس کے نام سے مشہور ہیں۔ اس مجموعی غرض وقت کے مسائل میں سے یہ دقیق اور مشہل مسئلہ کو ذکر کرنا اور اس کی حقیقت کو جاننا ہے۔ ”ایک مادہ کے تمام معنی کے رسمیں پائی جانے والی ایک اصل مشتق ہے۔“ اس موقع پر ابن فارس کی یہ بھی کہ یہ مجموعی اسمی ہوتا ہے یا اصل واحد ہوتا ہے یا کثرت اوقات ایک مادہ مختلف معانی اور مختلف صحیحوں میں مشتق ہوتا ہے۔ انہوں نے اسی مسئلہ کو لیا، وراثی مجموعہ و اسی مسئلہ پر لکھا، ورس حدیث میں سعی بیغ فرمانی۔ یہ کتاب اس سے آخر تک ایک ہی زبان سے لکھی گئی ہے۔ ابن فارس نے اس میں عبادت تقدیب و ترک کیا ہے، جسے نام فہم کے ثبات کے لئے پیش کیا ہے۔ ابن فارس نے اس میں عبادت تقدیب و ترک کیا ہے، جسے نام فہم کے ثبات کے لئے پیش کیا ہے۔ ابن فارس نے اس میں عبادت تقدیب و ترک کیا ہے، جسے نام فہم کے ثبات کے لئے پیش کیا ہے۔

I

دوست سنیوں کی طرف سے مسمیٰ مرزا دین اور کلام میں مسمیٰ مرزا دین سے ہیں ۔
ایک باب سے شروع کیا جس کا نام ”ماہِ نعل و فعلِ باخشاہ معنی رکھا، باب کے شروع
کے ”الحاصل“ اور پھر جو طے ہوا میں یہ دوست پر گئے وہ پہلی صورت میں دیا گیا
تھا۔ ”الحاصل“ اور ”چند ہیشت پر یا سر پر ادنیٰ جا۔“

ابن سکیت صرف کے صیغوں سے اسما اور افعال کے اوزان بناتے ہیں، اور پھر انہوں نے ان اوزان میں تمام اسما و افعال کی جمع و مفردات جمع کی ہیں اور ان کے جواب و فصول کے گرد گھماتے ہیں، یہ کتاب پہلی مرتبہ قہرہ سے احمد محمد شاہ کرا اور عبد السلام محمد بارون کی تحقیق کے ساتھ 1969ء میں شائع ہوئی۔

3 المصنف

[illegible]

ابو جلال حسن بن محمد بن علی بن علی (۱۰۹۰ھ) نے اپنی اس کتاب کا خلاصہ ان غلطیوں کو دیا ہے "میں نے علوم و ہنوع و کتاب کے ہر فن میں تصنیف کی ایسی کتابوں کو دیکھا ہے جو ان علموں کی اعلیٰ و خوب کا احاطہ کرنے کی صداقت رکھتی ہیں۔ لیکن مختلف قریب اعلیٰ اغلط کے فرق پر مجھے ایسی کوئی کتاب نہیں مل سکی، مثلاً علم و معرفت، اخلاص و اکادس، ارادہ و مشیت، غضب و عجز، خطا و غلط، انصاف و انصاف، حسن و جمال، اس قسم کے دوسرے غلط کے درمیان باہمی فرق یہ ہے۔ میں نے اس کتاب میں تعلیل و تفسیر و نظائر انداز کر کے اس کی کوپرا کرنے کی کوشش کی ہے، اور میں نے اس میں ان حفاظ کو کیا ہے جو قرآن مجید میں، فقہاء و متکلمین کی عبارتوں میں و روایات کی باہمی شکوک میں استعمال کرتے ہیں۔ مگر میں نے غریب اور نادر حفاظ کو ذکر کر کے اس کتاب کو بے جا حیل نہیں بنایا تاکہ کتاب ارمینی حالت میں رہے و رہمتہ بین امور ارمیہ ہی ہوتے ہیں۔

جب ہم جنی کی سرلی یا غوی مسد میں بحث کرتے ہیں تو اس میں بحث اس کی ذات کے اعتبار سے نہیں بلکہ اسے ایک دوسرے غوی مسئلے تک پہنچنے کے لیے درجہ بناتے ہیں مثلاً انہوں نے کلام اور قوس کے درمیان فرق کو بیان کرنے کی بحث کا آغاز "قول" اسے مادہ کی تعریف کے ساتھ کیا، پھر اسکی تعلیمات کو درگیر کیا۔ یہ تعلیمات "قول، قفل، وقت، بقول، اوقات" میں منحصر ہیں۔ پھر انہوں نے ربی دب کو سامنے رکھ کر ان لحاظ کی ترح شروع کر دی اور اس نتیجہ پر پہنچے کہ ان تمام لحاظ میں حرکت کا معنی موجود ہے۔ پھر انہوں نے لفظ "کلم" کی تعریفات و تعلیمات کو ذکر کیا جیسے

یہ کتاب 1353ھ میں قاہرہ سے اور 1393ھ/1973ء میں پیراہے سے شائع ہوئی۔

5. كتاب الصناعتين.

ابوہدیل حسن بن عبداللہ بن سہل عسکری (م 395ھ) نے اس کتاب میں ادب کی دو اہم صنفیں شہری و انتہا پروری کا ترکیب میں اس میں اس نے، ان کی خصوصیات، اساتذہ و تبعہ اور ان کے وجوہ افواج کا مزہ بیان کیا اور اس سلسلہ میں تفصیلی بحث کی ہے۔ انہوں نے اس کتاب کو تالیف کے بیسویں ہجری میں ان کی غرض و غیبت میں نے اور اس کے بعد شہر اور اس کے بعد اس کی تصانیف کو اب اس زمانہ میں کتاب تالیف کیا ہے۔ اس میں بھی کچھ اضافہ ہوا ہے۔

ابراہیم کی تحقیق کے ساتھ شائع ہوئی تھی، اسی طرح دار احیاء الکتب العربیہ سے 1993ء اور 1971ء میں شائع ہوئی ہے۔

6. **الصاحبى فى فقه اللغة و سنن العرب فى كلامها:**

اندر بن فارس کی زمرہ اور اس (۱۹۵۶ء) کے کتاب وسماج میں مبادیہ ہے۔
تالیف کیا اور یہی نام سے ہے موسوم یہ کتاب فقہ اللعہ پر ہے۔ مختلف موضوعات کا مجموعہ
ہے، یہ "الف لحنہ" عنوان سے پہلی عربی تالیف ہے، بعد اس کے بھی کئی کتاب "فقہ اللعہ" و "سر
العربیہ" میں نہیں قابل اعتبار کیا ہے۔ اس دوسرے ایڈیشن کتاب میں کئی قسم کی حدیث کا وہابی
نہیں آیا، بلکہ وہ عترت کرتے ہیں کہ یہ متن قی موافق تبعہ اشعلیٰ مت میں شریعت جہتہ جہوں کی تعمیل
ورقعی میں مقامات کے اختصار سے عبارت ہے۔ ان کا خیال یہ ہے کہ علم عربیت و اقسام کا ہوتا ہے،
ایک قسم فعلی سے جو کلمات و مفردات کے ساتھ خاص ہے، دوسری قسم صبی و سماجی ہے، اس کا
موضوع نحو و صرف، الف لحنہ، بلاغت اور بیان ہے۔ قسم اسی کے بارے میں بعض جہاد میں نقص
واہمال درست ہے، اہل قسم اصلی و سماجی میں مصافحہ رو بہ بر غفلت و اہمال جاڑ میں کیونکہ اس کے بغیر
قرآن و حدیث کو سمجھنا ممکن نہیں۔ ابن فارس ایک لغوی فقیہ ہیں۔ وہ ہمارے سے ۶۰۰ سال کا طریتہ
کار ہے۔ کلام سے حد کر کے بیان کرنا چاہتے ہیں، اور اس کے ساتھ ساتھ وہ اس حقیقت کو مہیاں
کرنے کی کوشش بھی کرتے ہیں کہ قرآن مجید عربوں کے کلام کے موافق نازل ہوا، اور یہ کہ اس میں تعبیر
و سلوب کے اختیار میں عربوں کی لسانی سطح اور غوی رجحان کا خیال رکھا گیا۔

کتاب کو چار حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے، قسم اول ایسے موضوعات کے ساتھ ختم ہے

معارف، تعلیم، علم، فنون، صنعت، تجارت، مواصلات، اور سب کے خاص باب۔
 قلم کارانہ کی یہ سہ سڑکیوں کے ہیں پر مشتمل سے و قمر رابع میں شعری کا بیوتا ہے۔ یہ
 کتاب اپنے اختصار سے، انہی، انہی موضوعات کا احاطہ کر رہا ہے۔ یہ مزید بھی قابل ذکر ہے کہ
 - مزید ملے گی اس کتاب کی قدر، قیمت، اہلی، اس کے رتبوں - پڑی کتاب "مزید" کے مقدمہ
 سے اس میں ہر قسم کی کتاب سے متعلقہ نہیں ہیں۔ بعد انہوں نے کسی من ان قلم کرایا،
 کی طرح انہوں نے اپنی کتاب کے پیش و پس میں اس کتاب کی جس اصناف و اہل یا کے یہ کتاب
 مصر سے مندرجہ ہو رہے ہیں، ان میں شاعری، علمی، ادبی، مذہبی، طبیب سے لے کر سب کے سب
 شوقین و تحقیق و تہذیب سے لے کر سب کے سب (19) میں یہ سب سے شاعری۔

7 وفد البعثة وسر العريسة

[illegible]

8. المزهر في علوم اللغة وأنواعها:

امام مالک بن عبد اللہ بن ابی بکر السیوطی (م 911ھ) کی یہ کتاب فقہ المذہب پر تالیف کی گئی تھی۔ اس کتاب میں سب سے جامع کتاب ہے۔ المکتبۃ الارہویۃ سے شائع ہوئی، اور محمد محمد جاسون علی محمد انجیدی اور محمد جعفر علیہ الرحمہ کی تحقیق کے ساتھ راجیہ، مکتب عربیہ سے 1378ھ بمطابق 1985ء میں شائع ہوئی تھی۔

مشہور امام عبداللہ بن ہدیہ مدین مصری (م 769ھ) کی شرح۔ یہ کتاب سن 1300ھ میں
 شرح ابن عقیل اور اس کے ساتھ محمد بن الدین عبداللہ بن مسعود الحلیلی بتحقیق شرح
 ابن عقیل شائع ہوئی تھی۔ اس کا یو جواں ایڈیشن 969ھ میں دہری صدف میں شائع ہوا تھا۔
 صاحب المغنی ابن ہشام نے بھی "الغنیہ" کی شرح کی ہے جس کا نام "الغنیہ فی شرح ابن عقیل" ہے۔
 یہ کتاب سن 1300ھ میں شائع ہوئی تھی۔ اس کے ساتھ ساتھ "الغنیہ فی شرح ابن عقیل" بھی شائع ہوئی تھی۔
 یہ کتاب سن 1300ھ میں شائع ہوئی تھی۔ اس کے ساتھ ساتھ "الغنیہ فی شرح ابن عقیل" بھی شائع ہوئی تھی۔

3. الانصاف فی مسائل الخلاف بین الحوییین البصریین والکوفیین:

ابو سعید ہاشمی مدین ہاشمی بن محمد (م 777ھ) نے اس کتاب میں وہ
 اور ہاشمیوں کے مابین مسائل پر بحث کی ہے۔ اس کتاب میں وہ
 انہوں نے دانش سلوک و تفسیر باب مدنی و مدنیہ بحث کی ہے۔ یہ کتاب 1913ء میں شائع ہوئی۔
 1949ء میں مصر نے طبہ اولہ و ثانیہ شائع کی۔ 1955ء میں محمد بن الدین عبداللہ بن عقیل
 نے ہاشمیہ طبہ اولہ و ثانیہ شائع کی تھی۔

4. مغنی اللیب عن کتب الأعراب:

جمال الدین عبداللہ بن یوسف بن احمد (ابن ہشام انصاری) (م 761ھ) نے اس
 کتاب کو دو حصوں میں تقسیم کیا ہے۔ پہلا حصہ عربی زبان کے حروف و حروف و حروف و حروف
 کی بحث پر مشتمل ہے۔ اس حصہ میں انہوں نے آیات قرآنیہ و احادیث نبویہ و اشعار و امثال و ان
 کے معانی و احکام کے بارے میں طور و تشبیہ پیش کیا ہے۔ دوسری قسم مفردات (فعل و اسم)
 جمد، قسم جملہ، حکام جمد، شبہ جمد، احکام شبہ جمد اور اعراب کی ہیئت پر مشتمل ہے۔ یہ کتاب
 1372ھ میں قاہرہ کے امکتیہ تجاریہ مہری سے دہری صدف میں شائع ہوئی تھی۔ اس پر محمد امین
 ابراہیم کاغذ شیعہ بھی تھا۔ یہ شرح ستا سعید انغلی اور کرمائز مبارک کی تحقیق کے ساتھ 1965ء
 میں دمشق کے دار الفکر سے بھی شائع ہوئی تھی۔

5. شرح... فی معرفہ کلام العرب

یہ کتاب بھی مولف... نے اس کتاب... میں شائع ہوئی تھی۔
 ہر مسئلہ کے اختتام پر اس سے متعلق آیت کو ذکر کرتے ہیں اور اس کے بعد ضروری اعراب
 تاویل کو بھی ذکر کرتے ہیں۔ یہ کتاب "مستہمی الارباب بتحقیق شرح شدور اللہمب"
 مدینہ منورہ... کی الدین عبداللہ بن عقیل کے ساتھ 1953ء میں شائع ہوئی تھی۔

6. المفصل فی صناعة الإعراب:

محمود بن عمر خضری، جارانہ (م 538ھ) کی یہ کتاب اسکندریہ سے 91ھ
 سے 1313ھ میں شائع ہوئی تھی۔

7. شرح المفصل للرمخسری:

اس میں شیخ... نے اس کتاب... میں شائع ہوئی تھی۔
 المستہمی المنویہ سے اس اجزاء میں طبع ہوئی تھی۔

8. جامع الدروس العربیہ:

شیخ... نے اس کتاب... میں شائع ہوئی تھی۔
 کتاب اعلام انوار اور صرف میں عربی زبان کے بنیادی قوانین کا مجموعہ ہے۔ یہ کتاب سن 1300ھ
 اور کی مرتبہ چھپ چکی ہے۔ اس کا دواں ایڈیشن 1359ھ میں شائع ہوا تھا۔ اس میں شائع ہوا۔

9. النحو الوافی:

جامعہ قاہرہ کے مکتبہ دار العلوم میں شیعہ جمد صرف "رغوض" کے تحت میں شائع ہوا تھا۔
 اس کتاب میں کوئی جملہ احکامات کا تفسیر یا اس کی تفسیر اور باب مدنی و اسمیہ
 پر چلایا۔ انہوں نے اس کتاب کے ہر حرف و دو حصوں میں تقسیم کیا، پہلے حصہ میں مختلف انداز میں
 لئے علمی مواد کو پیش کیا، پھر اس قسم کو مستقل عنوان "رغوض تفسیر" کے ساتھ اس میں شائع ہوا تھا۔
 جو اساتذہ اور ماہرین عربی زبان کے لئے مناسب ہے۔ اس طرح اس کتاب میں عربی زبان میں
 رہنے والے شخص اپنے مطلوب ہمتوں حاصل کر سکتا ہے۔ یہ کتاب کی مرتبہ شائع ہوئی، اس کا
 چار حصوں میں قاہرہ کے دار المعارف سے 1968ء میں شائع ہوا تھا۔

دشمن و رہنما کی جماعت میں عربی زبان کے پروفیسر سعید نعانی نے یہ کتاب عربی زبان کے قواعد ان کی گہرے درجہ کی جامع ہے۔ یہ ظاہر ہے کہ شہادت ہدایت اس کے لئے عربی زبان و فقہی مذہب و دینی ہے۔ یہ کتاب عربی و یورپی کے مابین تعلیمی و ثقافتی کے درمیان میں ایک یابی تمام جماعت کے خواہات و حاجت کا ہے۔ عربی و اسلامی کے۔ یہ (1990ء) 700 روپے میں بیروت کے دار الفکر سے شائع ہوئی۔

1. الملاحظات

عرب کے نامور محقق شعراء کے کلام کا یہ انتخاب "معلقات" کے نام سے موسوم ہے۔ ان شعراء کو اصحابِ معلقات کہا جاتا ہے۔ ہر معلقہ ان شعراء کے کلام کا بہترین قافیہ ہے۔ ان سات معلقات کو مذہبات، اسبغ، عطلول اور السود بھی کہا جاتا ہے۔ عربی کے پاس موجود شعری مجموعوں میں "عرب" نامی سب سے قدیم مجموعہ بھی ہے۔ اس قصیدہ مجموعہ کے عربی اور عربوں سے تعلق رکھنے والے تمام راویہ ہیں۔ اصحابِ معلقات کے نام یہ ہیں:

- ۱۔ امرو القیس ۲۔ طرفہ بن العبد ۳۔ زہیر بن ابی سلمیٰ
۴۔ عترة بن شداد العبسی ۵۔ عمرو بن کنوم الثقفی ۶۔ حارث بن حازم البشکری
۷۔ مہدی بن ربیعہ العامری

ابوہریرہؓ نے اپنی کتاب "شرح القصصہ وسیع" میں اسی ترتیب سے اس معققات کو درج کیا ہے۔ چنانچہ ص ۱۷۱ میں خطیب تبریزی نے تعداد ۱۰ روایتوں کو جمع کیا، اس طرح یہ معققات نو (۱۰) ہو گئے۔ درجہ ۱۱ پر اسے کرب کے لئے لیدر بن ابراہیم کے تصدیق و توثیق کے ساتھ اس تصدیق کا نام خطیب تبریزی نے "مستند" لکھا۔ معققات کے اثنی عشر کو مفت و نحوہ درج کیا گیا۔ اثنی عشر میں استنباط، نمونہ اور مثال کے طور پر پیش کیا جاتا ہے، اور اس سے مشورہ رخت کی تصحیح اور قواعد یہاں ثابت ہوتا ہے۔ معققات کی سب سے مشہور شرح ابو بکر بن ہادی (م ۳۲۸ھ) کی ہے جو کہ "شرح القصصہ وسیع" طوس ابی ہیتا کے نام سے مشہور ہے، اور ۱۹۶۳ میں عبدالسلام

درون کی طرف سے، معاہدہ کے نتیجے میں، یہ طریقہ قاضی یوسف احمد میمن کی احمد
یوسف (۱۹۶۶ء) کی شرح اشراج مصنفات سے صحیح، یہی نئی مرتبہ شائع ہو چکی ہے۔ اس کا ایک
پیش کش محمد حمزہ مدنی تحقیق کے ساتھ مشعل - منظر ادبیات سے ۱۹۶۶ء میں شائع ہوا تھا۔

یہ شعری مجموعہ عرب کے قدیم جاہلی اور اسلامی شعراء کے قصائد کے انتخاب پر مشتمل ہے۔ اس کا یہ نام مشہور دہلی عالم مسلسل بن محمد حسن ہونی (م 68ھ) کی طرف نسبت دیا جاتا ہے۔ یہ کتاب حلیہ تصور نہیں ہے بلکہ ان محدثہ مہدوں کی قیام و ترقیت کے لئے تیار کیا گیا ہے۔ اس کتاب کی تالیف کی تھی کہ وہ اس لڑکے کو عربیوں کے اشعار کا بہترین انتخاب سکھائیں اور اسے باادب بنائیں۔ لہذا مفضل نے قصائد کا انتخاب کیا جو اس کتاب میں موجود ہیں اور مفعلیات کے نام سے موسوم ہیں۔ اس کتاب میں 67 شعروں کے ایک سو تیس (130) قصیدے ہیں، ان میں سے 47 شعراء جاہلی ہیں، چوبیس شعر میں سے ہیں اور چوبیس شعراء اسلامی ہیں۔ قصائد مفعلیات قدیم شعراء کے مدح و تنقید اور ہمتیوں کی مدح و تنقید پر مشتمل ہیں۔ یہ نکتہ کیونکہ قصائد اور اب کے ہر شعر کا اس کی مصدر ہے۔ وہ اپنی کتابوں میں اس کے شواہد و کثرت پیش کرتے ہیں۔ مفعلیات کی سب سے مشہور شرح ابو محمد اللہ آبادی (م 305ھ) کی ہے اور ایک مستشرق اٹلی (اندرا) کی تحقیق کے ساتھ 1920ء میں بیروت کے کتب خانہ پر پریس سے شائع ہوئی تھی۔ مفعلیات مصر اور یورپ سے کئی مرتبہ شائع ہو چکی ہیں۔ اس کا سب سے بہترین طبعہ برٹش موزیم اور عبد السلام محمد ہارونی تحقیق کے ساتھ 1943ء میں قاہرہ کے دار معارف سے شائع ہوا تھا۔

القصاص اصطلاحات کی طرح جسی قدر مرئی رہا مجموعہ ہے جسے ابو سعید مہر اسلمہ کی قریب الاصحیحی (م 216) نے جمع کیا ہے۔ انہی کی طرف نسبت کرتے ہوئے اس مجموعہ کو اصطلاحیات کہا جاتا ہے۔ الاصحیحی نے اس مجموعہ میں جاہلیت اور اسلام کے بعد سے بننے والی لغتوں کو جمع کیا ہے۔ اس میں ابتر (71) شعراء کے ہاؤے (92) قصائد ہیں۔ مصنفیات کی طرح اصطلاحیات بھی قدیم شعراء کے کلام کا مستند ہیں۔ کتاب سے اس میں بحث، مثال و رد بیت کے عربی حقوق و قد رکا ہے۔ باخراہ، موجود ہے۔ اصطلاحیات پہلی مرتبہ یک مستشرق ابو دکی تحقیق کے ساتھ 1902ء میں جرمنی

سے شائع ہوئی۔ پھر حمد محمد شکر اور پھر سلام بن شکیب نے اس کا ترجمہ کیا۔ جس کا نام ہے "شعر العرب"۔

4 جمہورۃ اشعار العرب

روان بیانیہ اور زبان عام کے نامور شعراء کے منتخب قصائد کا یہ مجموعہ چوتھی صدی ہجری کے پیر وئی نام پوری محمد بن ابی حساب قرطبی نے جمع کیا تھا۔ اس کا نام وراثۃ الشعراء ہے۔

۱۔ المعانیق، ۲۔ المعجمات، ۳۔ المنتقیات، ۴۔ المذہبات، ۵۔ المعرائی، ۶۔ المشروبات، ۷۔ المنجحات

معارف، تجربات اور منقبات کے شعراء سارے کے سارے جاہلی شعراء ہیں۔ مشروبات سے تمام شعر مختصر ہیں۔ منقبات کے شعراء عربی ہیں۔ المعرائی میں انہی میں بعض شعر ہیں جن میں چوتھوں کے نام ہیں۔ یہ اس کتاب میں خصوصیت ہے جو تیسری صدی ہجری کے متاخرہ میں لکھی گئی۔ یہ کتاب ۱۳۸۵ھ میں شائع ہوئی اور ۱۹۶۷ء میں دوبارہ شائع ہوئی۔

5 دیوان الحماسة

ابو تمیم حبیب بن ابی اسحاق (م 2۱۹ھ) نے یہ کتاب عربی شعراء مشہور ترین مصدر ہے اور جاہلی و اسلامی شاعری کا اہم ترین مجموعہ ہے۔ یہ تحقیق کر کے اسے درپاز کرنے والے کے بہترین ادبی غذا ہے۔ حماسہ میں کل دس ابواب ہیں: ۱۔ الحماسہ، ۲۔ المعرائی، ۳۔ الادب، ۴۔ المناسبات، ۵۔ المصاحف، ۶۔ المصاحف، ۷۔ المصاحف، ۸۔ المصاحف، ۹۔ المصاحف، ۱۰۔ المصاحف۔ جو تمام کی یہ کتاب پہلے باب کی نسبت سے مشہور ہے۔ اس نے یونان، فارس، ہندوستان کے پیش نظر اس کی شروحات لکھیں اور اس کی تفسیر بھی کی۔ اس کی مشہور ترین شرح علی بن حمزہ مروقی کی شرح ہے جو احمد امین و عبد السلام مہارون کی تحقیق کے ساتھ ۱۳۶۱ء میں مصر سے شائع ہوئی تھی۔ اسی طرح ایک شرح امام تبریزی کی بھی ہے۔ ڈاکٹر عبد المعتمد خفاجی نے اس کا اختصار کیا ہے جو ۱۳۶۴ھ بمطابق ۱۹۵۵ء میں مصر میں شائع ہوا تھا۔ برصغیر پاک و ہند کے سما میں سے مولانا طرغی دیوبندی و شاعر عربی و پنجاب یونیورسٹی کے ہونی صدر شعبہ علوم فیض الحسن

دربار کی شاعری

6 کتاب الحماسة لمحمدری

ابو تمیم حبیب بن ابی اسحاق (م 219ھ) نے یہ کتاب عربی شعراء مشہور ترین مصدر ہے اور جاہلی و اسلامی شاعری کا اہم ترین مجموعہ ہے۔ یہ تحقیق کر کے اسے درپاز کرنے والے کے بہترین ادبی غذا ہے۔ حماسہ میں کل دس ابواب ہیں: ۱۔ الحماسہ، ۲۔ المعرائی، ۳۔ الادب، ۴۔ المناسبات، ۵۔ المصاحف، ۶۔ المصاحف، ۷۔ المصاحف، ۸۔ المصاحف، ۹۔ المصاحف، ۱۰۔ المصاحف۔ جو تمام کی یہ کتاب پہلے باب کی نسبت سے مشہور ہے۔ اس نے یونان، فارس، ہندوستان کے پیش نظر اس کی شروحات لکھیں اور اس کی تفسیر بھی کی۔ اس کی مشہور ترین شرح علی بن حمزہ مروقی کی شرح ہے جو احمد امین و عبد السلام مہارون کی تحقیق کے ساتھ ۱۳۶۱ء میں مصر سے شائع ہوئی تھی۔ اسی طرح ایک شرح امام تبریزی کی بھی ہے۔ ڈاکٹر عبد المعتمد خفاجی نے اس کا اختصار کیا ہے جو ۱۳۶۴ھ بمطابق ۱۹۵۵ء میں مصر میں شائع ہوا تھا۔ برصغیر پاک و ہند کے سما میں سے مولانا طرغی دیوبندی و شاعر عربی و پنجاب یونیورسٹی کے ہونی صدر شعبہ علوم فیض الحسن

7 الحماسة

شریف ضیاء الدین ابوالاعلیٰ اسی نے یہ کتاب عربی شعراء مشہور ترین مصدر ہے اور جاہلی و اسلامی شاعری کا اہم ترین مجموعہ ہے۔ یہ تحقیق کر کے اسے درپاز کرنے والے کے بہترین ادبی غذا ہے۔ حماسہ میں کل دس ابواب ہیں: ۱۔ الحماسہ، ۲۔ المعرائی، ۳۔ الادب، ۴۔ المناسبات، ۵۔ المصاحف، ۶۔ المصاحف، ۷۔ المصاحف، ۸۔ المصاحف، ۹۔ المصاحف، ۱۰۔ المصاحف۔ جو تمام کی یہ کتاب پہلے باب کی نسبت سے مشہور ہے۔ اس نے یونان، فارس، ہندوستان کے پیش نظر اس کی شروحات لکھیں اور اس کی تفسیر بھی کی۔ اس کی مشہور ترین شرح علی بن حمزہ مروقی کی شرح ہے جو احمد امین و عبد السلام مہارون کی تحقیق کے ساتھ ۱۳۶۱ء میں مصر سے شائع ہوئی تھی۔ اسی طرح ایک شرح امام تبریزی کی بھی ہے۔ ڈاکٹر عبد المعتمد خفاجی نے اس کا اختصار کیا ہے جو ۱۳۶۴ھ بمطابق ۱۹۵۵ء میں مصر میں شائع ہوا تھا۔ برصغیر پاک و ہند کے سما میں سے مولانا طرغی دیوبندی و شاعر عربی و پنجاب یونیورسٹی کے ہونی صدر شعبہ علوم فیض الحسن

8 الحماسة البصرية

ابو اسحاق علی بن ابی اسحاق البصری (م ۶۵۹ھ) نے یہ کتاب عربی شعراء مشہور ترین مصدر ہے اور جاہلی و اسلامی شاعری کا اہم ترین مجموعہ ہے۔ یہ تحقیق کر کے اسے درپاز کرنے والے کے بہترین ادبی غذا ہے۔ حماسہ میں کل دس ابواب ہیں: ۱۔ الحماسہ، ۲۔ المعرائی، ۳۔ الادب، ۴۔ المناسبات، ۵۔ المصاحف، ۶۔ المصاحف، ۷۔ المصاحف، ۸۔ المصاحف، ۹۔ المصاحف، ۱۰۔ المصاحف۔ جو تمام کی یہ کتاب پہلے باب کی نسبت سے مشہور ہے۔ اس نے یونان، فارس، ہندوستان کے پیش نظر اس کی شروحات لکھیں اور اس کی تفسیر بھی کی۔ اس کی مشہور ترین شرح علی بن حمزہ مروقی کی شرح ہے جو احمد امین و عبد السلام مہارون کی تحقیق کے ساتھ ۱۳۶۱ء میں مصر سے شائع ہوئی تھی۔ اسی طرح ایک شرح امام تبریزی کی بھی ہے۔ ڈاکٹر عبد المعتمد خفاجی نے اس کا اختصار کیا ہے جو ۱۳۶۴ھ بمطابق ۱۹۵۵ء میں مصر میں شائع ہوا تھا۔ برصغیر پاک و ہند کے سما میں سے مولانا طرغی دیوبندی و شاعر عربی و پنجاب یونیورسٹی کے ہونی صدر شعبہ علوم فیض الحسن

ادبی انسائیکلو پیڈیا

1 المیاء والتبیین

یہ ابوالحسن محمد بن ابی اسحاق (م 25۹ھ) کی تالیف ہے جو عربی زبان و ادب کے نامور ماہر تھے۔ اس نے اپنی اس کتاب میں "تبیین" کی انواع کو پیش کیا ہے اور اس سے مراد عربی کی مختلف انواع مثلاً خطبات، شاعری، درستی، کو پیش کیا۔ اس طرح "تبیین" وہی پیش کیا ہے تبیین سے مراد یہ ہے کہ مافی الضمیر کو خوبصورت اسلوب و عمدہ وضاحت و تفصیل کے ساتھ بیان کرنا، اور خطیب، شاعر اور شعراء کے لئے رہنمائی فراہم کرنا کہ وہ اس طرح علی دہلی مقید رہا ہے۔ اس نے اس کتاب میں فصاحت و بلاغت اور لفظ کی خوبصورتی کا لکھا ہے۔

2. أدب الكاتب:

3. الكامل في اللغة والأدب:

بوالعباس محمد بن یزید داؤدی البرد (م 285ھ) نے اس کتاب کو تالیف کیا، مبرہنت اور

4. العقد الفريد:

ابو عمر احمد بن عبد ربہ اندلسی (م 327ھ) کی یہ کتاب ایک ادبی مجموعہ ہے۔ اس میں انہوں نے سابق مابین ادب جیسے جاظہ، مبروہ، ابن قتیبہ، اور ابن مقفع وغیرہ سے استفادہ کیا ہے۔ اور ابن قتیبہ کی عیون اخبار کے طور کو پایا ہے اور ابواب بندی اور مواد کے جمع کرنے میں بھی کے طریقہ کو اختیار کیا ہے۔ عقد خرید میں بن عبد ربہ کی اپنی کوئی چیز نہیں جیسا کہ عیون اخبار میں ابن قتیبہ کی اپنی کوئی چیز نہیں۔ بلکہ یہ ادبی احاطہ جو درات، شعراء عربی ادب کی امثال کا مجموعہ ہے، جہیں موقف نے جمع کیا، وراپ کتاب میں نقل کر یا، وراپنی طرف سے کچھ بھی اضافہ نہ کیا، وراپنی طرح اس میں

امدی ادب کا بھی بہت کم ذکر کیا۔ بعد یہ مشرقی عربوں کا ادب بھی لکھا۔ اس میں
مشہور درویش اور وہب صاحب بن عمرو کے عقد اخراج کا تذکرہ کیا ہے۔
بصاحب رُفد بن "یہ ہماری پوچھنے سے جو ہماری صرف و فائز تھے یہ انہیں
یہ کتاب کے ملک کے دینی حالت پر مشتمل دینی تھے یہ کتاب کے ملک کے ملک کے ملک کے
اس کی میں دینی صورت میں اس میں غیب سے اس کتاب کے ملک کے ملک کے ملک کے
اس کتاب کا نام اس کے ملک کے ملک کے ملک کے ملک کے ملک کے ملک کے ملک کے
مار کے ملک کے ملک کے ملک کے ملک کے ملک کے ملک کے ملک کے ملک کے
وہ کے ملک کے ملک کے ملک کے ملک کے ملک کے ملک کے ملک کے ملک کے
ملک کے ملک کے ملک کے ملک کے ملک کے ملک کے ملک کے ملک کے ملک کے

5 کتاب الأمانی

ابو اسحاق بن قاسم لقمان البغدادی (م 396ھ) کی بہت اہمیت ہے۔ شافعی قاضی
صرف اس کی یہ کتاب عربی شعراء، مثلاً، آیت قرآنیہ اور حدیث نبویہ کا متن
تھا۔ اس میں عربی زبان کے غرائب و خصوصیات کا ذخیرہ موجود ہے۔ یہ مستند اور قیمتی فنی
تعلیقات اور تصانیف کی شہرت ہے۔ یہ کتاب اپنے موضوع میں عربی "کامل فی المعنی" ہے۔
اسے اہل قاضی، فہم اور خاصہ فہم کا خصوصی اہتمام کیا ہے۔ جبکہ مصر کا ریاض الدینی جو اس کے
مسائل کی طرف ہے۔ مامقان نے اس کتاب کو اپنی یادداشت سے اس کی شکل میں لکھ دیا۔ یہ عربی
دروں کا مجموعہ ہے جو بغداد کے شہر قرطبہ کی جامع مسجد میں جمع کر دیا۔ اسی وجہ سے
اسے کتاب القرآن کہا جاتا ہے۔ قاضی نے یہ کتاب ایک موضوع سے دوسرے موضوع کی طرف بغیر کسی
رہائے منتقل ہوتے ہوئے "کیف مایع" طرز کروائی ہے۔ قاضی نے اپنی کتاب کو ادب میں تقسیم
نہیں کیا بلکہ کتاب کے مواد کو پورے عربی زبان کی شکل میں ترتیب دیا ہے۔

خدا صمد کلہ میرے کہ کتاب امانی کو عربی ذخیرہ ادب میں طلبہ اور علماء کے لیے بنیادی مرجع
اور سہی مصدر ہونے کی حیثیت حاصل ہے۔ اس خلدوں نے اسے عربی ادب کی چار بنیادی کتابوں
اور رکان ادب میں شمار کیا ہے۔ ابو حنیفہ بکری ندکی (م 487ھ) نے اس کی ایک شرح لکھی اور اسے
"الاسی فی شرح فی" کے نام سے موسوم کیا۔ یہ علامہ عبدالعزیز مینکی سابق صدر شعبہ

عربی ادب و عربی زبان کے علم کے لیے ایک اہم کتاب ہے۔ اس میں عربی ادب کے
ادبیاتی مرتبہ کا تذکرہ ہے۔ قاضی نے یہ کتاب 1332ھ میں اورچہ (الکتب مصریہ) میں
میں، خلدوں میں شائع ہوئی تھی۔ چھ 1180ھ میں یڈیشن 1953ء میں قاضی کے
شائع ہوئی۔

6 عور الفوائد و درر الفلاند

شیخ ابن قس ابو القاسم علی بن حسین (م 436ھ) کی یہ کتاب عربی ادب کے
معروف ہے۔ فہم و ادب کی یہ کتاب کتاب کامل و تمام ہے۔ اس میں
اشعار، روایات، و غیرہ کے فوائد آسان و سہل آیت اور احادیث کے
ماترہ ہوا ہے۔ یہ کتاب مکی مرتبہ 174ھ میں طبع ہوئی ہے۔ چھ 1180ھ میں
اصول کے لیے تحقیق کے ساتھ 1954ھ میں قاضی نے شائع کی ہے۔

7 رھر الادب و ثمر الالباب

ابو اسحاق ابن نیم بن علی مصری قیروانی (م 493ھ) کی یہ کتاب رھر
مذہب کے رھاہت پر ہے۔ شعر، فصاحت، شعرائے کبار کے اقوال کا مجموعہ ہے۔ یہ کتاب عربی
کی تحقیق کے ساتھ 1953ھ میں درجوں میں شائع ہوئی ہے۔

8 نہایۃ الأرب فی فنون الأدب

شہاب الدین ابوالعاس احمد بن عبد الوہاب مصری خوری (م 732ھ) کی یہ کتاب
ثقافت عرب کا ضخیم مجموعہ ہے۔ اس میں ہر فن کا علمی سرمایہ موجود ہے۔ جس کی وجہ سے اس
ادب، تاریخ، طب، جغرافیہ، طبیعیات، و نباتات کے علم کا بہت بڑا حصہ
ہے۔ 1923ء میں قاضی نے اسے رکتب مصریہ کے شائع ہوئی ہے۔

9 صبح الأعشی فی صناعة الإنشاء

یہ کتاب شیخ ابوالعاس احمد بن علی مصری المعروف قنطردی (م 821ھ) کی ہے۔ اس
بہت بڑا بیان ہے۔ اس کی یہ کتاب اسلام اور قبل از اسلام عربی زبان کی حالت اور سلطنت
کے عروج میں عربی زبان کے مقام کی کہتی ہے، اور اس میں اس زمانہ کی اس زبان کی حالت کا

۱. سیدنا اسماء و الحسان المحمدیہ

۱۔ ابن کثیر (م ۷۱۶ھ) کی یہ کتاب نبی کریم ﷺ کی سعادت و عبادات اور شہل و خصائل پر لکھی گئی۔ کتابوں میں سب سے جامع کتاب ہے۔ اس کی ایک خوبصورت، جامع، ضخیم، مستند شاخ ابن عربی علی (م ۷۶۸ھ) نے (اشرف الوسائل فی فہم الشہداء) کے نام سے تخریج کی۔ اس حاق داد ملک نے تنقیدی مطالعہ، تحقیق اور تخریج سے آراستہ کیا ہے۔ شیخ علی بن سلطان قاری (م ۱۰۷۲ھ) (معجم فی فہم الشہداء) کے نام سے اس کی شرح بھی ہے۔ یہ کتاب محمود سہیل کی تحقیق کے ساتھ (۱۹۶۱ء، ۱۹۵۰ء) میں مصر کے درہما دارہ سے شائع ہوئی تھی۔

۵. سیرۃ الرسول ﷺ

۲۔ جعفر محمد بن جریر طبری (م ۳۱۰ھ) نے اس سیرت کو اپنی مشہور کتاب "تاریخ الامم و الامم" میں بیان کیا ہے۔ یہ سیرت دیکھ کا مضبوط ترین ماخذ ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ ابن جریر طبری اس کی بار بار تکرار و تحقیق سے آگاہ تھے۔ اس کی تخریج و اشاعت ابن عبدیہ تہذیب پر مشتمل ہے۔

۶. اخلاق النبی ﷺ و آدابہ

۳۔ امام محمد بن محمد بن یحییٰ عینی المعروف بابی الشیخ (م ۳۶۹ھ) نے اس کتاب میں نبی کریم ﷺ کی تمام صفات و عبادات، اخلاق و شامل اور طرز زندگی کو جمع فرمایا ہے۔ یہ کتاب (۱۹۶۹ء) میں محمد صدیق عیسیٰ کی تحقیق کے ساتھ قاہرہ سے شائع ہوئی تھی۔

۷. دلائل النبوة

۴۔ حافظ دین محمد بن عبد اللہ صفہانی (م ۴۳۰ھ) کی یہ کتاب حیدر آباد دکن سے مطبعہ مجلس دائرہ معارف عثمانیہ سے ۱۹۵۰ء میں شائع ہو چکی ہے۔

۸. الشفاء بتعريف حقوق المصطفى

۵۔ قاضی عیاض بن یونس (م ۶۴۴ھ) کی یہ کتاب انتہائی جامع اور تحقیقی سیرت ہے اور ۱۲۹۰ھ میں مطبعہ خلیل افندی سے حافت عثمانیہ میں شائع ہوئی تھی۔ امام سیوطی نے اپنے ایک رسالہ "مباحث الصفاء فی تخریق الامویات اشفاء" میں اس کی حدیث کی تخریج کی ہے۔ شیخ علی بن سلطان قاری (م ۱۰۱۴ھ) نے اس کی شرح لکھی جو ۱۳۱۶ھ میں دہلی میں شائع ہوئی۔ اس کی ایک شرح شہاب الدین احمد بن محمد

ذکر ہے جو اسلامی سلطنت کے زوال کے بعد حاصل ہوئی۔ سلطنت اسلامیہ کے اسی اتار چڑھاؤ بحث کرتے ہوئے فاضل مصنف نے مشرق و مغرب کی مختلف چھوٹی چھوٹی ریاستوں اور ان کے ولیوں اور حکمرانوں کا ذکر کیا، در وہاں سے نادر واقعات و قصیدے یہ کتاب حافل و مراد ہے۔ تعارف بھی درت کیا ہے۔ اس قدر سے اس کی یہ کتاب یہاں "ابن عینی" کے ساتھ چھوٹی کتابوں میں تاریخ و سیرت و ادب، فقہ، تفسیر، حدیث، عربی زبان کی ضرب الامثال اور حکمت و تدبیر، نظام حکومت اور خاص طور پر مصر کے نظام حکومت کے متعلق جمع کردہ معلومات کا پیش قیمت نمونہ ہے۔ اس کتاب میں بعض ایسی چیزیں بھی ہیں جو عیسائیوں کے "کتاب" میں نہیں ہیں۔ کتاب دار لکچر مصریہ سے چودہ جلدوں میں ۱۹۱۳ء میں شائع ہو چکی ہے۔

سیرت نبوی ﷺ کی اہم کتب

۱. مغازی رسول اللہ ﷺ

۱۔ ابو عبد اللہ محمد بن عمر، قندی (م ۲۰۷ھ) نے اس کتاب میں نبی کریم ﷺ کے غزوات و تاریخ بیوت و آپ ﷺ کی وفات تک کے واقعات و قصہ بندی یہ کتاب ۱۹۶۷ء / ۱۹۴۹ء میں مصر سے شائع ہو چکی ہے۔

۲. سیرۃ النبی ﷺ

۲۔ ابو عبد اللہ ملک بن ہشام (م ۲۱۸ھ) کی یہ سیرت، ابن عساق (م ۹۱۶ھ) کی سیرت ہ خد ص ہے۔ ابن ہشام کی سیرت کو جامع ترین و قدیم ترین یہ سیرت شمار کیا جاتا ہے۔ یہ کتاب شمس الدین عبد الحمید کی تحقیق کے ساتھ ۱۹۳۷ء میں مصر سے شائع ہو چکی ہے۔

۳. الطبقات الکبریٰ

۳۔ محمد بن سعد (م ۲۳۰ھ) نے اس کتاب کو تالیف فرمایا۔ طبقات کا جزء اول اور جزء ثانی کا اکثر حصہ ہی کریم ﷺ کی سیرت پر مشتمل ہے۔ مولف نے نبی کریم ﷺ کے نسب و ماہر اور آپ کی زندگی کے تمام مراحل کو آپ کی ولادت سے وفات تک مکمل طور پر مستند روایت کے ساتھ بیان کیا ہے۔ اس سیرت کو اس علم میں لکھی گئی کتابوں میں سب سے زیادہ پر اعتماد یا جاتا ہے۔ یہ کتاب لائبریری سے شائع ہوئی، پھر ۱۹۵۸ء میں بیروت سے آٹھ اجزاء میں شائع ہوئی تھی۔

3. کتاب البدء والتاریخ:
مطہر بن طاہر مقدسی (م 355ھ) نے اس کتاب میں توحید سے بحث کا آغاز کیا، پھر بدعہ خلق کا ذکر کیا، وردوست مویہ اور سلطنت غریبہ کا مختصر ذکر کیا۔ یہ تاریخ بغداد کے مؤلف ہیں۔
1916ء میں چھ حصوں اور دو جلدوں میں شائع ہوئی تھی۔
4. المقتبس فی اخبار بلد الاندلس:
ابن عبد القوی معروف۔ اس زمانہ (م 400ھ) کے اس میں اندلس کی تاریخ جمع ہے۔ یہ کتاب ڈاکٹر عبدالرشید علی کی تحقیق کے ساتھ بیروت کے المکتبۃ سے 1966ء میں شائع ہوئی تھی۔
5. المنتظم فی تاریخ الملوک والامم:
بوالفرج عبدالرحمن بن علی المعروف بابن جوزی نے اس تاریخ کو سالوں کے حساب سے ترتیب دیا ہے اور یہ 1359ھ میں ہندوستان میں طبع ہوئی تھی۔
6. المعجب فی تلخیص اخبار العرب:
مورخ عبدالواحد مرکش (م 671ھ) نے اس کتاب میں انتہائی باریک بینی کے ساتھ اندلس کی تاریخ کو فتح سے لے کر محمد بن عبدالعزیز کے زمانہ کے ختم تک بیان کیا ہے اور یہ کتاب ایک جلد میں محمد سعید عربیان اور محمد عربی کی تحقیق کے ساتھ 1949ء میں مصر سے شائع ہوئی تھی۔
7. الکامل فی التاریخ:
ہام عزالدین علی بن محمد المعروف بابن اثیر (م 630ھ) نے اس کتاب و سالوں کے اعتبار سے ترتیب دیا اور تمام اسلامی ممالک کی 628ھ تک کی تاریخ جمع کیا۔ کابل و مدنی تاریخ 1049ھ مرجع ہونے کی حیثیت حاصل ہے۔ یہ کتاب 1374ھ میں مصر سے 112 اجزاء میں شائع ہوئی تھی۔
8. تاریخ الإسلام وطبقات المشاہیر والأعلام:
حافظ محمد بن احمد بن عثمان ذہبی (م 748ھ) نے اس تاریخ کو سالوں کے اعتبار سے ترتیب دیا اور کارہاء کے حالات حررت تہجد کے اعتبار سے ذکر کیے۔ یہ کتاب مصر سے شائع ہوئی تھی۔
9. البدایة والنهاية
امام ابوالفداء، عبد الدین، اسماعیل بن کثیر (م 774ھ) نے اس کتاب کو سالوں کے اعتبار

سے مرتب کیا اور 1000 اجزاء میں یہ کتاب 1966ء میں بیروت سے چودہ اجزاء میں شائع ہوئی تھی۔

10. کتاب العبر و دیوان المبتدأ والخبر:

ابوزید ولی الدین، عبدالرحمن بن خلدون (م 808ھ) کی یہ کتاب ان کے تاریخی مقدمہ کے ساتھ شائع ہوئی اور اس میں عربی، رومی، مقدونی، اندلسی کے نام سے معارف ہیں۔ ان صدوں کے بین الاقوامی تاریخ و تہذیب میں تقسیم وں میں عمریات، طب، سلطان، معاش، صنایع، موسیقیوں اور تمدنی و مادیات میں تاریخی روایات جمع کی ہیں۔ یہ کتاب مصر کے شہر بولاق میں 1284ھ میں سات اجزاء میں شائع ہوئی تھی۔

11. نفع الطیب من عصن الاندلس الوطیب

احمد بن محمد مرقی تلمیذی (م 1041ھ) کی یہ کتاب اندلس کی فتح سے لے کر مسلمانوں کے روحانی و دنیائی فائدوں کے ساتھ ساتھ ان کے سیاسی و اقتصادی حالات کا بیان ہے۔ اس کتاب میں اندلس کے مسلمانوں کی زندگی کے حالات بیان کیے گئے ہیں۔ یہ کتاب مصر کے شہر بولاق میں 1284ھ میں سات اجزاء میں شائع ہوئی تھی۔

12. سمط الحوم العوالی فی ابناء الاوائل والنوالی

شیخ عبدالملک بن حسین بن عبدالملک عصامی کی (م 1111ھ) نے اس کتاب میں عیار وین صدی ہجری کے آخر تک کی تاریخ مدنی کو کرنا ہے اس کتاب کی اہمیت یہ ہے کہ اس میں تجارتی تاریخ کا خاص اہتمام کیا گیا ہے۔ کتاب کا آخری حصہ ممالک کے مشاہیر و باقوں پر مشتمل ہے جو مؤلف نے اپنے آراء و جدو یا شیوخ سے حاصل کی ہیں۔ اس میں بعض ایسی آراء قدرتی حقیقت ہیں جو کسی کتاب میں نہیں ملتی۔ یہ کتاب کے مصنف علیہ السلام 1379ھ میں چار اجزاء میں شائع ہوئی تھی۔

13. محاضرات تاریخ الأمم الإسلامية:

شیخ محمد بن عقیلی (م 345ھ) نے مختصر اور مفید میں کے نام سے ۱۰۰۰
ورسخت عہد سید کی تاریخ تالیف کی 387ھ میں اور بعد میں شائع ہوئی تھی۔

14. تاریخ المسلسل و اثرهم فی الأندلس من الفتح العربی حتی سقوط الخلافة بقرطبة:

ڈاکٹر عبد العزیز سامی کی یہ کتاب قاہرہ کے دارالمعارف سے 1962ء میں طبع ہوئی تھی۔

15. تاریخ الإسلام السیاسی والدینی والثقافی والاجتماعی:

ڈاکٹر حسن ابراہیم حسن کی یہ کتاب نبی کریم ﷺ کی بعثت سے لے کر دولت عباسیہ کے
تاریخ میں سے مخصوص تواریخ و تفسیر میں تاریخ ہے جو قاہرہ کے مکتبہ المعتمد مصریہ سے 1967ء میں 4
جز میں شائع ہوئی۔

16. تاریخ التمدن الإسلامی:

جرجی زیدان کی یہ کتاب اسلامی سلطنت کی تاریخ اس کے تمدن و ثقافت و اجتماعی طرز
زندگی و معاشی و تمدنی و ادبیات و روایات عباسیہ کے دور سے تخریج کے ساتھ ساتھ ان کے انداز
میں مکان بنائی گئی۔ یہ کتاب 1967ء میں دو جلدوں اور پانچ حصوں میں شائع ہوئی تھی۔

17. تاریخ الشعوب الإسلامیہ:

مشہور مستشرق کارل بریکنگ نے 1939ء تک ساری اقوام کے
حالات کو مختصراً ساتھ ساتھ بیان کیا ہے۔ بریکنگ نے اس تاریخ کی تدوین میں استثنائی نقطہ نظر کا
مقابلہ کرتے ہوئے بعض ایسے خیالات کا اظہار کیا ہے جو مسلمان مورخین کے نقطہ نظر سے میل نہیں
رہتے۔ اس کے تحقیق کردہ اس کے اس میں ذکر کراہ ہر بات پر غور و فکر کی ضرورت نہیں رہے۔
یہ تو یہ محقق نے اور اس میں بعض حقائق کو مدنظر رکھا گیا ہے۔ یہ کتاب ایمین ڈار سے اور منیر جمعی
کی تحقیق سے ساتھ ایک بڑی جلد میں شائع ہوئی تھی اس کا چوتھا ایڈیشن 1965ء میں بیروت سے
چھپا تھا۔

کتاب انساب و سوانح

کتاب انساب:

1. جمهرة أنساب العرب:

ابو محمد علی بن احمد المعروف بابن حزم اندلسی (م 456ھ) کی یہ کتاب پروفیسر عبد السلام
بارون کی تحقیق کے ساتھ مصر سے 1962ء میں ایک جلد میں شائع ہوئی تھی۔

2. کتاب الانساب:

امام ابو سعد عبد الکریم بن محمد بن منصور حمیری سماعی (م 562ھ) کی یہ کتاب انساب میں جامع
تریب کتاب ہے۔ اس میں ہر نسبت کو قبیلہ، بطن، شہر، گاؤں، جہاد یا پیشہ کی طرف ثابت کیا گیا ہے۔ اس
میں قبائل و بطن و نسبت کے ساتھ ساتھ ان کے افراد و ان کے بطن و نسب و نسب کا تذکرہ بھی ملتا ہے۔
یہ کتاب اسلامی تاریخ و تمدن کی ایک بڑی کتاب ہے جس سے تاریخ و سوانح و تمدن و
میں 1382ھ سے 1386ھ تک شائع ہوئی رہی۔

3. نهاية الأرب فی معرفة أنساب العرب:

ابو ابراہیم احمد بن علی قلندر (م 521ھ) نے اس کتاب میں تمام سبب و نسب کے افراد
و بطن بیان کیا۔ اس میں انہوں نے ان کے بطن کی حسی و مناسبت کی حسی و مناسبت کا ذکر کیا ہے۔ انہوں
نے انساب کے حقیقتات کا تعارف کیا اور عربوں کے قدیم مسکن کی وضاحت بھی کی۔ انہوں نے نبی
کریم ﷺ کے عمل و نسب کا تذکرہ اور اس سے نکلنے والے شاخوں کو بیان کیا اور اس کتاب کو معروف تہجی کی بنیاد
پر ترتیب دیا گیا ہے۔ یہ کتاب قدیم دور سے 1۰۶۰ء میں برائیم یاروی کی تحقیق کے ساتھ شائع ہوئی تھی۔

4. سبائك الذهب فی معرفة قبائل العرب:

ابو الفز محمد امین سویدی (م 1246ھ) جو عراقی عالم ہیں انہوں نے اس کتاب میں
قلندر کی ترتیب کی محققیت کی ہے اور وہ اس طرح کے انہوں نے قبائل کے واقعہ و اہل سے ملایا
ایسے خطوط کے ساتھ جو ہر ایک کی طرف کیجئے گئے انہوں نے اسباب حضرت آدم علیہ السلام
سے شروع کئے۔ یہ کتاب مصر کے مکتبہ تجار سے ایک جلد میں شائع ہوئی تھی۔

(١) حياة الصحابة

شیخ محمد یوسف کاندھلوی (م 1384ھ) کی یہ کتاب میر صحابہ میں ایک اہم اور مستند دستاویز ہے۔ یہ کتاب شیخ عقیف عباس اور محمد علی دوسٹ کی تحقیق کے ساتھ چار جلدوں میں دمشق سے 1391ھ، 1970ء میں شائع ہو چکی ہے۔

(ب) راویوں کے حالات پر مشتمل سب:

1. تذكرة الحفاظ:

امام حافظ مفسر الدین، ابو عبد اللہ، محمد بن احمد بن عثمان دہلوی (م 748ھ) نے اس کتاب کو راجپوتانہ کے قبائل کے قیادوں، مذہبی سرگرمیوں، مہاجر تاجروں اور چھوٹے صنعت کاروں کے ساتھ ساتھ اراکین، بیرونی تاجروں، دیوبند کے مسلمانوں اور مسلمانوں کے ساتھ ساتھ ہندوستان کے چار جلدوں میں شائع ہوئی۔

2. تهذيب التهذيب:

شیخ الاسلام ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ (۸۵۰ھ) نے اس کتاب کو حروف ثانیہ کے اعتبار سے ترتیب دیا اور یہ کتاب ۱۳۲۷ء میں مندرجہ کتابیں کے بعد متعدد کتب میں شائع ہوئی تھی۔

(ج) مشاہیر و اعلام کے حالات پر مشتمل کتب:

1. الطبقات الكبرى:

محمد بن سعد (231ھ)۔ اس کتاب میں نبی کریم ﷺ کی ساری روایتیں جمع ہیں اور اپنے زمانہ تک کے لوگوں کے حوالے قلم بند کیا ہے۔ آخری جلد میں معروف خواتین کے حالات و جنگہ و می، یہ کتاب 1958ء میں بیروت سے آٹھ جلدوں میں شائع ہوئی تھی۔

2. كتاب الطبقات:

۱۔ ابو عمر، خلیفہ بن خیاط اعظمی (م 240ھ) نے اس کتاب کو تین بنیادوں پر ترتیب دیا۔ ۱۔ نسب، ۲۔ حقیقت، ۳۔ عدل و یداع۔ یہ کتاب کرمیہ عمری کی تحقیق کے ساتھ 967ء میں بغداد سے شائع ہوئی تھی۔

(د) عماء لغت ونحو اور ادباء کے سوانح حیات:

1. طبقات النحويين والمغويين:

ابو بکر محمد بن الحسن زبیدی اندلسی (م 379ھ) نے اس کتاب میں صدر اسلام سے لے کر اپنے زمانہ تک کے عربی اور فارسی لغات کا مجموعہ جمع کیا۔ اس کتاب کو بعض نے "تاج العریض" بھی کہا ہے۔ یہ کتاب عربی اور فارسی کے علاوہ ہر علاقہ کے علماء کو ان کے طبقہ کے اعتبار سے ترتیب دیے گئے ہیں۔ اس کتاب کے مؤلف ابو بکر محمد بن الحسن زبیدی تھیں۔

2. إنباء المرواة على أنباء النحاة:

جمال الدین علی بن یوسف قفطی (م 466ھ) نے اس کتاب میں قرن اول ہجری سے لے کر آپ بابت تک کے علماء و محدثین کی روایات پر مشتمل جامع تصنیف کی۔
موصوف نے علماء کے تراجم کو حروف گچی کے اعتبار سے ترتیب دیا۔ اس کتاب محمد و عائشہؓ کی تحقیق کے ساتھ مطبعہ مصر پر 1950ء و 1955ء میں اجراء میں شریک ہوئے۔

3. بعية الوعاءة في طبقات اللغويين والمحاكاة.

حافظ صاحب مدینت مہر میں بی بی بی بی کی (۱۷۱۱ھ) کی یہ کتاب اسلام کے ابتدائی
 دور سے سترہویں صدی ہجری تک کے اس وقت اور اس نوجوانوں کے تذکرہ پر مشتمل ہے۔ یہ کتاب
 حراف ثقلی کا اعتبار سے سیب الدینی ہے اور یہ کتاب نامہ ۱۹۰۶ء میں مجد اور مسلسل پراچین
 تحقیقی کے ساتھ شائع ہوئی تھی۔

4. إرشاد الأريب إلى معرفة الأديب (معجم الأدباء)

شہاب الدین یاقوت بن عبد اللہ حموی (م 626ھ) نے اس کتاب میں حموی، لغوی، علماء،
م میں ثم کتاب مشہور قراءتہ، عین، ہمار، عین، اوراقین، مشہور، معصی، مدوین، رسال، ہائیں اور
اس شخص کا تذکرہ کیا ہے، جس نے دس میں دو سو کتابیں جمع کیں، اور پھر اسے وفات پائی ہے
احتمالاً ترتیب دیا ہے۔ اور یہ مترجم اور دس کتاب کے، میں بھی اس ترتیب کی رعایت کی گئی
ہے۔ یہ کتاب مصر کے دار علموں سے 1207ھ میں 1936ء و 1938ء شائع ہوئی۔

یہ کتاب ابو عبد اللہ محمد بن عمران مرزبانی (م 384ھ) کی ہے جو ادب اور شعر کے ممتاز علماء میں سے تھے، انہوں نے اس کتاب میں تقریباً (5000) مشہور شعر، ہا تا مدثرہ سب سے سنا میں ایک ہزار کا نام، عبد الستار، فریق بنی تحقیق کے ساتھ جمع کیے ہوئے 960، میں چھپ چکا ہے۔

6. يتيمة الدهر في محاسن أهل العصر:

ابو منصور عثمانی (م 429ھ) نے اس کتاب میں اپنے زمانہ کے شعراء کا تذکرہ کیا ہے اور یہ ایک انتہائی قیمتی و درجہ اول کتاب ہے۔ علامہ عثمان نے اس کتاب میں بہت سے اشعار و روایات اور نوادر و نایاب روایات جمع کیں۔ یہ کتاب محمد محی الدین عبدالحمید کی تحقیق کے ساتھ 1947ء میں شائع ہوئی۔

قہار رس کتب

المهرست

محمد بن سحاق مدنی المعروف مدنی (۳۸۶ھ) نے مختلف علوم پر مشتمل عربی زبانوں میں تصانیف لکھیں اور جامعہ مختلفہ صحت مدنی اور سبکی تالیفات کا منتقلہ تصانیف اور جمع کیا۔ اس نے ہر علم کے آثار سے ۳۶۶ تہہ نامی غنی کتابتوں سے تدریجی روشنی کی ہے اور ان کی کتاب مصر اور بیروت سے کئی مرتبہ شائع ہو چکی ہے۔

2. الفهرست:

محمد بن خیر شمسی جو چھٹی صدی ہجری کے مام ہیں، ان کی یہ فہرست مدرسے مکتبہ عربیہ
جواب کتاب شمار کی جاتی ہے۔ یہ کتاب ایسی قیمتی معلومات پر مشتمل ہے کہ ہم ان معلومات کو کسی دوسری
کتاب میں نہیں پاتے۔ مصنف نے اس کتاب کو موضوعات میں تقسیم کیا ہے اور ہر موضوع کے لئے ایک باب
نکالت ہے۔ اور ہر باب کے تحت کی آخری قسم میں زمانہ کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ ان واقعات کوئی درجہ
سے ثابت شدہ اصل یا دورانیہ بیون کا کوئی بھی نہیں ہے۔ مصنف بورہ ریت کی جارت دی۔ ہر خیر کی یہ
فہرست 1893ء میں اسٹین سے شائع ہوئی پھر دوسری مرتبہ 1963ء میں بغداد سے شائع ہوئی۔

3. كشف الظنون عن أسامي الكتب والفنون:

مصطفیٰ بن عبداللہ (م 1067ھ) جو حاجی خلیفہ اور کاتبِ جللی کے نام سے مشہور ہیں، آپ

نے زہانتہ دین کی ابتدا، مگر پچھلے زہانتہ کی تہا نہیں، وہ تہا ہے۔

2 معجم البداء

4. تاريخ الأدب العربي:

3. بلاد العرب:

4. صحيح الأخبار عما في بلاد العرب من الآثار:

5. معجم المطبوعات العربية والمعربة:

الفاظ قرآنیہ کی معاجم

1. المعجم الممهّـر لألفاظ القرآن الكريم:

کتاب جغرافیہ

1. معجم ما استعجم من أسماء البلاد والمواضع:

مشہور عالم اور وزیر ہوجید عبدالعزیز بکری اندلسی (م 478ھ) نے اس کتاب کو حروف تہجی کے عقب سے ترتیب دیا ہے اور اس میں کلمہ کے پہلے اور دوسرے حروف کی رعایت کی ہے۔

پروفیسر محمد فارس برکات دمشق کی یہ کتاب دمشق کے مطبعہ ہاشمیہ سے بڑے سائز کی ایک جلد میں شائع ہوئی تھی۔

مصنف مذکور نے اس کتاب میں ان لوگوں کے لئے بہت آسانی پیدا کی ہے جو قرآنی موضوعات سے تحقیقات و معائنات چاہیں۔ مولانا صاحب نے اس کتاب کو بہت عمدہ و قابلِ ملاحظہ کتاب قرار دیا ہے اور ان تمام آیات و اقوال پر جو مفسران و مفسرین نے لکھا ہے اس پر یہ حدیث و تحقیق ہیں مثلاً: ایمان کے باب میں ایمان باللہ، ایمان بالملائکہ، ایمان بالکتاب، ایمان بالرسول، ایمان بالیوم الآخر و یہ من آیات و روایات پر مبنی ہے۔ ایمان کے اعتبار سے ایمان کی صورت و رنگ و روایت پر روشنی دیتے ہیں۔ اس سے شواہد بخوبی ملتے ہیں۔ یہ کتاب بھی مشرق و مغرب ہادیہ ہے۔ ۱۹۵۱ء میں یہ کتاب ایک جلد شائع ہوئی ہے۔

یہ ایک انجینیئر متعلقہ جوب، ہمارے تالیف سے اس کے ساتھ مستور بھی ہے، یہ قرآنی معنویت کی فہرست سے، جسے مولانا عبدالحق نے عربی میں ترجمہ کیا۔ صرف یہ قرآن مجید کے موضوعات کو انھیں رو بہ روپ میں ترتیب دیا اور اس بات کے تحت اس سے متعلق قرآنی آیات و تفسیر اور آیات کا نمبر اور سورۃ نمبر کا نام بھی بتا دیا۔

ابوالقاسم حسین بن محمد معروف راغب اصفہانی (502ھ) نے اس کتاب میں قرآن مجید کے غلط غریبہ کی شرح کی اور انہیں حروف تہجی کے اعتبار سے مثنوی ترتیب کے مطابق جمع کیا اور پھر ہر حرف کے لئے ایک باب مخصوص کیا۔ پہلے کسی طبع غریبہ کو اس کے وہ میں ذکر کرتے ہیں، پھر اس کے تحت آنے والی آیات کو بتاتے ہیں پھر اس کا معنی بیان کر دیتے ہیں۔ یہ کتاب پروفیسر محمد سید یحییٰ کی تحقیق کے ساتھ 1961ء میں مصر سے بڑے سائز کی ایک جلد میں شائع ہوئی تھی۔

(۵) پی ایچ. ڈی عربی کے خاکہ جات

(۱) ایم۔ فیل اسلیمیات کے خاکہ جات

خاکہ برائے تحقیقی مقالہ ایم فیل، علوم اسلامیہ

قرآن مجید میں رجولیت کا تصور

مؤثر

نگران

ڈاکٹر خالق داد ملک

چیزمین شعبہ عربی، پنجاب یونیورسٹی لاہور

مقالہ نگار

سعدیہ تبسم

رول نمبر

شعبہ علوم اسلامیہ، کالج آف شریعہ اینڈ اسلامک سائنسز

منہاج یونیورسٹی لاہور

سیشن: 2010-2012ء

— — —

میرے ذہن میں ایک Insisting سوال ابھرا جو چار مع جواب کا محتاج ہے کہ قرآن جنہیں
 باب بتاتے ہیں ان میں سے کون سی مراد یہ ہے؟ اس جواب کی تلاش میں میں نے مذکورہ بالا موضوع کا

رجویت کی ضرورت و اہمیت میں کوئی اختلاف نہیں۔ رجاں امت کے کندھوں پر ہی قوام پاتا ہے۔ اگر تہذیبی حرمت کا تصور نہ ہو تو کسی قوم کی ترقی و ترقی نہ ہو سکتی ہے۔ رجاں ہوتا ہے۔ وہ جو جنہوں نے تعمیر و ترقی کے لئے سخت محنتیں اور جدوجہد کی ہو۔

مسائل سے دو چار معاشرے کو ایسے ہی رجاہ کی ضرورت ہے جبکہ ہم ہر بار مغلوب اور شکست خوردہ ہیں اور تمام اقوام عالم میں پستی کی طرف جا رہے ہیں۔

جب صالح رجولیت کی وضاحت کا ارادہ رکھتے ہیں تو ہم پر مٹیج اور دین حنیف لازم ہے۔ کتاب اللہ درست سولہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہی ایسی صفات حمیدہ کی طرف رہنمائی دیتی ہے جو کہ معین اور

تعارف موضوع (Topic Introduction)

[illegible]

رشد و ماری ٹوں سے

”مومنوں میں سے (بہت سے) مردوں نے وہ بات سچ کر دکھائی جس پر انہوں نے اللہ سے عہد کیا تھا، پس ان میں سے کوئی (تو شہادت پا کر) اپنی نذر پوری کر چکا ہے اور ان میں سے کوئی (اپنی باری کا) انتظار کر رہا ہے، مگر انہوں نے (اپنے عہد میں) ذرا بھی تبدیلی نہیں کی۔“

جو صاحب مذہب و عقیدہ قرآن کریم کے دستِ خوان پر پلایا ہو، وہ سچا سپاہی ہے تاکہ اپنے بل بوتے پر عزت و شہرام اور اپنے ملکوں کی آزادی کے ساتھ ترقی و منار میں ملے سکنے کو یا موجودہ دورِ رائل و عوام میں بدے سے کسی ایسے راجل کی ضرورت سے جس نے ثرات دین کے کسی ایک پہلو تک محدود نہ ہوں بلکہ وہ دین کے تمام پہلوؤں پر ایک وقت محنت بھی کرتے اور اثرات و نتائج بھی پیدا کر سکتے۔ جس کی شخصیت ایک ہمہ جہت شخصیت ہو، جو بیک وقت کامرانی و معیشت دان بھی، خطیب بھی و رقوم کا طبیب بھی۔ بقول اقبال:

جہاری و قہاری و قدوسی و جبروت

یہ چار عناصر ہوں تو بنتا ہے مسلمان

ایب رحل جو قوم و ملت کا ستون، ترقی کی روح، انقلاب کا مرکز ہو جبکہ معاشرہ مشکلات سے

فہرست ابواب و فصول

(List of Chapters & Sections)

رجولیت اور اس کی صفات	باب اول
رجولیت کے لغوی و اصطلاحی معنی	فصل اول:
نظائر اس آیت پاک میں متعدد معنی	فصل دوم:
رجولیت کی صفات	فصل سوم:
رجولیت کے مقنونات اور اس کے خیاب کے عوامل	باب دوم
رجولیت کے مقنونات	فصل اول:
خیاب رجولیت کے عوامل	فصل دوم:
انبیاء اور رسل علیہم السلام کی رجولیت	باب سوم
رسولوں کی اکیسیت	فصل اول:
اصطفا و الرسل علیہم السلام	فصل دوم:
رجولیت انبیاء و علیہم السلام پر کفار کا اقرار	فصل سوم:
خدمہ و تاج و کشت	
تجلیز و سفارشات	
آیات و آیات	مبارک
باب - حدیث	
ق - احادیث	

ماخذ و مراجع

- ۱۔ انصاری محمد بنک۔ ایمام لوفاء فی سیرۃ لحدیث۔ ط ۳۔ القاہرہ مطبعہ الاستقامۃ ۱۹۸۶ء۔
- ۲۔ سعید بنی۔ الاساس فی التفسیر۔ ط ۲۔ انریاش و الرسوم ۱۹۸۹ء۔
- ۳۔ اشعرونی محمد بنک۔ تفسیر لقرون۔ القاہرہ القاہ الثقاۃ (بدون طبعہ و تاریخ)
- ۴۔ ابن عاشور محمد طاہر۔ التحریر و التنویر۔ بیروت دار الکتب (بدون طبعہ و تاریخ)

و صحت میں۔ یہ ماخذ تمام حوالہ دہندگان و مراجع میں ملے ہیں۔

یہ میری تحقیق رجولیت کی حقیقت کی معرفت یہ معنی ہے تاکہ یہ اس سے پرہیز میں پتہ مسامین جو کتاب ہذا اس کی سورۃ اس کی آیات و احادیث کے حوالہ دہندگان میں ملے۔

سابقہ کام کا جائزہ (Literature Review)

سابقہ کام کا جائزہ دینے سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ قرآن مجید کے مختلف فقہوں پر باقاعدہ تصانیف و کتب میں رجولیت پر بحث کی گئی ہے مگر اس میں پیش کش ہے۔

عصر حاضر میں اس موضوع پر لکھنا انتہائی ضروری ہے تاکہ رجولیت کا معنی اس کا اطلاق اور اس کے حکم سے آگاہی ہو۔ یہ مقدمہ اہل علم و تحقیق کے لیے ہے۔

اسلوب تحقیق: (Research Methodology)

- ۱۔ مقالہ ہدایتیہ تحلیل و استنباطی تحقیق پر مشتمل ہوگا۔
- ۲۔ مقالہ کو مستند بنانے کے لئے قرآن مجید کی ماخذ سے استفادہ کیا جائے گا۔
- ۳۔ بوقت ضرورت ہدایتی ماخذ سے اقتباسات کا اندراج کیا جائے گا۔
- ۴۔ تحقیقی کام میں ثانیت و مختلف علمی مباحث اور مسائل پر بحث کیا جائے گا۔
- ۵۔ مقالہ کی تکمیل کے دوران اساتذہ کرام و اہل علم حضرات سے خصوصی استفادہ کیا جائے گا۔
- ۶۔ تحقیقی کام کے لئے پاکستان کی مختلف لائبریریوں سے استفادہ کیا جائے گا۔

- ۱۔ مرکزی لائبریری۔ پنجاب یونیورسٹی لاہور۔
- ۲۔ قائد اعظم لائبریری۔
- ۳۔ مرکزی لائبریری۔
- ۴۔ سرکاری۔
- ۵۔ میں لائبریری۔

Introduction And Importance of 'The Topic'

Islam is complete and comprehensive, addressing all aspects of our lives and all of our needs, including our need for diversions and for recreation. It provides for us lawful means to fulfil this need

People require rest and recreation. This is something completely natural. Without it, a person cannot be productive in life.

Recreation is sometimes used synonymously with leisure. However, recreation is usually used to describe active leisure. Sometimes its use implies that activities have positive value in terms of mental and physical therapy.

Recreation is the expenditure of time with intent to gain some refreshment. It is a break from monotony and a diversion from the daily routine. It is a positive change from the stereotypical lifestyle and involves active participation in some entertaining activity. Recreation activities involve enjoyment, enjoyment and happiness obtained from engaging into something one likes.

We read in the Holy Qur'an how the brothers of Joseph (A.S.) appeared to their father, the Prophet Jacob (A.S.) on the basis of this fundamental human need. They said,

قالوا يا اباانا مالک لا تأمنا على يوسف وإنا له لناصحون أرسنه معنا غدا

يرتج ويلعب وإنا له لخمطون (سورة يوسف ١٢: ١٠١)

"They said, O our father! Why wilt thou not trust us with Joseph, when lo! we are good friends to him? Send him with us tomorrow that he may enjoy himself and play. And lo! we shall take good care of him". (Yusuf 12: 11-10)

Then they fabricated a lame excuse and said to their father

Synopsis For M. Phil. (Islamic Studies)

Status of Recreational Activities in Islam

Presented By,

Muhammad Ijaz Nasim

Roll no.,

Supervised By,

Dr. Khaliq Dad Malik

Chairman Arabic Department

Punjab University, Lahore

Faculty of Arabic And Islamic Studies Minhaj
University Lahore

Session 2009-2012

قالوا يا أبانا إنا ذهبنا نستبق وتركنا يوسف عند متاعنا (يوسف ١٢: ١٤)

"Saying: O our father! We went racing one with another, and left Joseph by our things" (Yusuf 12: 12-17)

In the Sunnah, we see the Companions participating in many different forms of lawful entertainment and play. They engaged in sports like footraces, horseracing, wrestling, and archery. They spent time in telling jokes and in lighthearted conversation.

It is authentically related that the Prophet (Peace be upon him) said to Jabir when he married a matron: "Why did you not marry a virgin whom you could play with and who would play with you?" (Sahih al-Bukhari and Sahih Muslim)

The following narration strengthens and clarifies this. عن عليقة، قال: كنت أمشي مع عبد الله بن عمر، فلقيه عثمان، فقام معه يحدثه فقال يا عبد الرحمن! ألا تروى حكمة شابة عليها تدرك بعض ما يصي من رماحك قال فليس عبد الله بن عمر ذلك لقد قال لنا رسول الله ﷺ "يا معشر الشباب! من استطاع منكم الباءة فليتزوج، فإنه أغض للبصر وأحصى للفرج ومن لم يستطع فعليه بالصوم فإنه له وجاء" (Sahih Muslim)

"Alqama reported: While I was walking with 'Abdullah al-Minawi, I thought I happened to meet him. He stopped there and began to talk with him. Uthman said to him: Abu 'Abd al-Rahman, should we not marry you to a young girl who may recall to you some of the past of your bygone days, thereupon he said: If you say so, Allah's Messenger (may peace be upon him) said: O young men, those among you who can support a wife should marry, for it restrains eyes from casting (evil glances) and preserves one from immorality, but those who cannot should devote themselves to fasting for it is a means of controlling sexual desire.

وما خلقت الجن والإنس إلا ليعبدون (الذاريات ٥١-٥٦)

I created the jinn and humankind only that might worship Me"

According to the "Islamic Philosophy of Recreational Activities" permissible games are those that help to strengthen the body and energize the mind, increase understanding and knowledge, and are free of haram (forbidden) things. The Prophet (peace and blessings of Allah be upon him) approved of the Abyssinians playing with their spears in the mosque, because that was training for them in carrying weapons and the like.

قالت عائشة رضي الله عنها

والله! لقد رأيت رسول الله ﷺ يقوم على باب حجرني، والحشة يلعبون بحرايبهم في مسجد رسول الله ﷺ يستريحون برؤسهم، فكنت أظفر بلي لعينهم ثم يقوم من أجلي حتى أكون أنا التي أنصرف فأفرد حرايبه حديثه أسير، حريصة على اللهو".

Aishah relates the following about her husband, the Prophet (peace be upon him):

I swear by Allah that I saw Allah's Messenger (peace be upon him) standing at the door of my room while the Abyssinians were engaged in spear play in the mosque of Allah's Messenger (peace be upon him). He screened me with his cloak so I could watch them performing.

He stood there for my sake until I decided that I had enough. Now just imagine how much time a young girl eager for entertainment would stand there watching." (Sahih al-Bukhari and Sahih Muslim)

Recreational activities give us an opportunity to spend time with our near ones and ourselves. They give us an opportunity to meet

Allah makes clear to use the recompense in the Hereafter. He says,

هل جزاء الإحسان إلا الإحسان (الرحمن: ٥٥-٥٦)

Is the reward of goodness ought save goodness?
(Ar-Rahman 55-60)

Research Objectives:

The Muslim world today is behind everyone else in knowledge, enterprise, and productivity. One of the reasons for this is that Muslims are not making productive use of their time and generally do not have a positive work ethic. We must resolve to stop wasting time, to stop falling short in our work, and to put an end to our unproductive habits.

It is the need of the hour that the Muslims should rise and enforce Islam in every walk of their life. Viewing this topic so that the masses should be motivated about being permissive and not permissive recreational activities. Today, numerous computer and electronic games are spoiling the pure minds of the young ones with their impurities. Hence, it is obligatory to propagate the perils of these games.

Literature Review:

The comprehensive, complete and terse print material on this topic is very rare and is not easily available. The books on recreational activities are countless but they have not been written with an Islamic approach. If any book of this kind is available, that is anonymous. Further, it has been attempted with research motive. In this way, the current research work would be definitely beneficial and useful.

people, make new friends and socialize. Some of the recreational activities help us in developing leadership qualities and interpersonal skills. Although excessive amount of recreation is not advisable, a little amount of recreation on a daily basis is the need of our busy life of today. While being a part of the rat race of today, while we struggle to stay in the competition, it is also necessary to give some time to ourselves. Recreational activities serve this very need of humans.

Islam stresses the importance of striving to benefit for both this world and the next. The life of this world is the harvesting ground for the hereafter. It is but a passing phase and the life to come is the eternal abode. A Muslim, therefore, should expend his efforts for the sake of the should excel in cultivating and developing the Earth while gearing his Allah says:

وسخر لكم ما فى السموات وما فى الأرض جميعا منه إن فى ذلك لآيات
لقوم يتفكرون (سورة العنكبوت: ٣١)

"And He has made of service unto you whatsoever is heavens and whatsoever is in the Earth; it is all from Him. Lo! Here in are signs for a people who reflect." (Surah al-Juthya 13)

Our work and our efforts are important in Islam, and as Muslims, we are encouraged to be industrious. Allah says:

وقل اعملوا فسرى الله عملكم ورسوله والمؤمنون وستردون إلى علم
الغيب والشهادة فينبكم بما كنتم تعملون (التوبة: ١٠٥)

And say (unto them): Act! Allah will behold your actions, and (so will) His messenger and the believers, and ye will be brought back to the knower of the Invisible and the Visible, and He will tell you what ye used to do. (Al-Tawba 9:105)

- Section (iv) Causes of fall of nations
- Fall of Great Roman Empire
 - Lethargy
 - Deserted playgrounds
 - Over-crowded hospitals

Chapter 2 Recreational Activities In Quranic Scenario

Section (i) Fizrat Factors involved in recreation

Section (ii) Recreational activities of the Holy Prophet's Hobbies

Section (iii) Fundamentals of Physiology

Chapter 3 Recreational Activities In Hadith Perspective

Section (i) Recreation activities of the Holy Prophet (peace be upon him)

- Walking
- Wrestling
- Archery
- Foot-racing
- Horse-riding
- Swimming

Section (ii) A glimpse of recreational activities of the People of Madina

- Wedding ceremonies
- Hunting
- Spear Play
- Lighthearted conversation
- Horse racing
- Miscellaneous

Methodology:

Literature review, analytical, logical, critical and deductive method will be adopted

- Original sources, i.e. the Holy Quran and the hadith will be resorted

A few secondary sources like the quotation of the compilation of the Holy Prophet (PBUH) and several other books, journals, academic magazines, newspapers, libraries, and websites will be fully utilized.

Contents

Chapter I Introduction

Section (i) Definition, scope and synonyms of recreation.

- Entertainment
- Leisure
- Diversion

Section (ii) Permissible and prohibited recreational activities

Section (iii) Recreational activity – A sick remedy to all these ailments and agonies

- Diabetes
- Blood-pressure
- Nervous Breakdown
- Frustration
- Drug addiction
- Stomach upset
- Paralysis
- Human health deterioration

(ب) ایم، قل عربی کا ذکر

نمودار مشروع رسالة ایم قل

خطة البحث لمرحلة ایم قل في اللغة العربية

عنوان الرسالة: **النفاق والقرآن الكريم**

شماره

رسمه (اسم الطالب)

إعداد

(اسم الطالب)

قسم اللغة العربية، جامعة بنجاب، لاہور

العام الدراسي: - - -

Views of other projecting Islamic Scholars

a. Hazrat Ali (R.A.)

b. Hazrat Abu Darda (R.A.)

c. Imam Ghazali

d. Ibn Miskawayh

e. Ibn Ja'na'ah

Chapter 4 Status of Recreational Activities

Section (i) Islamic philosophy of recreation

Section (ii) Purpose of creation

Section (iii) Status of recreation in Islam

☆ - Summary, Findings, Recommendations

☆ - Technical indexes

References:

1. Ibn Asir, Ali bin Muhammad. Usad-ul-Ghaba fi Marifat Al-Sahaba Beirut: Darul-Kutub Al-Ilmiya, 1985
2. Ibn Hisham, Abdul Malik. Al-Seerat Al-Nabwia Beirut: Dar Ibn Kasir, 1988
3. Albarusi, Ismail Haqqi. Tafseer Rooh-ul-Bayan. Beirut: Dar-ul-Fikr (N D)

تتضمن الخطة ما يلي.

١ - أسباب اختيار الموضوع

٢ - أهمية الموضوع

٣ - الكتابات السابقة في الموضوع

٤ - خطة الموضوع

٥ - منهج البحث

٦ - المصادر الأولية للموضوع

١. أسباب اختيار الموضوع

النفاق هو إظهار الإيمان ومحبة الإسلام والمسلمين أمام الناس وإبطال الكفر، ومعاداة الإسلام وأهله وهو سلوك منحرف في الحياة، ومظهر من مظاهر الإنسان البشري، له دوافع نفسية عديدة تدفع صاحبه لاتخاذ هذا السلوك السيء في حياته والنفاق يختلف من عصر لآخر باختلاف دوافعه، وقد نشأ منذ العهد الأول بعدعوة الإسلام ولا يزال مستمر في كل عصر حتى أيامنا هذه، وله دور خطير في عزيمة كيان المجتمع الإسلامي من داخله، فأهله هم أعداء الداخل، ويختلف باختلاف الناس والزمان، وله دوافعه وأسبابه.... ولكنه أصبح منظماً في العصر الحديث فديره جهات معادية للإسلام والمسلمين.

وإذا استطلعت النفاق في حياتنا المعاصرة وجدنا من أسبابه: الثقافات والعلوم الحديثة سوسة بأفكار الإلحاد والمنظمات والجمعيات والأحزاب التي تستدرج الشباب المسلم إليها من خلال مصانع ذبوية، فشأ وسط المجتمع الإسلامي حيل بعيد عن الإسلام، يقتل ويحبب بالعرب، مع انتسابه للإسلام ولقومه وأهله المسلمين، وهو من أكبر معاول الهدم لمجتمع الإسلامي.

أصنف إلى ذلك انتشار الاسرافات الخنقية الواسعة التي أرادها أعداء الإسلام بصورة كاملة للنفاق بألوانه وأشكاله في عصرنا، مع الدعوة القوية لتبني الافكار العلمانية

ومن آثار النفاق أنه لم يعد هناك اليوم المجتمع الإسلامي المسلم، ولا الفرد المسلم الصادق بإيمانه وبمبادئه الإسلامية - إلا رحم ربنا - فلة بين بحر من أناس ينادون بالإسلام ولا يتعلمونه ولا يطبقونه لا من بعيد ولا من قريب، من هنا جاءت الحاجة إلى ترشيد الصحوة الإسلامية وإلى نقيتها من شوائب النفاق، بتوعية وتربية إسلامية صحيحة خالية من أي أخلاقيات غريبة عن الإسلام، وهذا كان من أهم أسباب اختياري للموضوع

٢. أهمية الموضوع:

- ١ - موضوع النفاق قد تناول القرآن الكريم بالتفصيل ولايجدر في معظم العلاقات الوثيقة بصحة عقيدة المسلم وعكسها على سلوكه وأعماله، ومن هنا جاءت أهمية الموضوع بالدرجة الأولى.
- ٢ - يبين هذا الموضوع مكايد المنافقين ليحذر المسلمين منهم ولا يتأخروا بهوياتهم الإسلامية الكاذبة.
- ٣ - التمثل إلى صفاتهم بعرض سادج من المساقين عبر التاريخ وطريقة سلوكهم وتعاملهم مع المسلمين، وتحذير المسلمين من اتخاذ بقاياهم.
- ٤ - توضيح للإسلام على أنه انتماء إرادي عقدي وتطبيق عملي صادق، وليس أمراً تتوارثه عن الأهل.
- ٥ - الوعي والصحوة والتنبيه من الفعلة مما يكيد أعداء الإسلام للمسلمين.

٣. الكتابات السابقة في الموضوع:

يعتبر الإمام جعفر بن محمد (ت ٣٠١ هـ) أول من أورد الكلام عن النفاق في تأليف مستقل في كتابه: "النفاق والمنافقون" وقد جمع فيه لأيات الواردة في شأن المنافقين كما حشد فيه أحاديث كثيرة رواها بأسانيد على طريقة المحدثين ومن أورد النفاق أيضاً إبراهيم علي سالم من القاهرة في كتابه: "النفاق والمنافقون في عهد رسول الله ﷺ" ومنهم الأستاذ عبدالرحمن حسن حينكه في كتابه: "ظاهرة النفاق

وحيات المذاقيين في التاريخ".

٣. منهج البحث:

سوف نبدأ إن شاء الله في هذا البحث المصحح الاستقرائي الوصفي التحليلي مسارجع إلى القرآن الكريم دية اية لاستخلاص آيات النفاق، ثم ترتيبها حسب نزولها ثم فيه من بيان عامل الزمن في بيان بشأة النفاق وتطوره عند العرب وأسبابه وأنواعه، وكيف تعامل القرآن مع المذاقيين، فكشف معاقبهم وبين صفاتهم وأفعالهم وحذر النبي ﷺ والمسلمين من ضرورهم

وبعد تتبع آيات النفاق في القرآن سوف أرجع إلى أقوال المفسرين ببيان معانيها وبكتيب الأحاديث النبوية الشريفة وشروحها وذكر أقوال العلماء فيها كما سأرجع إلى كتب التوحيد والعقيدة الإسلامية لبيان معنى النفاق الاصطلاحي وإلى كتب اللغة ببيان معناه المعوي، كما سوف أحلل كل قول وأستنبط منه النتائج لأناقشها إن شاء الله

٥. المصادر الأولية للموضوع:

- ١- القرآن الكريم
- ٢- تفسير الرازي
- ٣- تفسير الطبري
- ٤- تفسير القرطبي
- ٥- تفسير أبي كثير
- ٦- روح المعاني لمأخويسي
- ٧- تفسير أبي سعيد
- ٨- عقائد السعفي
- ٩- شروح عقائد السعفي
- ١٠- شرح الطحاوي
- ١١- الكتب الستة وشروحها

٦. حظه الموضوع: (تفاصيل خطة البحث)

يتضمن هذا الموضوع مقدمة وتمهيد وسبعة فصول وخاتمة.

أما المقدمة: فسوف أبدأ فيها إن شاء الله أسباب اختيار الموضوع وأهميته وعظمته ومبهمه والمصادر السابقة فيه وعلاقتها ببعضها
وأما التمهيد فيشتمل على تعريف النفاق وتعريف القرآن، وهل عرف العرب النفاق قبل الإسلام، أم فيه أولاً: معنى النفاق لغة واصطلاحاً ثم أبدأ صلتها بالإيمان وأركانها، وهل عرف أهل مكة النفاق، ومتى ظهر النفاق وأين ولماذا، ومن هو رعيمهم ولماذا؟

الفصل الأول: من هو المذاقي: آيات من سورة البقرة.

الفصل الثاني: النفاق لماذا: حقيقة المرض وأسبابه.

الفصل الثالث: سمات المذاقيين: حسد، حبس، ضعف الشخصية، آيات

من سورة المذاقيين، التوبة، الحشر وغيرها

الفصل الرابع: المذاقيون والكمار. علاقتهم بأهل الكتاب، والمشركين.

الفصل الخامس: المذاقيون والنبي ﷺ: ما أذراه النبي ﷺ، مما ورد في

سورة النساء، التوبة، والمذاقيون.

الفصل السادس: المذاقيون والمؤمنون: موقفهم في غزوة أحد، والعقد

مما سجله الوحي في سورة آل عمران والأحزاب.

الفصل السابع: أثر النفاق على الفرد والمجتمع

الخاتمة: وفيها أهم نتائج البحث

المهارس العلمية للموضوع: ومنها فهرس للآيات، والأحاديث، والأعلام،

وثبت المصادر والمراجع، وفهرس محتويات الكتاب.

اقتراح: وأقترح على مجلس قسم اللغة العربية الموقر أن يكون المشرف على

بمحتي فضيلة الأستاذ الدكتور لتخصصه في تفسير القرآن الكريم، أو من نوبه

مناسباً. وكذلك أحيطكم علماً بأن هذه الخطة قابلة للتغيير والتبدل حسب إرشادات

المشرف وتوجيهات لجنة الجامعة.

(ج) پی ایچ ڈی اسلامیات کا خاکہ تحقیق

خاکہ تحقیق برائے پی ایچ ڈی، علوم اسلامیہ

ابن عربی کے نظریہ وحدۃ الوجود کی اشاعت میں
مشائخ چشت کا کردار

مقالہ نگار:

شبیر احمد جانی

رول نمبر:

نگران

پروفیسر ڈاکٹر خالق داد ملک

چیمبرمین شعبہ عربی و پنجاب یونیورسٹی، لاہور

شعبہ علوم اسلامیہ، کالج آف شریعہ اینڈ اسلامک سائنسز

منہاج یونیورسٹی لاہور

سیشن 2009-2012ء

تعارف مضمون

اہمیت اسلامیہ، علم الکلام، فلسفہ کا وہ ارمغان رنگ ہے جس کی خوشبو، مستانِ توحید کو کشاں
شیں میں جانبِ رواں دواں رکھے ہوئے ہے۔ یہاں یہ طرف از عقلی موشگافوں کے مددگار
ہے۔ رحمتِ حیدان کی قوتوں سے تو اس طرف مشہداتِ ہستی کے راہزین کے سے منظر ہر
تجلیاتِ دل کی مدد دیا میں بھی آہیں۔ میں یہ جو مدد فراں تحقیق پسند بھی ہوتے ہیں جن کا کاسہ
عراقِ عظیم و سنہریہ توفیق یافتہ صوفیہ تہذیب کی ہے۔ اس میں جو تہذیبوں سے آئے ہیں ان میں
کے متاثرین ہیں۔ اب جہان آہ ہے تو یہ صرف اس کی تہذیب ہی نہیں ہے بلکہ اس کی
طرف سے اس رسا کو بھی عقلی طرمانیت سے مالا مال کر دے۔ یہی مقدم ہے جہاں علم اور معرفت
ہو، وہاں تہذیب ہو جاتی ہے جس میں عقل و عین کی صورت میں اس کی تہذیب ہو جاتی ہے۔
وحدۃ الوجود، الہیاتی یعنی توحیدی مباحث کا نقطہ عروج ہے۔

ملاحظہ خاطر رہے کہ توحید اسلامی کے بنیادی مباحث میں مسئلہ وجود کو، ساسی حیثیت حاصل
ہے۔ وہ انسان، متفکر، متذکر اور صوفی میں اس مسئلہ وجود پر اختلاف کی صورتیں ہو، وہ ہیں مگر یہ سب کے سب
اس میں وجود کی نوعیت و حقیقت کے وجود و زمان کے باہمی تعلقات پر بحث کی جاتی ہے۔ یہ رہے کہ
عربی وحدۃ الوجود کو سب سے زیادہ "وہ" اور منہج طریق پر اس کو تیس صدی ہجری سے متاثر ترین
بزرگ ابن عربی نے بیان کیا ہے۔

وحدۃ الوجود کا معنی

وحدۃ الوجود سے کیا مراد ہے؟ اس سے مراد یہ ہے کہ ایک ایسا وجود جو لفظ اپنی ہی ذات سے
زندہ و قائم ہے و در اس وقت کمر کھے ہوئے ہے، وہ صرف ذات حق ہے جو حقائق کائنات کے انہیوں
سے ظاہر ہو رہا ہے۔

وحدۃ الوجود کی مثال:

اس کی مثال ایک ایسے آئینے سے دی جاتی ہے جس کو سورج کے سامنے کیا جائے تو اس میں
سورج کی تصویر کے ساتھ ساتھ اس کی شعاعیں بھی نظر آئیں، یہی مثال حقائق کائنات کی بھی ہے جو آئینہ
ماہی ذات حق ہیں۔ ذات حق بمعنی صفات کے حقائق کائنات کے کئی آئینوں سے نمایاں ہے، مگر یہ

یہ کہنے مطلق ہیں، ان میں وجود حق ہی کا جلوہ موجزن ہے، گویا مخلوق کی حیثیت میں اور عین ہے۔
حقیقی وجود صرف ذات حق کا ہے۔

وحدت الوجود کی بحث کے دوران یہ ممکن نہیں کہ شیخ سرہند کے نظریہ وحدت الشہود کی
تائید نہ کی جائے جو شہودوں سے ملحق وحدۃ وجود کا تصور اپنے لئے پیش کرتا ہے۔
موجود کی کے ساتھ۔

وحدۃ الشہود کیا ہے؟

وجود واحد دو ہیں، ایک وجود ذات حق اور دوسرا وجود ممکنات جو حادث ہے لیکن وجود حادث
سے ہر ایک صورت و اعتبار میں اس کے لئے وجود ہے۔ وہ وجود واحد ہے جس کا مشاہدہ کتابت و
کی کو وحدۃ الشہود کہتے ہیں۔

وحدۃ الشہود کی مثال:

اس طرح دن کے وقت ماری کی صفائی میں پانی اور آواز سے ملتا ہے۔
اسے ای صورت غائب میں ملتا ہے۔ وحدۃ وجود صرف ایک وجود ہے۔ اس کے لئے اس کے لئے
موجودات اس کی نظر سے اوجھل ہو جاتے ہیں حالانکہ دونوں کا وجود مستقلاً قائم ہے۔

وحدۃ الوجود کیا ہے؟

- وجود ایک ہے۔

۲۔ کائنات کی حیثیت صرف تھیں، ارتقیدی ہے لیکن اس سے وجود حق ہی ظاہر اور باقیہ
اس - عقل کو استہساں ہوا ہے کہ یہ شیا کا وجود، شیا ہی کی صفت ہے، گویا شیا میں جیسا کہ شک
سے واضح ہے۔

وحدۃ الشہود

۱۔ وجود دو ہیں لیکن بوجہ غیب حال، مصوفی کو ایک لگتا ہے۔

۲۔ کائنات کا خارجی وجود تحقیق ہے جو وجود حق کے علاوہ ہے۔

وحدۃ الوجود میں التباس اور گفتگو کا آغاز

نظریہ وحدۃ الوجود میں بنیادی مقدمات پر مشتمل ہے۔

۱۔ وجود ذات حق ہی اصل ہے۔

۲۔ کائنات و مخلوقات کی حیثیت مطلقیت

۳۔ وجود حق ہی تحقیق ہے۔

صوفی وجودیہ کے نزدیک یہ تینوں مقدمات ثابت ہیں۔ اس حوالے سے صوفیہ نے کائنات
اور مخلوقات کی حیثیت تھیں میں بہت تاریک طرز کیا ہے۔ ان کے مطابق مسلم ہی میں تحقیق کائنات کا
محقق ہے۔ کائنات و خارجی میں ظاہر کرنے کے لئے حق کی توجہ باہر طور ہوئی کہ اس نے ان
مخلوقات میں بہت تاریک وجود ہے۔ اس پر پانی و ہوا کی تخلیق فرمائی تو یہ کائنات معرض وجود میں آئی۔
یہ کائنات کائنات میں وہ شیا ہے جو میں یہ تینوں تھیں اور اس کی تخلیق و ہوا - نظر عام سے اس
دیکھا جائے تو یہ تخلیق وجود اور وجود حق مطلق و قطعی ہے۔ وجود ایک ہے۔ قلمین وحدۃ وجود
حیثیت سے عالم میں وجود حق ہے۔ اس لئے اس میں حاکم کی حیثیت تھیں و عقیدہ حق جو
صرف اس کا حق صلاحت رکھتی ہے کہ یہ حق ہے اس لئے یہ بھی کائنات ہے چنانچہ اس سے اس کا حق
اور عالم میں غیریت سے وجودوں سے جدا ہے۔ اس میں ایک طرف تو مطلقیت وحدۃ وجود
حاکم کی حیثیت و پیش نظر میں رہتے ہیں۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ مخلوقات اور وجود حق ہر
اعتبار سے عین یک دیگر ہیں جو کہ غلط ہے۔

بہت دوسری طرف محقق اور ذات حق میں اس فرق و پیش نظر نہ رکھنے کی وجہ سے مخلوق اور
خالق کی حیثیت کا نظریہ پڑا جو تہجد - حدس و محسوس ہو گیا۔ یہ گمراہی کہ سب سب آفہاد
خود بہتہ حدس و محسوس کیا اور غیب و شہ میں تیار کیا۔ یہی کائنات وحدت الہی اور دین کی کے واسطے
میں سامنے آتی رہی۔
ضرورت موضوع

مصرحہ میں چونکہ محققین ابن عربی کے نظریہ وحدۃ وجود و وحدت الہیوں سے جو رہے
لیے بنیاد دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس سب سے وحدۃ ذات حق ہی ہے تو مذہب کی یہ تقسیم کسی حکامات
میں یہ فرق ہے کہ اگر تمام قسم کی چیزیں جائز اور تمام بندیاں غلط قرار دیدی جائیں تو کچھ
حرج نہیں۔

چونکہ ان لوگوں کی صدا میں برصغیر کے اندر بھی پہنچ رہی ہیں اور جدید تعلیم یافتہ طبقوں سے
متاثر ہو رہا ہے۔ ہذا ضرورت ہے کہ ابن عربی کے نظریہ وحدۃ وجود و وحدت کے ساتھ سمجھا جائے۔ اس

فصل دوم:	مشائخ چشت کے کردار و نفسیات پر وحدۃ الوجود کے اثرات
فصل سوم:	مشائخ چشت کے اوراد و وظائف پر وحدۃ الوجود کے اثرات
فصل چہارم:	مشائخ چشت کے شاعرانہ افکار پر وحدۃ الوجود کے اثرات
باب چہارم:	وحدۃ الوجود کے فہم و اشاعت میں مشائخ چشت کا کردار
فصل اول:	مشائخ چشت کی مستقل تصانیف
فصل دوم:	مشائخ چشت کی لکھی ہوئی شروعات
فصل سوم:	مشائخ چشت کے ملفوظات
باب پنجم:	وحدۃ الوجود میں افراط و تفریط کا محاکمہ
	(شروعات مشائخ چشت کی روشنی میں)
فصل اول:	معترضین کے اشکالات اور ان کا حل
فصل دوم:	اصحاب نحو کے اشکالات اور ان کا حل
فصل سوم:	خدمہ مباحث
نتائج بحث	
تجاویز و سفارشات	
فہارس:	i- آیات قرآنیہ
	ii- احادیث نبویہ
	iii- احکام و بلاغ
	iv- اہل علم

خدا و مراجع.

ابن الاہار. التکملة لكتاب الصلاة مصر، ۱۳۷۵ھ.

ابن حزم. جمهرة الانساب. بیروت: دار الكتب العلمية، ۱۴۲۱ھ.

ابن عربی. فصوص الحکم (مترجم)، لاہور: نذیر منیر پبلشرز (س.ن).

۲. فتوحات مکیہ، دار احیاء التراث العربی، بیروت، ۱۹۹۷ء.

۳. کتاب الاحدیۃ، حیدرآباد دکن، ۱۳۶۱ھ.

(۱) پی ایچ ڈی عربی کے خاکہ جات

نموذج مشروع رسالة الدكتوراة

خطة البحث لمرحلة الدكتوراة في اللغة العربية

الترادف اللغوي في القرآن الكريم ومظاهره في الترجمات الأردنية الباكستانية

إشراف	إعداد
الأستاذ الدكتور خالق داد منٹ	ناشفین اکرم
رئيس قسم العربية وآدابها	طالبة الدكتوراه
جامعة بنجاب، لاہور	رقم الجلوس:

قسم اللغة العربية، جامعة بنجاب بلاہور

العام الدراسي: 2010-2013ء

خطة البحث

- المقدمة

- التعريف بالموضوع

- الدراسات السابقة حول الموضوع

- أسباب اختيار الموضوع

- أهمية البحث وأهدافه

- منهج البحث

- مبدآن البحث والإمكانات المتوفرة

- تفاصيل خطة البحث (الأبواب والفصول)

- المصادر والمراجع

Preface: المقدمة

الحمد لله رب العالمين، والصلاة والسلام على أشرف الأنبياء والمرسلين، نبينا محمد، صلى الله عليه وعلى آله وأصحابه وسلم تسليماً كثيراً.

أما بعد!

فإن اختيار الموضوع وإعداد السخطة يعتبران من أصعب مراحل البحث وأهمها. فكلاهما يتطلبان الجهد والمثابرة من الباحث حتى يكون موضوعه ذا أهمية ومميزاً عن غيره. ويظهر من خلاله شخصية الباحث ومدى قدرته على الإصرار في هذا المجال.

وكان اختيار الموضوع لمقائلي من أهم ما تشغل به تفكيري خلال السنة الأولى من مرحلة الدكتوراة. وبعد تفكير عميق في هذا المجال، وبعد مناقشة أساتذتي الكرام، وخاصة بتوجيه من المشرف على البحث: أ.د. خالوق داد ملك (رئيس قسم اللغة العربية بجامعة بنجاب) - حفظه الله -، تمكنت - بحمد الله - من اختيار الموضوع لمقالة الدكتوراة في مجال اللغة العربية وآدابها.

وعنوان الموضوع الذي اخترته هو:

"الترادف اللغوي في القرآن الكريم"

ومظاهره في الترجمات الأردنية الباكستانية"

وفي الصفحات القادمة سأقدم خطة بحث لهذا الموضوع، والذي أتمنى أن ينال رضى اللجنة المشرفة على الأبحاث، كما أتمنى وأرجو من الأساتذة الأفاضل توجيهي إلى الصواب في حال وقوع أي خطأ أو زلة في خطة البحث.

إن تجد عيباً فسدد الخلالاً

جل من لا عيب فيه وعلا

وأعيراً أتمنى أن يكون هذا الموضوع موضوعاً لائقاً ببحث مرحلة الدكتوراة،

كما أتمنى من الله سبحانه أن يكون فيه المنفعة والفائدة، وأسأل الله التوفيق والسداد.

التعريف بالموضوع: Introduction

القرآن الكريم.... الوحي من الله... كتاب (لا يأتيه الباطل من بين يديه ولا من خلفه).... كتاب لا يمكن أن يماثله كتاب وكلام لا يمكن أن يماثله كلام في ألفاظه وعيانه وموضوعاته... كيف لا وهو الوحي المعالد الباقي إلى قيام الساعة، فقد ضمن الله سبحانه حفظه كما قال عز وجل: (إنا نحن نزلنا الذكر وإننا له لحافظون).

وقد نزل القرآن الكريم باللغة العربية الفصحى (بلسان عربي مبين)، اللغة التي تتغافر العرب بفصاحتها، اللغة التي خلدت للعرب تراثهم بين الأمم، ولكن هؤلاء العرب وجدوا أنفسهم عاجزين أمام الفصاحة القرآنية وبما احتوت عليه من الأساليب البلاغية اللغوية، فكل لحظة من ألفاظه مليحة بالبيان والابضاح... فالقرآن الكريم احتوى على العديد من الأساليب والتراكيب اللغوية التي لا يزال علماء اللغة في الإحاطة بأسرارها ودراستها واكتشاف الجديد عنها.

ولقد تميزت الألفاظ القرآنية بوضوحها ومناسبة كل لفظة منها للموضوع الذي وردت فيه، ومتها استخدام المترادفات في مواقعها المناسبة، ولكن قد غفل على الكثير من المترجمين والمفسرين لمعاني ألفاظ القرآن الكريم في نقل المعنى الحقيقي للكلمات القرآنية إلى اللغات الأخرى، فلم يفرقوا بين مفهوم الكلمة الواحدة وبين

مترادفاتھا، فمثلاً كلمة "الخوف" من مترادفاتھا: العشية، والرغبة، والوجل، والاشفاق، وغيرها.

(إن الذين هم من خشية ربهم مشفقون) جو لوگ اپنے رب کے خوف سے ڈرتے رہتے ہیں
(الذين إذا ذكر الله وجلت قلوبهم) جب خدا کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان کے دل ڈرجاتے ہیں
(الذين هم لربهم يرهون) ان لوگوں کے لئے جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں

فالكلمات بظاھرھا مترادفة ولكنها حقيقة مختلفة، فلكل واحدة منها أصل ومعنى مختلف عن الآخر، فهي متقاربة في المعنى وليست مترادفة. وإذا نظرنا في الترجمات الأردنية سنجد بأنھا استخدمت كلمة واحدة لجميع هذه الكلمات وهي كلمة "قر"، وكذلك الحال مع بقية الكلمات المترادفة حيث لم يفرق بينها المترجمون واستخدموا مصطلحاً واحداً في جميع المواضع، فلم يهتموا بهذه الناحية وذلك يشكل عطفورة كبيرة في نقل المعاني الصحيحة لآيات القرآن الكريم إلى قارئها، فكلمات القرآن الكريم وعباراته لا يستطيع على أداء المعنى الصحيح لها أي شخص، فهو وحى من الله تعالى الذي يفوق الطاقة البشرية (قل لمن اجتمعت الإنس والجن على أن يأتوا بمثل هذا القرآن لا يأتون بمثله ولو كان بعضهم لبعض ظهيراً)، ولكن جهد الإنسان إنما هو نقل بعض ما يستطيع به من فهم القرآن الكريم على الوجه الصحيح. وموضوع بحثي يقع في هذا الإطار وعنوانه هو: "الترادف اللغوي في القرآن الكريم ومظاهره في الترجمات الأردنية الباكستانية".

تحديد الموضوع: (Topic Limitation)

نظراً لوجود العديد من الترجمات القرآنية للقرآن الكريم باللغة الأردية في باكستان فأنني سأقتصر البحث على عدد من هذه الترجمات والتي هي الأكثر تداولاً والمعترف بها وتمثل الأفكار الإسلامية المعروفة في باكستان وهي:

- ضياء القرآن لكرم شاه الازھري
- تدير القرآن للإصلاح
- معارف القرآن لمحمد شفيق

- ترجمة القرآن لفتح محمد جالندھري
- تفسير القرآن بكلام الرحمن لامرنسري
- لغات القرآن ليرويز
- تفهيم القرآن للمودودي
- تفسير نمونه للشيرازي والياباني
- بيان القرآن لمحمد علي لاهوري

الدراسات السابقة حول الموضوع: (Literature Review)

قد صدرت أبحاث كثيرة ومتنوعة حول موضوعات مختلفة عن قسم اللغة العربية بجامعة بنجاب، ولكن هذا الموضوع المتعلق حول ظاهرة المترادفات القرآنية لم يسبق وإن تناوله أحد في بحثه، ولم أتمكن أيضاً من الحصول على أي كتاب يتناول هذا الموضوع في مكتبة جامعة بنجاب وغيرها، والجدير بالذكر هنا أنه قد تطرق لهذا الموضوع عدد من العلماء من دون تفصيل فيه، وإنني فقط وجدت بعضاً من المقالات حول الموضوع خلال شبكة الإنترنت، وأنه لربما وجدت بعض المؤلفات الخاصة بالمترادفات القرآنية في النسخ العربية ولكن لم أجد شيئاً فيما يتعلق به بين أبحاث الدكتوراه، وكذلك لم أجد فيما يتعلق حول المقارنة بين ترجمات معاني القرآن الكريم وخاصة في مجال المترادفات، ولذلك سيكون هذا البحث مميزاً عن غيره، ولم يسبقني أحد إليه، وسيفتح آفاقاً جديدة لطلاب اللغة العربية للاهتمام بهذا الموضوع في أبحاثهم مستقبلاً.

أسباب اختيار الموضوع: Justification & Likely Benefits

لقد شغلت بقراءة ودراسة القرآن الكريم منذ أن كنت طالبة في إحدى مدارس تحفيظ القرآن الكريم في المملكة العربية السعودية، وبعد التحاقني بقسم اللغة العربية بجامعة بنجاب، وأثناء دراستي في مرحلة ايم فل (ماجستير الفلسفة)، أبحث لي الفرصة بدراسة ترجمة تفسير معاني لبعض من سور القرآن الكريم باللغة الإنجليزية، والكتاب الذي اختارته أستاذ اللغة الإنجليزية لذلك كان الكتاب المختص بترجمة

عبد الله يوسف علي "للقرآن الكريم، والذي يعتبر من أهم الترجمات وتفسير معاني القرآن الكريم باللغة الإنجليزية. وفي أثناء الدراسة وجدنا بأن هذه الترجمة تلي أخطاء كثيرة في محتوياتها اللغوية، والتي لا يمكن المعرفة بمجرد النظر فيها بل بعد تدقيق النظر فيها، ومما يتطلب المدارس لها بالنظر في المعاجم اللغوية المختصة باللغة العربية - الإنجليزية.

لقد كان الأستاذ دائماً يشير إلى تلك الأخطاء ويقوم بتصحيحها على الوجه المطلوب. مع أن الآيات الكريمة التي كانت مقررة هي جزء بسيط من القرآن الكريم، إلا أنه بدراستها كانت المنفعة والفائدة العظيمة وذلك بمعرفة بعض الأخطاء الواردة في الترجمات الغير العربية.

وفي السنة الثمانية من مرحلة الدكتوراة، وعندما كنت منهمكة في اختيار موضوع مناسب لرسالة الدكتوراة، لفت الدكتور خالق داد ملك - المشرف على بحثي - نظري إلى ظاهرة الترادف اللغوي في القرآن الكريم، وأن أغلب الأخطاء الواردة في الترجمات وتفسير معاني القرآن الكريم هي بسبب الإشكالية في التفريق بين المترادفات بعضها عن بعض، لقد كان الموضوع شيقاً، وبعد تفكير عميق، وتوجيه سديد من الدكتور خالق داد ملك - حفظه الله - تمكنت من اختيار الموضوع.

وأخيراً... وبعد التوكل على الله، هذا الموضوع والذي عنوانه:

"الترادف اللغوي في القرآن الكريم

ومظاهره في الترجمات الأردنية الباكستانية"

ولا أقصد بذلك بقدرتي على نقل معاني ترجمات وتفسير القرآن الكريم إلى اللغة الأردنية طبقاً كما هي وإنما هو جهد متواضع فقط في هذا المجال، حيث أن القرآن الكريم ولغته الفصحى تفوق كل وصف، وتفوق كل معنى....

أهمية البحث وأهدافه: Objectives

نزل القرآن الكريم باللغة العربية الفصحى، (بلسان عربي مبين)، وهو كلام الله ووحيه، لذا اختص بالبلاغة التي عجز أمامها العرب، فكل كلمة من كلماته مختصة

بمعنى مناسب استخدمت لتأديته، ولقد وجدت في القرآن الكريم عدة كلمات متقاربة المعنى، والتي استخدمت كل واحدة منها في مواضعها المناسبة، والتي تبدو وكأنها مترادفة لبعضها البعض ولكنها في الحقيقة ليست كذلك.

فلو نظرنا إلى التفسير والترجمات الغير العربية للقرآن الكريم لوجدنا الاختلاف الوارد لمعاني الكلمة بالعربية وتفسيرها بلغة أخرى... ولعل السبب في ذلك يرجع إلى عدم الإهتمام ببلاغة القرآن ومعرفة المفهوم المراد لكل كلمة منه مما نتج عنه استخدام المفسرين المعنى الواحد للكلمات المترادفة والمتقاربة في المعنى دون توضيح الاختلاف بينها.... ومن هنا يظهر الاختلاف بين الكلمات القرآنية والكلمات المفسرة لها والمترجمة إلى اللغات الأخرى والذي يختلف أيضاً حسب فهم ومقدرة المفسر في نقل المعنى من اللغة العربية إلى الغير العربية.

فالقرآن الكريم وحي الله، ومهما بلغ الإنسان من البلاغة والفصاحة منزلة عالية فإنه لن يتمكن من أداء معاني القرآن الكريم ونقلها إلى اللغات الأخرى. وإنما ما يستطيعه هو فقط نقل تفسير المعاني إلى الغير دون تحديد كلمات بعضها المترادفة لكلمات القرآن الكريم.

فالفرض الأساسي من هذا البحث هو توضيح الفرق بين الكلمات المترادفة والمتقاربة المعنى في القرآن الكريم وذلك بتوضيح المعنى المراد لكل واحدة منها وتوضيح أخطاء التي قد يقع فيها المفسرون أثناء ترجمتها إلى اللغة الأردنية دون الإهتمام للمعنى الذي تؤدي كل واحدة منها، ويكون ذلك بذكر جميع المترادفات الواردة في القرآن الكريم، وأماكن ورودها، ثم المقارنة بين بعض من الترجمات الباكستانية باللغة الأردنية وذلك لتوضيح المعنى، ولترجيح المعنى المناسب على غيره من المعاني والمترادفات لها.

فالباحث سيكون إضافة جديدة في المؤلفات الخاصة بالحرمات القرآنية، والخاصة بالمترادفات الواردة في القرآن الكريم، والتي أتمنى أن تكون مساندة لطلاب وداسي العلوم القرآنية.

مصنف کی دیگر کتب

- اضاء علی تعلیم اللغة العربیة فی پاکستان
- الزاد المطلوب بتخریج احادیث كشف المحجوب
- دراسة وتحقیق شرح قصيدة البردة للجندابی
- منهج البحث والتحقیق
- تطبیق القواعد العربیة صرفاً ونحواً
- مباحث فی الإنشاء والمحادثة
- شذرات من الشعر العربی القديم والحديث
- شذرات من النثر العربی القديم والحديث
- علوم اللسان العربی
- الأسئلة الموضوعیة والمختصرة عن اللغة والأدب
- أسئلة الاختیار من المتعدد عن اللغة والأدب العربی
- پاکستان کی علاقائی زبانوں کا اسلامی ادب
- An Introduction to Arabic Language & Literature
- Selections From Arabic Poetry & Prose

اورینٹل بکس لاہور